ماہنامہ روحانی آئینہ قسمت ®

آفاقی معلومات کا علمبردار

جنوری ۲۰۰۹

سید انتظار حسین شاہ

Scanned with CamScanner

بیادحضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور

A.B.C سے باقاعدہ منظور شدہ اشاعت

بانی ادارہ منجم اعظم الحاج سیدنا ظر حسین شاہ زنجانی

جانشین خاندانِ زنجانیہ عالیہ
☆ شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی
☆ شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی
☆ شہزادہ سید محسن علی شاہ زنجانی

آئینہ قسمت

آفاقی صداقت کا علمبردار

لاہور

جلد نمبر 61 | JANUARY 2009 | شمارہ نمبر 10

فہرست

اداریہ	3
عالمی وسیاسی پیش گوئیاں	4
سرالشہادتین	10
سیدہ کا لال	12
درس کربلا	14
ثانی زہرا	22
المقدمہ (اردو ترجمہ)	30
شمسی وقمری گرہن 2009ء	40
دعا و وظائف میں اثر	45
شرف زہرہ	46
شرف مریخ	48
دربار مصطفائی کا روحانی فیض	49
روحانی محفل	52
لکی نمبرز کے فارمولے	56
طب	58
آپ کا ماہ کیسا رہے گا؟	63
قلمی دوستی	77
سوال جواب	78
فہرست کتب + لکی نمبرز	79

چیف ایڈیٹر: شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی
مینجنگ ایڈیٹر: شہزادہ سید محمد علی زنجانی
سب ایڈیٹرز: شہزادہ سید مصور علی زنجانی، شہزادہ سید محسن علی زنجانی
اعزازی ایڈیٹر: ڈاکٹر اعجاز حسین بٹ

مجلس مشاورت
- مخدوم سید چن پیر قادری
- مخدوم سید طاہر سجاد زنجانی
- چودھری واجد علی خان
- کرنل (ر) سید اکبر علی شاہ
- میجر (ر) خالد اسمٰعیل قاضی
- ڈاکٹر اجمل نیازی
- شجاعت ہاشمی (آرٹسٹ)
- نسیم وسیم جعفری
- افتخار احمد (جیو)
- علامہ صمصام الدین
- پروفیسر توفیق بٹ

مشیر قانونی
◄ طالب علی غضنفر ایڈووکیٹ
◄ محمد عامر چوہان ایڈووکیٹ

کمپوزنگ
شہزاد شاکر
منصور احمد

سرکولیشن مینیجر: منظور علی 0345-4063375
معاون: عبدالحمید 0300-3742205

قیمت 50 روپے
سالانہ چندہ 500 روپے
لائف ممبر شپ 10000 روپے

بیرون ممالک سالانہ چندہ
لائف ممبر شپ 550 ڈالر
مڈل ایسٹ 2500 روپے
انڈیا/ایران/سری لنکا 2500 روپے
یورپ/فار ایسٹ 3500 روپے
امریکہ/کینیڈا/آسٹریلیا 3500 روپے

ہیڈ آفس
فون: 042-5752277
042-5872277
فیکس: 042-5755253
موبائل: 0300-9483758
کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ II لاہور

کراچی آفس
فون: 021-2217544
کاشانہ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی - 74200

سید انتظار حسین زنجانی ایڈیٹر/ پبلشر نے حیدری پریس ریلوے روڈ لاہور سے چھپوا کر کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2 لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

مولودِ کعبہ علیؑ کی خاطر سورج کا پلٹنا

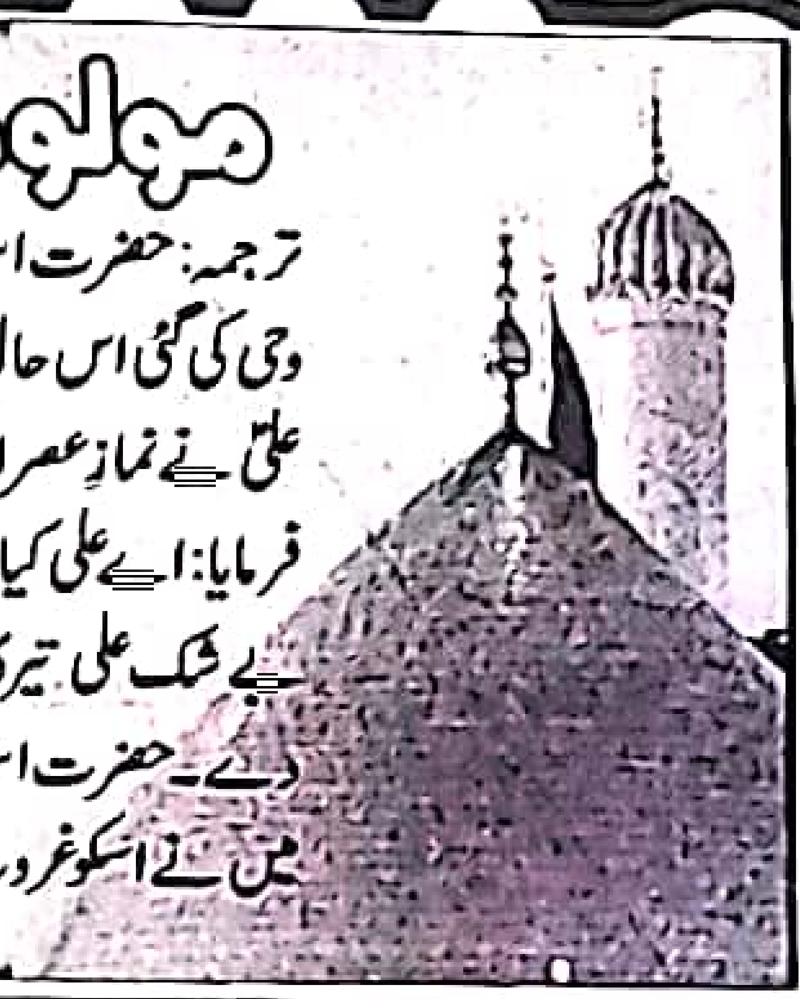

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے بے شک نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کی گئی اس حال میں کہ آپ کا سر اقدس حضرت علیؑ کی گود میں تھا۔ پس حضرت علیؑ نے نمازِ عصر ادا نہ فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا: اے علی کیا تو نے نماز ادا نہیں کی؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا پس اس پر سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا پھر میں نے اسکو غروب کے بعد طلوع ہوتے ہوئے دیکھا۔ (مشکل الآثار ۴: ۳۸۸)

(از علامہ طاہر القادری کتاب: ذبح عظیم)

مومن کے آنسو

امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا: سحر کے وقت مومن کے بہنے والے آنسوؤں سے ڈرو۔ کیونکہ یہ رُلانے والے کو تباہ کر دیتے ہیں اور جس کے حق میں دُعا کرے اس کیلئے آگ کے دریا کو بھی بجھا دیتے ہیں۔

حسین علیہ السلام کی زندگی کے مقاصد کا نچوڑ

از حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب

واقعہ شہادت کو اول سے آخر تک دیکھئے امام حسینؑ کے خطوط اور خطبات کو غور سے پڑھئے آپکو معلوم ہوگا کہ مقصد یہ تھا:

(1) کتاب وسنت کے قانون کو صحیح طور پر رواج دینا

(2) اسلام کے نظام عدل کو از سرِ نو قائم کرنا۔

(3) اسلام میں خلافتِ نبوت کے بجائے ملوکیت و آمریت کی بدعت کے مقابلہ میں مسلسل جہاد۔

(4) حق کے مقابلہ میں زرزر کی نمائشوں سے مرعوب نہ ہونا

(5) حق کے لئے اپنا جان ومال اور اولاد سب قربان کر دینا۔

(6) خوف وہراس اور مصیبت ومشقت میں نہ گھبرانا اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اسی پر توکل اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔

کوئی ہے جو جگر گوشہ رسولؐ مظلوم کربلا شہید جور وجفا کی اس پکار کو سنے اور ان کے مشن کو ان کے نقش قدم پر انجام دینے کے لئے تیار ہو۔ ان کے اخلاق فاضلہ اور اعمال حسنہ کی پیروی کو اپنی زندگی کا مقصد ٹھہرائے۔

یہ کون سی مستور ہے کیا مانگ رہی ہے
ہر صاحبِ غیرت سے رِدا مانگ رہی ہے
اسلام کی خدمت کا صلہ مانگ رہی ہے
پردیس میں مرنے کی دُعا مانگ رہی ہے
افسردہ فلک ہے تو ستم خوردہ زمیں ہے
جبریل امیں دیکھ یہ زینبؑ تو نہیں ہے

اسیرِ کربلا حضرت امام زین العابدینؑ کا پیغام اپنے حسینیوں کے نام

عاشور کے سورج کی پہلی کرن نے فرزند رسولؐ کے پر عزم چہرے کو بوسہ دیا اور خیام گاہ حسینی سمیت بہتر کی زیارات کی اور آخر یہ کرنیں بہتر کے لہو میں ڈوب کر جلتے ہوئے خیام حسینیؑ کا پرسہ دینے کیلئے کائنات میں پھیل گئیں تو ثانی زاہرہ تاریخ کا وہ کردار بنیں جسے نہج البلاغہ کی تفسیر کہتے ہیں بعد حسینؑ زینبؑ حسینؑ بنیں اور قافلہ سالار سید سجادؑ اس زخمی قیدی سجادؑ کی صدا سنائی دیتی ہے۔ سنو سنو میرے حسینیو میرے اعزادارو تاریخ کے کردارو میری آنکھوں کا خون اتنا سستا تو نہیں تھا۔ اس میں سرکارِ ہاشم کی انا تھی۔ میری آنکھوں میں شام غریباں کے لیے ٹھہر گئے خیموں سے اٹھنے والا دھواں آج بھی میرے دِل سے اُٹھ رہا ہے۔ میرے حسینیو! میرے اعزادارو اپنی وجہ تخلیق کو سمجھو تو حیدر نے شب ہجرت ہمیں خریدا تھا ذوالعشیرہ کی قیمت ہم نے ادا کی۔ دادا اور پوتے کا فاصلہ ہی کتنا میں لہجہ علیؑ میں بول رہا ہوں۔ میرے حسینیو! ذرا سوچو میرا خون جگر آنکھوں کے راستے کیوں بہہ گیا؟ میرے شباب پر زندان نے ضعیفی کیوں طاری کر دی؟ میرے باقرؑ کا بچپن بازار میں کیوں بیت گیا؟ میری سکینہ کے رخسار آج بھی نیلے ہیں۔ میری آنکھیں خون روتی رہیں مگر آج بھی ہر حسینی قافلے کی نگران ہیں۔ میرے حسینیو! تم حسینی بز دُنیا میں پھیلے ہوئے۔ تم خاکسارانِ در بوتراب ہو۔ تمہارا خدا ایک‘ قرآن ایک‘ رسولؐ ایک ہے تمہاری وجہ تخلیق ایک اور مقصد بھی ایک ہے۔ تم وہاں وہاں رہو جہاں جہاں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا ذکر خیر ہو۔ میرے حسینیو! تاریخ کے کردارو!

دعا منقول از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

جن اور انسان کے شر اور نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل دعا صبح اور شام کی نمازوں کے بعد پڑھا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَ اِلَى اللّٰهِ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيۡكَ اَسۡلَمۡتُ وَ اِلَيۡكَ وَجَّهۡتُ وَجۡهِىۡ وَ اِلَيۡكَ فَوَّضۡتُ اَمۡرِىۡ وَ اِلَيۡكَ اَلۡجَاۡتُ ظَهۡرِىۡ فَاحۡفَظۡنِىۡ بِحِفۡظِ الۡاِيۡمَانِ مِنۡ بَيۡنِ يَدَىَّ وَمِنۡ خَلۡفِىۡ وَ عَنۡ يَمِيۡنِىۡ وَ عَنۡ شِمَالِىۡ وَ مِنۡ فَوۡقِىۡ وَمِنۡ تَحۡتِىۡ مِنۡ خَلۡفِىۡ فَادۡفَعۡ عَنِّىۡ بِحَوۡلِكَ وَ قُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِىِّ الۡعَظِيۡمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيۡنَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِيۡنَ وَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعۡدَائِهِمۡ وَمُخَالِفِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ جہانگیر بک ڈپو۔ اردو بازار، لاہور/کراچی ✯ محفوظ بک ڈپو۔ مارٹن روڈ، کراچی

Scanned with CamScanner

مومن
مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب کے کلام کی روشنی میں

والدین کا احترام	انتقام میں تاخیر	گفتگو میں صداقت	سلام میں پہل	امور میں توکّل
نیکی میں سبقت	کاموں میں استقامت	امور میں تفکر	جواب میں تامّل	کلام میں ادب
معاش میں نظم	جہاد میں تعاون	فیصلہ میں انصاف	اطاعت میں اصرار	مشکلات میں ثابت قدمی
غیبت سے اجتناب	غصہ سے پرہیز	تکبر سے دوری	لباس میں پاکیزگی	شہوت میں کمی
بخل سے پرہیز	مغلوب سے فیاضی	اہل خانہ سے خوش اخلاقی	لوگوں سے محبت	جاہلوں سے نرمی
وعدہ کی وفا	نیکوں کی صحبت	مساکین پر ایثار	غریبوں کی دلجوئی	مظلوم کی امداد
موقع پر سخاوت	یتیموں پر نوازش	مہمان نوازی	خلوص کی کوشش	نفس کی مخالفت
مصائب میں صبر	نعمتوں کا شکر	بیمار کی عیادت	خدمتِ خلق	قدرت کے باوجود درگزر

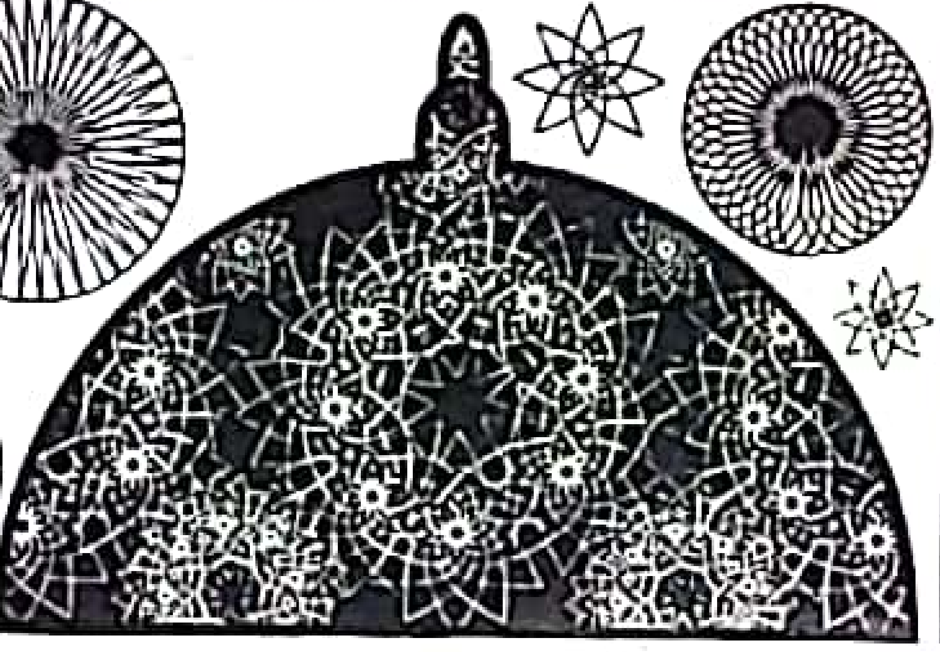

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
جدہ نیوز ایجنسی ڈیرہ اسماعیل خاں

بنائے لاالہ است حسینؑ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ سلطانی نیوز ایجنسی چکوال ★ رحمٰن نیوز ایجنسی شاہی بازار بہاولپور

ارشادات امام حسین علیہ السلام

☆ اپنے نفس کو غیبت کا عادی نہ بناؤ کیونکہ اس کا عادی، عظیم مجرم ہوتا ہے۔

☆ ایک شخص نے حضرت امام حسینؑ کے سامنے کسی شخص کی غیبت کی تو آپؑ نے اِس سے فرمایا کہ "اے فلاں" غیبت سے باز آ جا کیونکہ یہ جہنم کے کتوں کا سالن ہے۔

☆ اے لوگو! عبرت حاصل کرو اِس چیز سے جس سے اللہ نے اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور فرمایا ہے "ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں۔ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ابتداء کی ہے۔

یہ ایک ایسا فریضہ ہے جو اللہ کے علم میں تھا کہ اگر اسے ادا کیا جائے اور اسے قائم کیا جائے تو دوسرے فرائض قائم ہو سکتے ہیں خواہ وہ آسان ہوں یا مشکل۔ وہ اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کی طرف ایک دعوت ہے۔ جس کے ذریعے مظالم کو دفع کیا جاتا ہے۔ ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی حمایت کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کو اِن کے مقام سے اکٹھا کر کے مستحقین تک پہنچایا جاتا ہے۔

اے میرے فرزند

حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے فرزند حسینؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

اپنے درمیانی تنازعات کے مصلح بنو کیونکہ میں نے تمہارے جد بزرگوار رسولؐ سے سُنا ہے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ اپنی ذات اور اپنے گروہ کی اصلاح تمام روزہ و نماز سے افضل ہے۔ یتیموں کے بارے میں خدا سے ڈرو خدا سے خوف کرو ان کے دہانوں کو بھوک کی حالت میں ایک روز بھی نہ چھوڑو یہ بات نہ ہو کہ ایک دن اُنہیں کھانا کھلا دیا اور دوسرے دن نہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر روز ان کو شکم سیر کرتے رہو۔

یہ ایک منظر نہیں ہے
یہ اِک داستان کا حصہ نہیں ہے
اِک واقعہ نہیں ہے
یہیں سے تاریخ
اپنے تازہ سفر کا آغاز کر رہی ہے
یہیں سے انسانیت
نئی رفعتوں کو پرواز کر رہی ہے
میں آج اسی کربلا میں
بے آبرو. نگوں سر
شکست خوردہ خجل کھڑا ہوں
یہاں سے میرا عظیم ہادی
حسینؑ کل سرخرو گیا ہے
میں جان بچا کر
فنا کے دَل دَل میں جاں بلب ہوں
زمین اور آسمان کے عجز و فخر
سارے حرام مجھ پر
وہ جاں لٹا کر
منارۂ عرش چھو گیا ہے
سلام اُس پر
سلام اُس پر

(از: احمد فراز)

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ رحمت بکسٹال اوکاڑہ ☆ ہاشمی بکڈپو، مین بازار مظفر آباد

Scanned with CamScanner

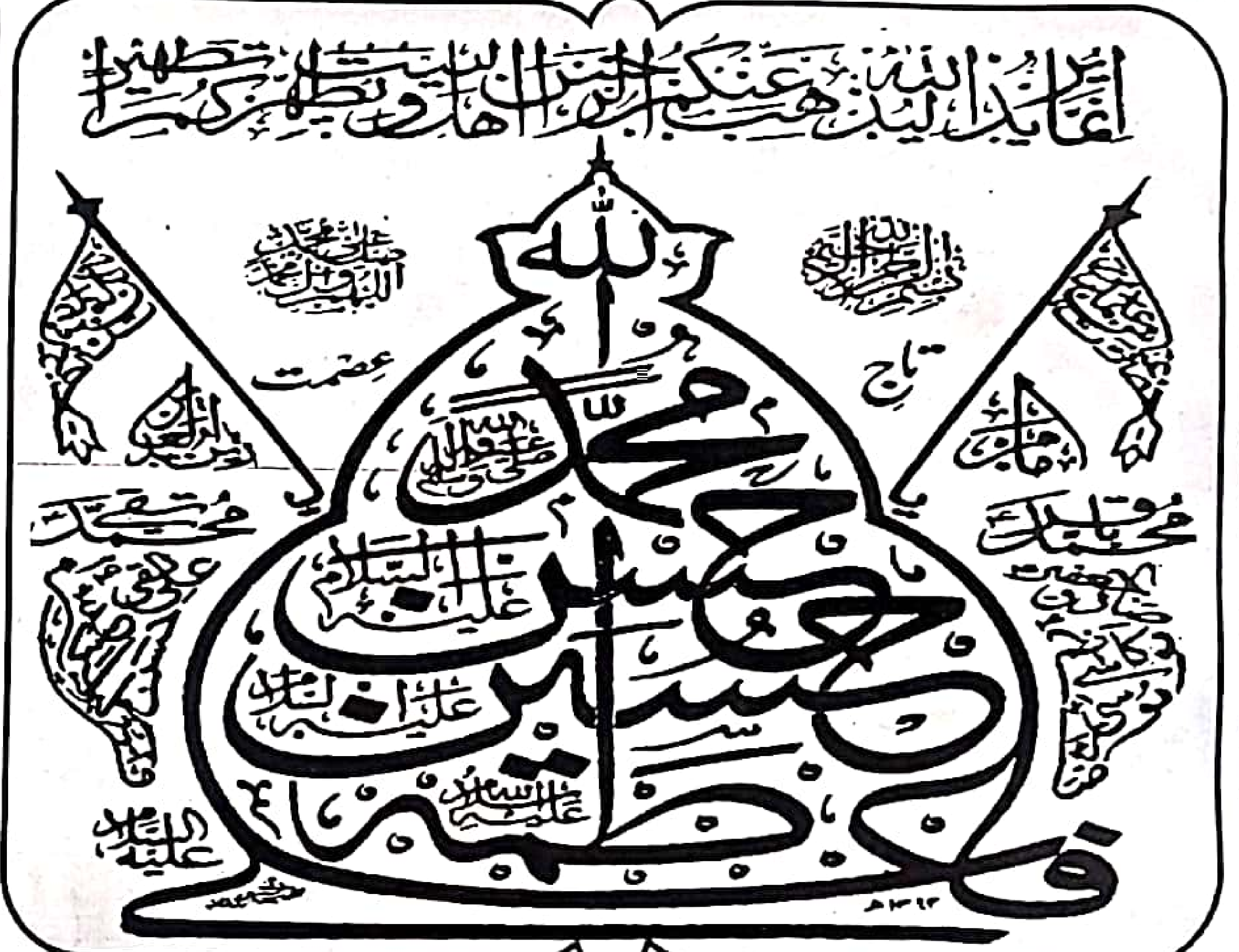

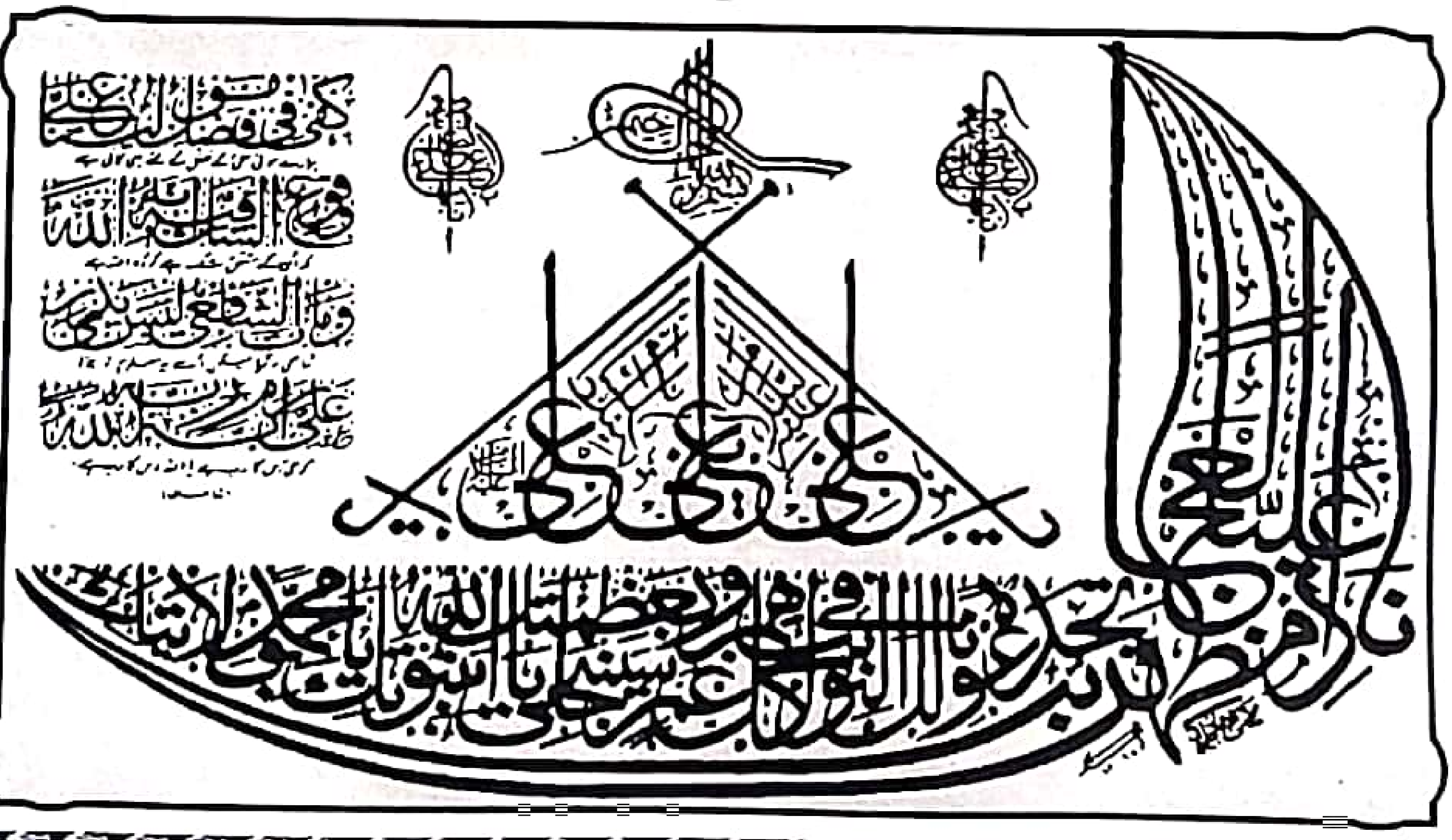

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ جدہ نیوز ایجنسی ڈیرہ اسماعیل خاں ✪ رحمت بکسٹال اوکاڑہ ✪ ہاشمی بک ڈپو، مین بازار مظفر آباد

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃ حسنؑ

سِرُّ الشہادتین

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

دوشہادتوں کا راز — اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃ حسنؑ اور حسینؑ — جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ دونوں امام — دونوں نواسے۔ وہ ہیں جن کی صلح اور شہادت — دراصل — شہادت رسالتمآب کہلائی — شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی — کی شہرۂ آفاق کتاب کا ترجمہ — قارئین کے لیے حاضر خدمت ہے۔ بعض مقامات ایسے ہیں کہ ہمیں ان کی تحریروں سے اختلاف ہے اور حقائق وضاحت طلب ہیں۔
(خطیب کربلا و نجف۔ علامہ ذوالفقار علی جعفری، راولپنڈی)

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ

"خداوند عالم اس آیت میں پانچ چیزوں کی قسم کھا رہا ہے۔ صبح، دس راتیں، جفت، طاق، رات جب وہ آنے لگے۔"

قسم اہم چیز کی کھائی جاتی ہے۔ علامہ فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ اس سے دس ذالحجہ کی صبح مراد ہے لیکن صبح عاشوراس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ پھر صبح عاشور سے وابستہ دس راتیں بھی اہم ہیں اور یکم جنوری سے دس ذی الحجہ تک راتوں کو کوئی اہمیت نہیں حاصل ہے۔ عشرہ محرم کی دس راتوں میں اور ۸۔۱۰ کی طاق اور جفت راتوں کو پیاس کے باعث خصوصی اہمیت ہے آخری قسم اس رات کی ہے جو شروع ہوئی۔ شب عاشور زیادہ مستحق ہے کہ مراد لی جائے کیونکہ وہ انتہائی اہم حالات میں شروع ہوئی۔

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (پ ۳۰ رکوع)

"عصر کی قسم بے شک تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے عمل صالح کرنے والے مومنوں کے جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔"

عصر عاشور کو ہر وہ انسان گھاٹے میں تھا جو حسینؑ سے جنگ کر رہا تھا۔ جیسا کہ خود پسر سعد، حسینؑ سے لڑنے کو خسران مبین کہتا ہے اور امام کے اصحاب مومن تھے۔ عمل صالح کی ہر صنف کو بطور احسن انجام دے رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت بھی کر رہے۔ قرآن مجید کا یہ سورۃ کربلا میں مجسم نظر آ رہا ہے۔

آئندہ کے لیے بھی عصر عاشور فیصلہ کن ہے کہ جو حسینؑ سے اپنے کو الگ رکھے گا وہ نقصان وخسارہ میں رہے گا اور جو اپنے کو حسینؑ کے ساتھیوں میں شامل کرے گا وہ نقصان سے محفوظ رہے گا۔

حسینؑ کا ساتھی کون ہوگا؟ سورہ عصر نے اس کے اوصاف بیان کر دیے ہیں۔ مومن ہو۔ اعمال صالح بجالائے۔ خود حق کا پابند رہ کر دوسروں کو پابندیٔ حق کی وصیت کرے۔ پابندیٔ حق میں اس نے مصائب جھیلے ہوں تاکہ اس کی زندگی دوسروں کو دعوت صبر دے سکے۔

خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب واقعۂ کربلا نظر شارع وشریعت میں اتنا اہم تھا تو بہ صراحت قرآن مجید میں اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا؟ قرآن اگر غیر حکیم کا کلام ہوتا تو ضرور بہ صراحت تذکرہ ہوتا لیکن عالم الغیب خدا بعد وفات سرور کائنات صلعم کے حالات سے واقف تھا کہ حسینؑ کو غیر مسلم نہیں بلکہ مسلمان قتل کرے گا۔ لہٰذا جو مسلمان حسینؑ کا قاتل بنتا وہ اس قرآن کو پہلے مٹا دیتا جس میں ذکر حسینؑ ہوتا۔ مصلحت کا تقاضہ یہی تھا کہ ذکر کیا جائے مگر اس طرح کہ مظلوم کا ذکر ظالم کی وسعت بُرد سے محفوظ رہ سکے۔

حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ — ذکر حسینؑ اصل میں ذکر رسولؐ ہے

مصنف سرالشہادتین کے ہاں مجلس سید الشہداء

جناب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی آپنے دولت خانہ شریعت کدہ میں حسنین علیہما السلام کی مجلس عزا منعقد فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ کا فتویٰ اور معمول ملاحظہ فرمائیے:

خانصاحب! بلند رتبوں والے۔ بہت خوبیوں اور لطفوں کے مجموعہ۔ عالموں کی قدر جاننے والے سلامت رہو۔ فقیر عبدالعزیز کی طرف سے بعد سلام مسنون ذکاوت سے خمیر شدہ ضمیر پر واضح ہو کہ دوسری بار جناب کا عنایت نامہ مرثیہ خوان وغیرہ کے پوچھنے کے مقدمہ میں موصول ہوا۔ میرے مہربان! فقیر کو لمبی عبارت کے سننے کی طاقت نہیں چہ جائیکہ مفصل جواب دیا جائے اور وہ جو لکھا تھا کہ مولوی رشیدالدین خان اور یا مولوی محمد اسحاق کو کہنا چاہیے وہ اس کا جواب لکھنے میں مشغول ہوں۔ یہ دونوں صاحبان بہت مصروف ہیں اور بوجہ درس دوسرے کاموں کے اصلاً ایک دم کی فرصت نہیں رکھتے۔ باوجود اس کے ان دونوں صاحبان کو بتدریج کہا جائے گا لیکن سردست جو کچھ اس فقیر کا معمول ہے لکھتا ہے۔ اسی سے قیاس کرنا چاہیے کہ تمام سال میں فقیر کے گھر دو مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے ذکر کی مجلس اور حسنینؑ کی شہادت کی مجلس۔ اول یہ لوگ عاشورا کے دن یا اس سے پہلے ایک دو دن پہلے قریباً چار سو آدمی بلکہ ہزار جمع ہو جاتے ہیں اور جو کچھ حدیثوں میں ان بزرگوں کی شہادت کی خبریں اور بعض حالات اور ان کے قاتلوں کا جو برا انجام وارد ہوا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ⊛ ساجد علی ریلوے بکسٹال، نواب شاہ ★ شمیم بکڈپو، شہداد پور

ذکر کیا جاتا ہے۔ وحشتناک خواب جو ابن عباسؓ اور دوسرے اصحابؓ سے دیکھے اور وہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کے غم واندوہ کی زیادتی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کھانے پر قرآن مجید اور پانچ آیتوں کا ختم پڑھ کر فاتحہ دیا جاتا ہے۔ اور اس اثناء میں اگر کوئی خاموش آواز شخص سلام پڑھتا ہے یا شرعی مرثیہ کا اتفاق ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس اثناء میں حاضرین مجلس کو اور اس فقیر کو رقت اور گریہ لاحق ہو جاتا ہے۔

سِرُّ الشہادتین۔ سوادِ اعظم کے جلیل القدر محدث، شاہ عبدالعزیز دہلوی کا ایک مستند عربی رسالہ ہے۔ اس میں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا راز اور مظلوم کربلا کی شہادت کے اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ بعض باتیں ایسی ہیں جو ہمارے نزدیک مختلف الحقائق ہیں۔ وضاحت طلب ہیں۔ سب سے پہلے یہ رسالہ **1361**ء میں طبع ہوا۔ پھر **1891**ء، **1892**ء میں مطبع مجتبائی اور **1256**ء میں ایک اور نسخہ فارسی میں شائع ہوا۔

پاکستان کی ترقی، بقا، استحکام، سلامتی، امن وامان اور اتحاد بین المسلمین کے لیے اس عظیم شاہکار کا اصل متن، مقدمہ اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ دو سادات اساتذہ علامہ سید کاظم رضا، علامہ سید غلام عسکری کی معاونت کے لیے ہم دعاگو ہیں۔

سلام کہیے حسینؓ پر کہ جنت۔ جس کا صلہ ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے وہاں دیکھئے ہمیں کیا ملے۔

آنحضرتؐ کمالات انبیائے سابقین کے جامع تھے۔ آنحضرتؐ کو کمال شہادت بالواسطہ عطا ہوا۔ حسنینؓ آنحضرتؐ کے قائم مقام بنائے گئے۔ شہادت سری کے لیے امام حسنؓ اور شہادت جہری کے لیے امام حسینؓ کا مخصوص ہونا۔

(دوم): امام حسنؓ اور امام حسینؓ فرزندانِ رسول ہیں: حسنینؓ کا فرزندانِ رسولؐ ہونا اور اس کے دو سبب چند احادیث اس بارہ میں حسنینؓ فرزندان رسولؐ ہیں۔ الفاظ شبر۔ شبیر اور مشبر کی تحقیق۔

(سوم): امام حسنؓ اور حسینؓ رسول نما آئینے میں: حسینؓ کا آئینہ رسولؐ نما ہونا اور اس کی دو وجہیں۔ درجہ اول، سیادت مطلقہ۔

(چہارم): شہادت سری: امام حسنؓ کی وفات اور اس کا سبب، آپؓ کا مرض موت اور اس کے بعض حالات، آپؓ کی عمر شریف اور ولادت باسعادت۔

(پنجم): شہادت جہری: امام حسینؓ کا انکار یزید بلید کی بیعت سے۔ اہل کوفہ کے اصرار پر امام حسینؓ کا حضرت مسلمؓ کو جانب کوفہ روانہ کرنا۔ کوفیوں کی بیعت، نعمان بن بشیر حاکم کوفہ کی معزولی اور عبیداللہ بن زیاد کا تقرر۔ عبیداللہ بن زیاد کی پُرفریب کارروائی، کوفیوں کی بیوفائی اور حضرت مسلمؓ کی بیکسی وتنہائی۔ شہادت حضرت مسلمؓ وہانی و فرزندان حضرت مسلمؓ۔ امام حسینؓ کا عزم سفر جانب کوفہ بعض اصحاب کا منع کرنا اور آپؓ کا جواب۔ امام حسینؓ کا کوچ اور بعض واقعات جو راہ میں پیش آئے۔ آپؓ کو ورود کربلائے معلیٰ میں اور ابن زیاد کا خط طلب بیعت۔ کربلا میں افواج کا اجتماع اور جنگ کی تیاریاں۔ افواج یزید کا نرغہ اور حرؓ کی جاں نثاری۔ امام حسینؓ کے اصحاب واہل بیت خود حضرتؓ کی شہادت کا مجمل حال۔ اسمائے گرامی ان اہل بیت کے جو کربلا میں شہید ہوئے۔ تاریخ وسن شہادت امام حسینؓ اور اہل بیت کی واپسی جانب مدینہ۔

(ششم): احادیث واخبارات شہادت امام حسینؓ۔ واقعہ شہادت کے متعلق پیش گوئیاں۔ خبر شہادت بذریعہ جبرائیل بروایت حضرت عائشہؓ خبر دیگر ہم مضمون خبر اول بروایت ام الفضلؓ۔ خبر شہادت ایک فرشتہ کی زبانی۔ خبر شہادت ایک اور فرشتہ کی زبانی۔ خبر مذکور بروایت دیگر۔ خبر شہادت بروایت ام الفضلؓ۔ خبر شہادت بروایت ام سلمہؓ۔ خبر شہادت بروایت انسؓ۔ خبر دیگر بروایت ام سلمہؓ۔ خبر دیگر امام حسینؓ کی زبان سے بروایت محمدؐ۔ خبر شہادت بروایت انس بن حارث۔ خبر شہادت بروایت ابوسلمہ بطریق مرسل۔ خبر مذکور بطریق موصول۔ گفتگوئے عبداللہ بن عمرؓ با امام حسینؓ دوبارہ سفر عراق۔ قول ابن عباسؓ در باب شہادت۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کی پیش گوئی شہادت۔ جناب امیرؓ کی ایک اور پیش گوئی۔ حدیث در باب انتقام خون حسینؓ۔ آنحضرتؐ کا ابن عباسؓ کو خواب میں خبر شہادت دینا۔ آنحضرتؐ کا ام سلمہؓ کو خواب میں خبر شہادت دینا۔

(ہفتم): بعض عبرت انگیز واقعات جو بعد شہادت پیش آئے: شہادت کے بعد کے چند خاص واقعات۔ خون کی بارش۔ پتھروں کے نیچے سے تازہ خون نکلنا۔ تین دن تک اندھیرا رہنا اور دیگر واقعات عجیبہ۔ اونٹوں کے گوشت کا کڑوا ہو جانا۔ گھاس کا راکھ بن جانا۔ خون کی بارش کی ایک اور روایت۔ قاتلان حسینؓ میں سے دو شخصوں کا عذاب الیم میں مبتلا ہونا۔ نوحۂ جنات۔ روایتِ تلاوتِ سورۂ کہف۔ غیب سے ایک عبارت کا خون سے لکھا جانا۔

یہ بات بادی النظر میں بعید معلوم ہوتی ہے کہ بعد وفات آپ کے اہل بیت کی شہادت آپؐ کی شہادت قرار پائی۔ کیونکہ ہر فعل کی مدح یا مذمت کا ذمہ دار اس کا کرم کرنے والا ہوتا ہے نہ کہ اس کے ماں باپ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا جبکہ آپ کا اپنے شہادت کے لیے پیش کرنا آسان تھا بہ نسبت اس کے آپ شاہزادوں کو شہادت کے لیے پیش فرماتے۔ جیسا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے خود ذبح ہو جانا آسان تھا بہ نسبت اس کے کہ آپ جناب اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے۔ لہٰذا جس طرح جناب اسماعیل علیہ السلام کی قربانی جناب ابراہیم علیہ السلام کی بدرجہ اولیٰ قربانی ہے۔ اسی طرح جناب حسنین علیہم السلام کی شہادت شاہزادوں کی شہادت ہونے کے ساتھ ساتھ خود آنحضرت ﷺ کی بھی شہادت ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ ساجد علی ریلوے بکسٹال، نواب شاہ ★ شمیم بکڈپو، شہداد پور

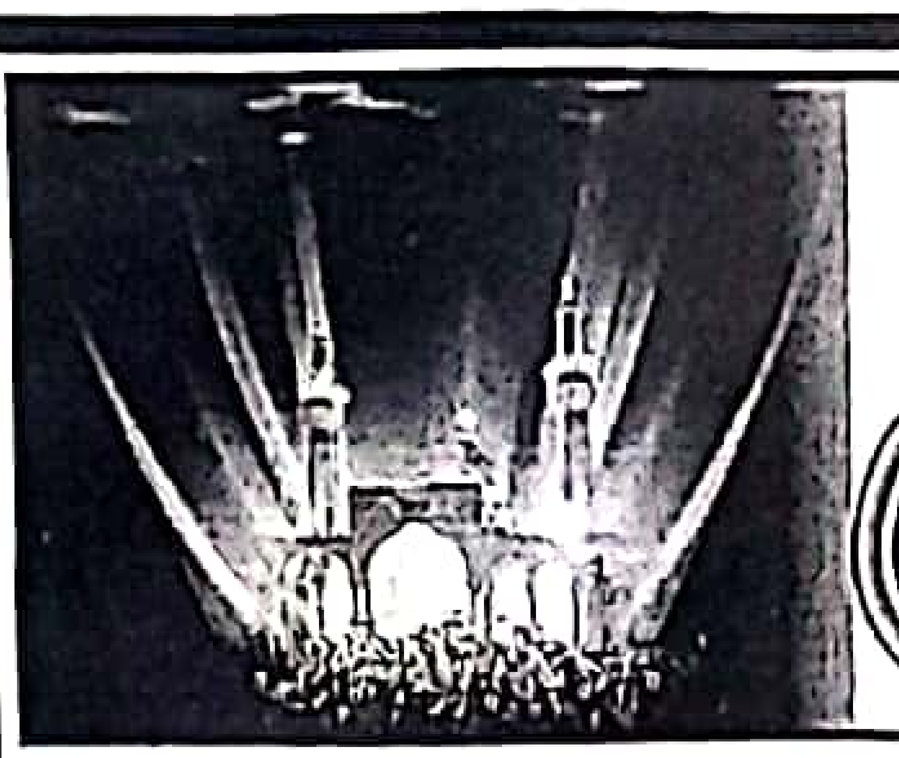

انتخاب تحریر خطیب کربلا و نجف
علامہ ذوالفقار علی جعفری

سیدہؑ کا لال

الحق مُرٌّ کی صداقت سر آنکھوں پر، مگر جب بخار تیز ہو جاتا اور جان پر آبنتی ہے تو کڑوی دوا تو درکنار، عمل جراحی تک کے واسطے تیار ہونا پڑتا ہے، مسلمان کافر بنائیں، بے ایمان کہیں۔ لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ کربلا میں جس آگ کے شعلے بلند ہوئے وہ برسوں اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔ شہادت امامؑ حقیقتاً انجام تھا اس ابتدا کا اور خبر تھی اس مبتدا کی جس کا ظہور سرورِ کائناتؐ کی زندگی ہی میں ہوا۔ یہ تمام واقعات از ابتدا تا انتہا تصویر تھے نفسانیت کی اور تفسیر انا بشرٌ مثلکم کی۔

مسلمانوں کے ایک گروہ کا یہ خیال کہ عام مسلمانوں کو بنی فاطمہ سے پوری ہمدردی نہیں۔ ایک حد تک صحیح ہے اور اس میں شک نہیں کہ مظالم کربلا کا مقصد صرف نخل زہرا کو تاراج کرنا تھا مگر جس طرح اپنی کتاب **"آمنہ کے لال"** میں مَیں نے شان رسالت کا فیصلہ اس شعر پر کیا کہ۔

ترے احکام نے ختم رُسل ساکت زباں کر دی
نہ ہوتا قُفل گر منہ پر تو بتلاتے کہ کیا تو تھا

اسی طرح اس معاملہ میں بھی یہ شعر پیش نظر ہے۔

عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا
قیامت پر بھی رہنے دو گے کوئی فیصلہ باقی

لیکن مسلمانوں کا وہ فریق جو سانحہ کربلا کو معمولی جنگ بتا کر غلامانِ زہرا کے زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے انصاف سے محروم اور ایمان سے بے بہرہ ہے اور مجھے باوجود اس یقین کے کہ حقیقی فیصلہ کے واسطے یومُ الحق ہے۔ یہ کہنے میں تامل نہیں کہ مظالم کربلا کو نظر انداز کرنے والے مسلمان پیغمبرِ عرب کی امت نہیں ہو سکتے۔

میرے دورانِ ادارت میں ایک مضمون تعزیوں کے خلاف رسالہ عصمت میں شائع ہوا تھا۔ جس کے جواب میں ایک لڑکی نے یہ لکھا تھا۔ **"میں تعزیوں پر قربان ہوں گی، لپٹوں گی، روئوں گی۔"** مسلمانوں کے جید علماء جن کے ہاتھ میں اسلام کی باگ اور جنت دوزخ کی کنجیاں ہیں، شاید اس لڑکی پر کفر کا فتویٰ لگانے میں ایک لمحہ بھی تامل نہ فرمائیں گے۔ لیکن میری ذاتی کیفیت یہ ہے کہ ۱۳ء میں جس کو پندرہ سال سے زیادہ ہوئے۔ میرا ایک سات برس کا بچہ ضائع ہوا۔ کئی مہینے کے بعد اس کی ایک اچکن میرے سامنے آئی۔ یہ اچکن اس کو پہننی بھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ مگر اس لیے کہ اس کے نام کی تھی اس کو آنکھوں سے لگا کر گھنٹوں رویا ہوں۔ اب اگر کوئی مولوی صاحب قرآن وحدیث کا حوالہ دے کر مجھے گنہگار اور مشرک بدعتی فرمائیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ صحیح فرماتے ہیں تو اسلام نے فطرتِ انسانی کا مطالعہ نہیں کیا یا آپ اسلام کو نہ سمجھ سکے۔

الزہرا میں باوجود اس کے کہ میں نے کتاب باوضو لکھی اور جہاں کہیں سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا نام قلم سے نکلا آنکھوں سے لگایا۔ میں نے یہ احتیاط کی کہ پڑھنے والے کو میرے عقائد کا پتہ بآسانی نہ چلے۔ مگر اس وقت رہنا تھا اور اب چلنا ہے۔ اس وقت مصلحت اور ضرورت سامنے تھی۔ آج عقیدت اور حقیقت۔ اس وقت جوانی کی قوت نے دل کی بات زبان پر نہ آنے دی آج موت کی طاقت صداقت کی شمع دکھا رہی ہے اور فیصلہ کے واسطے میرا ایمان کافی ہے۔

دو چار دفعہ نہیں متواتر پندرہ سال علمائے اسلام سے تحریری بھی اور زبانی بھی یہ التجا کی کہ مولود شریف اور شہادت نامہ ایسا لکھ دیں جس کی بنیاد تاریخ پر ہو۔ جن کے واقعات پر فلسفہ قہقہے نہ لگائے اور سائنس مضحکہ نہ اڑائے۔ مولود شریف تیار ہوا نہ شہادت نامہ

تاریخ شہادت کی تکمیل میں مجھے یہ دیکھ کر دلی رنج ہوا کہ میری نظر سے ایک شہادت نامہ بھی ایسا نہ گزرا جو میری منشاء کے مطابق ہوتا۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ تاریخ اسلام میں کربلا سے زیادہ اہم کوئی واقعہ نہیں۔

علامہ راشد الخیری کے افکار ناظرین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے نزدیک اتحاد بین المسلمین حب آل محمدؐ کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ حُسَیْنٌ مِنّی — حسینؑ مجھ سے ہے۔ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ — اور میں حسینؑ سے ہوں۔ حدیث رسالتمآبؐ۔ صحیح ترمذی، صواعق محرقہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
ڈار برادرز تحصیل روڈ جہلم ☆ رحمٰن بکڈپو چیچہ وطنی

وقت نزع تیمور کے بالیں پر رسول خدا شفیع المذنبین کی تشریف آوری اور شفاعت

کتاب صواعق محرقہ ص ۱۴۷

انہ لمّا مَرِضَ تمر لنگ مَرَضُ الْمَوْت اِضْطَرَبَ فی بعضِ الْایام اِضْطراباً شدیداً فاسْود وَجْهه وَتَغَيّر الونه ثمّ اَفاق فذكروا وَله ذٰلكَ فقَال اِنّ الْملئكة الْعَذاب اَتُوني فجاء رَسُول الله فقال لهُمْ اِذْهَبُوا عَنْه فاِنّه كانَ يُحب ذريّتي و يحسنُ اِلَيهم فَذَهَبُواعنه۔

''کہ تحقیق جب تمر لنگ مرض الموت میں بیمار ہوئے۔ تو ایک دن بہت بے قرار ہوئے۔ پس ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور رنگ بدل گیا۔ پھر ہوش میں آ گئے۔ فرزندان اور اہل کاروں نے ان کے پاس یہ ذکر کیا تھا کہ ابھی تمہارا یہ حال تھا۔ اب تم ہوش میں آ گئے۔ فرمایا! ابھی ابھی عذاب کے فرشتے میرے پاس آئے تھے۔ ان کو دیکھ کر میرا رنگ فق ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ فوراً رسول خدا میرے بالیں پر تشریف فرما ہوئے اور آ کر فرشتوں سے کہا کہ چلے جاؤ! میں اس کی شفاعت کے لیے آیا ہوں۔

یہ میری اولاد کا حب دار اور میری اولاد سے احسان کرتا تھا۔

اللہ اکبر۔ شان تعزیہ دار کہ وقت نزع مختار دو عالم سرہانے آ گئے۔ یہ حال تو امیر تیمور کا وقت نزاع تھا۔ اب ذرا دیکھئے مرنے کے بعد امیر تیمور کس منزل پر پہنچے۔

امیر تیمور بعد مرگ بدر سالتمآب ﷺ

دیکھو صواعق محرقہ اپنے علامہ ابن حجر مکی دشمن شیعہ کی کتاب ص ۱۴۷ سطر ۵

رواہ النجم بن فهد المقریزی ان بَعْض القراء کان اَنا مَرض بقبر تمرلنگ قراء فضلوۃ فقلوہ ثم الجحيم صلوۃ الائمه وكورها قال فبَيَنا اَنا نائِمٌ رايتُ النبی ﷺ وهو جالِسٌ وتمرلنگ الی جانبہٖ قال فنهرتہٗ قلتُ الی هنايا عَدُوا الله واردتُ اَنْ اَخُذَ بيدہٖ واقيمه مِنْ جانبِ النبی ﷺ فقال فی دعْه فانّہٗ كانَ يُحب ذريّتی فانبهتُ فَزعًا وتركت ماكنت اقرؤہ علی قبرہٗ فی الْخلوۃ۔

مورخ نجم بن فہد اور مقریزی نے روایت کی کہ ایک قاری قرآن جب امیر تمر لنگ کی قبر پر سے گزرتا تو یہ آیت پڑھتا۔ کہ اے فرشتو پکڑو اور طاق جہنم پہناؤ۔ پھر جہنم میں داخل کرو۔ آخر آیت تک وہی قاری کہتا ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ رسالتمآب کو دیکھا۔ حضورؐ تشریف فرما ہیں اور تیمور لنگ آپؐ کے ایک جانب بیٹھا ہے۔ میں نے اس کو ڈانٹا۔ کہ آ او۔ دشمنِ خدا۔ تو یہاں کہاں؟ میں نے ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ اس کو پکڑ کر اٹھا دوں اور حضورؐ سے دور کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ قاری اس کو چھوڑ دے۔ یہ میری اولاد کا حب دار ہے۔

بقیہ: درس قرآن

میں دفن سے مخالفت یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا مگر حسینؑ جن کی شجاعت و جرأت کا واقعہ کربلا نے دنیا سے کلمہ پڑھوا دیا۔ ایسے مواقع پر خاموش رہے۔ یہ رواداری نہ تھی تو کیا تھا۔ آپؑ نے خونریزی سے بچنے کے لیے مدینہ چھوڑنا گوارا کیا اور مکہ معظمہ تشریف لے گئے جہاں آپ کا جانا اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتا تھا کہ آپ کا حقیقی مقصد صرف حمایت باطل سے الگ رہتے ہوئے اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگی کو خطرہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لیے کہ مکہ معظمہ وہ جگہ جس کو (مامن الناس) تمام انسانوں کے لیے محل امن قرار دیا گیا ہے۔

مکہ سے کربلا کی جانب سفر کے دوران ایک مقام پر حضرتؑ کا سب سے پہلے حر کے لشکر کو سیراب کر دینا بھی بڑا ثبوت اس کا تھا کہ آپ جنگجوئی کے طریقوں پر عمل نہیں فرما رہے تھے۔ ظہر کی نماز کے وقت حضرت امام حسینؑ نے ایک تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ:

''میں نے اس وقت تک تمہاری جانب آنے کا خیال نہیں کیا جب تک کہ تمہارے وہ خطوط اور قاصد میرے پاس نہیں پہنچے جو اس مضمون پر مشتمل تھے کہ ہمارا کوئی امام نہیں ہے، آپ آئیے، شاید آپ کی وجہ سے ہم حق پر مجتمع ہو جائیں۔ اب اگر تم اس بات پر قائم ہو تو مجھ سے عہد و پیمان کرو اور میں تمہارے ساتھ کوفہ چلنے پر تیار ہوں اور اگر تمہیں یہ منظور نہیں ہے اور میرا آنا ناگوار ہے تو میں جہاں سے آیا ہوں وہاں واپس چلا جاؤں۔''

کیا رواداری کا اس سے بڑھ کر مظاہرہ ہو سکتا ہے؟

صبح عاشور اس وقت کہ جب امام خاموشی کے ساتھ اپنے خیمہ کے دروازے پر کھڑے تھے اور خیمہ کی پشت پر خندق میں آگ بھڑک رہی تھی۔ شمر نے آ کر نہایت سخت جملہ کہا کہ ''آخرت کی آگ سے پہلے دنیا ہی میں تم نے آگ کا سامان کر لیا۔'' یہ اتنا اشتعال انگیز فقرہ تھا کہ ضعیف العمر مسلم بن عوسجہ کو بھی تاب نہ رہی اور امامؑ سے اجازت مانگی کہ اسے تیر کا نشانہ بنائیں، مگر حضرت نے فرمایا کہ ''نہیں ایسا نہ کرو میں جنگ میں ابتدا نہیں کرنا چاہتا''۔

امام حسینؑ نے کربلا میں روز عاشور اس حال میں صبح کی جبکہ تمام اشتعال انگیز صورتیں پیدا ہو چکی تھیں مگر اس کے بعد بھی آپ کی جانب سے جنگ کا مظاہرہ نہیں ہوا، آپ گھوڑے پر سوار ہوئے جو امن کی نشانی ہے اور اس کے بعد وہ تاریخی خطبہ پڑھا جس میں اپنے نام و نسب کا تعارف کرایا۔ اپنی بے گناہی کا دلائل کے ساتھ ثبوت پیش کیا اور اس کے آخر میں آپؑ نے پورے مجمع کے سامنے یہ اعلان کیا کہ اگر تم لوگوں کو میرا آنا پسند نہیں ہے تو میں جہاں سے آیا ہوں وہیں واپس جانے دو۔ یہی وہ بات تھی جو آپؑ نے حر کے سامنے پیش کی تھی اور وہی اب پورے لشکر کے سامنے پیش کی جا رہی تھی۔ یہ وہ زبردست امن پسندی کے مظاہرات تھے جنہوں نے حر کو فوج یزید کا ساتھ چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔

درس کربلا اخلاقی اور تمدنی تعلیمات

سید العلماء السید علی نقی النقوی

کربلا کا واقعہ مرقع مصائب ہونے کے ساتھ صرف دعوت آہ و نالہ اور تحریک اشک فشانی کا سرمایہ ہی نہیں بلکہ وہ ایک درسگاہ تعلیم و تربیت بھی ہے جس سے انسانی رفعت کی شاہراہیں سامنے آتی ہیں۔ واقعہ کربلا باوجود اپنی مختصر مدت وقوع کے تمام اہم تعلیمات کا مرکز ہے۔ ذیل میں کچھ عنامین کے تحت واقعات کا حوالہ دیا جاتا ہے جن سے کسی حد تک واقعہ کربلا کی ہمہ گیری کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

حریت: حریت کے معنی خواہش کے مطابق مطلق العنانی کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے ضمیر کے فیصلوں پر بغیر کسی رکاوٹ کے عمل پیرا ہو سکے۔ ان رکاوٹوں میں سب سے بڑھ کر خود اپنے لذائذ اور ان چیزوں سے محبت ہے جو اس ضمیر کی آواز پر عمل کرنے سے خطرہ میں پڑتی ہیں۔ حضرت امام حسینؑ کے سامنے ہر وہ چیز خطرہ میں تھی جو کسی انسان کو عزیز ہوتی ہے لیکن آپؑ نے اپنے ضمیر کے فیصلے مطابق عمل کر کے ایسے ہنگام میں حریت نفس کا ثبوت دیا جس کی شدتوں کا تصور بھی عام طور پر انسان کو لرزہ براندام کر دینے کے لیے کافی ہے۔

یہی حریت کے وہ معنی ہیں جس کے اعتبار سے آپ نے حر بن یزید ریاحی کو جو فوج باطل کا ساتھ چھوڑ کر حق کی طرف آ گئے حریت کی سند دیتے ہوئے فرمایا۔ انت کما سمتك امك "تم بے شک اسم مسمّی ہو۔" انت حر فی الدنیا والاخرۃ "تم دنیا میں بھی حر ہو اور آخرت میں بھی۔"

استقلال: سخت اور دشوار منزلوں کے سامنے آنے پر قدم میں لغزش نہ ہونا ثبات واستقلال ہے اور اس امتحان میں کربلا کے مجاہدین کا نمبر سب سے اول ہے۔ کربلا والوں پر نظر ڈالیے تو آپ کو وہاں کا بچہ بچہ اپنے قول کی کسوٹی پر پورا اترتا ہوا دکھائی دے گا اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس فوج کے سردار اور اس کے ساتھیوں نے جو کہا اس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ حضرت امام حسینؑ نے جب یہ فرمایا تھا کہ "بیعت نہیں کروں گا" تو اس وقت اس کا صحیح مفہوم دنیا کو معلوم نہ تھا کیونکہ انسانی تخیل کے حدود ان امکانات کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے جہاں تک واقعات کی رفتار بعد کو پہنچ گئی مگر نتیجہ میں سب نے دیکھ لیا کہ میدان جنگ میں ہزاروں مصائب کے سیلاب تھے جو آتے تھے اور اس کوہِ عزم واستقلال سے ٹکرا کر واپس چلے جاتے تھے گویا ان تمام مصائب کے ہجوم میں حسینؑ کی زبان پر یہ شعر جاری تھا:

"اگر میرے نانا کا دین اس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتا جب تک کہ میری رگ حیات قطع نہ ہو جائے تو اے خون آشام تلوارو آؤ یہ جسم حاضر ہے۔"

جماعتی تنظیم: تنظیم اجتماعی ایک جمعیت کی وحدت خیال، وحدت قصد اور وحدت عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک شخص اگر تنہا ایک خیال پر قائم بھی ہے تو یہ ضروری نہیں کہ اسے ساتھی بھی ایسے مل جائیں جو بلا استثناء سب آخر تک اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ پیروؤں کا ثبات واستقلال ایک علیحدہ چیز ہے جو کسی انسان کی انتہائی عظمت کے بعد بھی ضروری نہیں ہے کہ حاصل ہی ہو جائے۔

ایسے نمونے تاریخ میں بے شمار ہیں لیکن کربلا میں حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جس کے قول وعمل میں اختلاف کی جھلک بھی نظر آ سکے۔ اسی وجہ سے امام حسینؑ فخر کرتے تھے کہ جیسے وفادار اور جاں نثار میرے ساتھی ہیں ایسے کسی کے نہ تھے۔

عزت نفس: کوئی شک نہیں کہ زندگی عزیز شے ہے اور فطرت انسانی میں حیات دنیا کی محبت ودیعت کی گئی ہے۔ انسان اسی کی خاطر سخت ترین دنیا کی مشکلات کو برداشت کرتا اور سرد وگرم عالم کا تحمل کرتا ہے اور تمام وہ ممکن ذرائع جن سے اس کی ہستی کی بقا کا امکان ہو اپنے لیے حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اسلام نے بھی اس فطری رجحان کو روکنے کی وجہ نہیں بتائی بلکہ "اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو" کے حکیمانہ حکم سے حفاظت نفس کو ایک لازمی فریضہ قرار دیا لیکن زمانے کے لیل و نہار میں ایسے نازک مواقع بھی پیش آ جایا کرتے ہیں جب جذبات میں تلاطم اور طبعی وعقلی رجحانات میں تصادم ہوتا ہے۔

حسینؑ بن علیؑ نے کربلا میں اپنے فریضہ کا احساس کرتے ہوئے جو راستہ طے کیا تھا وہ اسی اصول پر مبنی تھا۔ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو "**ننگ و عار کے برداشت کرنے سے موت کا آنا بہتر ہے**" اور یہ کہ "**عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے**" صحرائے کربلا میں گونج کر فنا نہیں ہو گئے بلکہ ان کا پائیدار مفہوم آج بھی غیرت دار اقوام کے صحیفہ حیات کا سرنامہ اور دیباچہ زندگی کا عنوان اول ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ شاہین بکسٹال علامہ اقبال روڈ پتوکی

Scanned with CamScanner

صبر: یہ صفت تو حضرت امام حسینؑ کے ساتھ ایسی مخصوص ہوئی کہ ''سید الصابرین'' (صبر کرنے والوں کے سردار) کا لقب حاصل ہو گیا۔ مصیبت کے ہنگامی طور پر آ جانے کے بعد پھر اس کو برداشت کر لینا تو ایک مجبوری کا سوال سمجھا جا سکتا ہے مگر کربلا میں حق کے شیدائی مصیبتوں کا خود استقبال کرتے تھے، یہی روح آپ کے تمام ساتھیوں میں بھی کارفرما نظر آتی ہے۔ جناب ابوالفضل العباسؑ کا قول بھی اپنے بھائیوں سے کہ ''بڑھو آگے بڑھو تا کہ میں تمہیں اپنی آنکھ سے قتل ہوتے دیکھ لوں'' اسی ولولہ اور جذبہ کا آئینہ دار ہے۔

شجاعت: علم اخلاق میں طے پایا ہے کہ انسان کی تمام قوتوں کا معتدل ہونا مجموعی طور پر فضائل کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ دنیا والوں کی ناسمجھی ہے کہ وہ ہر اس شخص کو جو بے محل جنگ پر آمادہ ہو جائے، بہادر اور شجاع کہہ دیتے ہیں لیکن شجاعت حقیقتاً یہ ہے کہ انسان کے لیے جس وقت قدم اٹھانا مناسب ہو اور اقدام ضروری ہو اس وقت پر جگری کے ساتھ وہ آگے بڑھے اور وہ سب کچھ کرے جو اس کا فرض معلوم ہوتا ہے چاہے اس سلسلہ میں جان بھی دینا پڑے اور جس موقع پر اقدام مناسب نہ ہو بلکہ سکوت اور چشم پوشی کی ضرورت ہو اس وقت تحمل سے کام لے چاہے اس میں کتنی ہی مشکلات درپیش ہوں اور ناگوار صورتوں کا مقابلہ کرنا پڑے۔ اس صورت میں خاموشی اس طرح شجاعت کا ثبوت ہوگی جس طرح پہلی صورت میں نبرد آزمائی۔ حضرت امام حسینؑ نے جس طرح اور جس موقع پر میدان کربلا میں اپنی عظیم قربانی پیش کی اس کی حقیقی اہمیت وعظمت کا احساس کرنے والے دنیا میں بہت کم ہیں مگر ہر شخص موقع پر جوش پیدا کرنے کے لیے واقعہ کربلا کی مثال ضرور پیش کرتا ہے گویا ہر شخص اپنے وقت کا حسینؑ اور ہر موقع اس کے لیے کربلا ہے مگر دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ محل کا تقاضا اور اسباب کی صورت مختلف ہوا کرتی ہے۔

حسینؑ بن علیؑ کی شجاعت کا وہ صرف ایک رخ ہے جسے کربلا پیش کرتی ہے اور اس کا دوسرا پہلو وہ ہے جسے حضرت نے دس برس تک اپنے بھائی امام حسنؑ کی صلح کا پابند رہ کر پہلے دکھلایا۔ اس دوران میں بہت سے تکلیف دہ واقعات پیش آئے مگر امام حسینؑ نے انہیں برداشت کیا اور کسی طرح مکدر فضا میں اپنی طرف سے اضطراب پیدا نہ کیا۔ بے شک جس وقت آپ کو یہ فرض معلوم ہوا کہ آپ کھڑے ہوں اور باطل سے ٹکرا جائیں تو پھر پہاڑوں کا استحکام آپ کے استقلال تک نہیں پہنچتا تھا۔

ایثار: مشترکہ ضرورت کے وقت دوسرے کو اپنے نفس پر مقدم کرنا ایثار ہے۔ اس صفت کا بہترین اور مکمل نمونہ امام حسینؑ اور دوسرے مجاہدین کربلا نے پیش کیا۔ امامؑ نے تو اپنے عمل سے یہ مثال قائم کر دی کہ ضرورت کے وقت دوست کیا دشمن کو بھی اپنی ذات پر مقدم کرو۔ یہ سبق حضرتؑ نے اس وقت دیا جب عراق کی راہ میں فوج حر کو جو سد راہ ہونے کے لیے آئی تھی۔ آپؑ نے اپنے ساتھ کا سب پانی پلا دیا اور اپنے اور اپنے وابستگان کے مستقبل کے لیے اس کو محفوظ نہ فرمایا اور کربلا میں اصحاب واقارب امام میں سے ہر فرد نے امام کے نفس کی حفاظت کو اپنے جسم و جان کے مقابلہ میں اس طرح مقدم قرار دے لیا تھا کہ وہ اپنی ہستی کو جیتے جی معدوم سمجھتے تھے۔ سعید کا امامؑ کے مصلے کے سامنے سپر بن کر کھڑا ہونا اور تیروں کا اپنے سینہ پر روکنا نہ بھولنے والے ایثار کا مرقع ہے۔

کربلا میں قربانی پیش کرنے کے لیے ہر ایک دوسرے پر سبقت کرنا چاہتا تھا اور ہر ایک کا منشا یہ تھا کہ کم از کم وقت کے لیے سہی وہ خود اپنی جان سے گزر کر دوسروں کے تحفظ کا ذریعہ بن سکے۔ اگرچہ یہ سب کو معلوم تھا کہ بچنے والا کوئی نہیں، پھر بھی فکر یہ تھی کہ جب تک ہم ہیں دوسروں پر آنچ نہ آنے پائے۔

انہیں اپنا غم نہ تھا، اپنی فکر نہ تھی، اگر غم تھا تو حسینؑ کا، فکر تھی تو ان کی تنہائی کی، چنانچہ یاد کیجیے سیف بن حارث و مالک بن عبد دونوں بھائیوں کا امام کے پاس آ کر رونے لگنا اور امام کا فرمانا، کیوں روتے ہو؟ اور ان کا کہنا کہ ہم اپنے لیے تھوڑی روتے ہیں، ہمیں تو آپ کی بیکسی پر رونا آ رہا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے اور یہ کہ اب ہم سے آپ کی حفاظت قرار واقعی طور پر نہ ہو سکے گی۔

مواسات: دوسرے کو مصیبت میں مبتلا پا کر اس کا شریک اور ہمدرد بن جانے کا نام مواسات ہے کربلا میں حسینؑ اور انصار حسینؑ نے باہمی مواسات کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔ امام کی مواسات کا یہ عالم تھا کہ کوئی مصیبت انصار و اصحاب پر نہیں پڑی جس میں امام نے ان کا ساتھ نہ دیا ہو۔ انصار اور عزیزوں کی شہادت کے عنوان مختلف تھے لیکن جب امام کی شہادت پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایک عنوان کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ ایک بیکس کے قتل کے جتنی صورتیں ہو سکتی ہیں وہ اس ایک ذات میں جمع ہو گئی تھیں۔ اسی طرح اصحاب حسینؑ کی امام کے ساتھ مواسات دنیا کی تاریخ میں بے نظیر ہے۔ وہ صرف اپنی جانیں نہیں دے رہے تھے بلکہ دنیا کو مواسات کا نہ بھولنے کے قابل سبق یاد کرا رہے تھے اور ایک بے نظیر مثال قائم کر رہے تھے۔

حسن معاشرت: دوستوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیے اور اپنوں میں کس طرح مساوات مدنظر رہنا چاہیے، اس کا بہترین سبق امام حسینؑ نے دیا ہے۔ پہلے کے واقعات کا تذکرہ جبکہ اطمینان کے لمحے اور سکون کے اوقات تھے اتنا اہم نہیں ہے کیونکہ ان حالات میں دوسرے بھی معاشرتی حقوق کا کچھ نہ کچھ لحاظ کرتے ہیں مگر عاشور کے دن جب مصائب کا ہجوم تھا امام حسینؑ نے کس طرح حقوق کا لحاظ کیا ہے اور یہ خیال رکھا ہے کہ کسی کے ساتھ جانبداری اور پاسداری ہونے نہ پائے، اس کو قرار واقعی طور پر سمجھنے کے لیے یہ دیکھنا ہوگا کہ جماعت حسینی میں عزیز

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
فقیر چند بک سیلرز، کندکوٹ ☆ ناولٹی بک ڈپو میرپور ماتھیلو

Scanned with CamScanner

بھی تھے اور غیر بھی تھے مگر آپ کا طرز عمل سب کے ساتھی اپنے اپنے حدود میں مساویانہ تھا اور پھر حفظ مراتب کے ساتھ یہی چیز مشکل ہے۔

ان سخت اوقات میں جبکہ ایک انسان کے ہوش وحواس بجا نہیں رہ سکتے، یہ امام حسینؑ ہی کا کام تھا کہ معاشرتی حقوق کی نگہداشت کامل طور پر ملحوظ رکھی۔ میدان کربلا میں عین معرکہ جنگ میں اکثر ساتھیوں اور عزیزوں نے مختلف طریقوں پر حسینؑ سے مدد چاہی اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ نے مدد نہ دی ہو۔

اصحاب وعزاء میں زیادہ تر جو گھوڑے سے گرتا تھا یہی آواز دیتا تھا کہ یا ابا عبداللہ ادرکنی "اے امام میری خبر لیجیے۔" اور آپ ہر ایک کی امداد کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ امام کی کوشش یہ تھی کہ کسی کا سر اس کے تن سے جدا نہ کیا جا سکے اور یہ ایک واقعہ ہے کہ امام کی زندگی میں بعض انصار کے سوا جنہیں امام کو آواز دینے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا اور کسی کا سر تن سے جدا نہیں کیا جا سکا۔

انسانی ہمدردی: دوستوں کے ساتھ مراعات اور سلوک کرنا ایک معتدل فطرت انسان کے مزاج کا خاصہ ہوتا ہے اور یہ کوئی غیر معمولی امر نہیں ہے لیکن دشمنوں کے ساتھ احسان کرنا اور ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا جو اپنے سے جنگ پر تیار ہوں ان کی ضرورت پر کام آنا جو اپنے خون کے پیاسے ہوں یہ ہر انسان کا کام نہیں ہے، یہ سبق حسینؑ نے دیا۔

اصحاب بھی امامؑ کے راستے کے سالک اور آپ کے قدم بقدم تھے۔ ہر ایک نے نصیحت و دعوت کے فرض کو ادا کیا۔ زہیر بن القین کی تقریر اسی جذبہ حق کوشی کی ترجمان تھی، وہ کہہ رہے تھے:

"دیکھو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے برادر مسلم کو خیر خواہی کے ساتھ نصیحت کرے اور سچا مشورہ دے اور ہم تم ابھی تک بھائی بھائی ہیں اور ایک ہی دین اور ایک ہی ملت پر ہیں، جب تک ہمارے درمیان تلوار چلنے نہ لگے اس وقت تک تم اس کے مستحق ہو کہ ہم تم کو نصیحت کریں اور نیک صلاح دیں۔"

حقیقت میں حسینؑ اپنے کسی دشمن کے بھی دشمن نہ تھے بلکہ دوست تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح نجات کے راستے پر آجائیں۔

صاف بیانی: امام حسینؑ نے شروع سے آخر تک اس بات کی کوشش کی کہ کوئی آپ کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو اور غلط توقعات کی بنا پر ساتھ دینے کے لیے آمادہ نہ ہو۔ آپ برابر حقیقت حال اور اپنے آخری انجام سے مطلع کرتے رہے اور اعلان فرماتے رہے کہ ہمارا آخری نتیجہ اس سفر میں موت ہے۔ آپ نے مکہ معظمہ سے روانگی کے ایک دن قبل حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا کہ:

"موت اولاد آدم کے گلے کا ہار ہے، میں اپنے اسلاف کی ملاقات کا مشتاق ہوں اتنا کہ جتنا یعقوبؑ، یوسف کی ملاقات کے مشتاق تھے، میرے لیے بہتر ہے وہ جگہ جہاں میں قتل کر کے گرایا جاؤں گا، میرے پیش نظر ہے، وہ منظر جب میرے جوڑ بند وحشی درندے قطع کر رہے ہوں گے، میرے خون سے اپنی پیاس بجھا رہے ہوں گے اور اپنی حسرتیں میرے قتل سے نکال رہے ہوں گے، کوئی چارہ کار نہیں ہے، کوئی مفر نہیں ہے، اس دن سے جو قلم تقدیر نے لکھ دیا ہے۔ جو خدا کی مرضی ہوا سی میں ہم اہل بیت کی مرضی ہے۔ ہم اس کی آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور جو صابرین کا اجر ہے اس کو پورا پورا حاصل کرتے ہیں۔ رسول خداؐ سے ان کے جگر کے ٹکڑے دور نہیں ہو سکتے بلکہ وہ بارگاہ قدس میں جنت اعلیٰ میں ان کے پاس جمع ہونے والے ہیں جن سے ان کی آنکھیں خنک ہوں گی اور ان کا وعدہ پورا ہوگا۔ جو اپنی جان میرے ساتھ فدا کرنا چاہتا ہو اور موت پر کمر باندھے ہوئے ہو وہ میرے ساتھ چلے۔ میں صبح کو انشاءاللہ روانہ ہو جاؤں گا۔"

منزل زبالہ پر آپؑ نے قیام فرمایا اور ایک تحریر جسے سرکاری بیان کہنا چاہیے، آپ نے تمام اہل قافلہ کے مجمع میں پڑھ کر سنائی جس کا مضمون یہ تھا کہ:

"ہمیں یہ دردناک خبر پہنچی ہے کہ مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر شہید کر ڈالے گئے اور لوگوں نے جو ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے تھے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس صورت حال کے بعد جو شخص تم سے واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے ہماری طرف سے اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔"

حضرت کی اس تقریر کے بعد لوگ متفرق ہونے لگے یہاں تک کہ بس وہی منتخب جماعت رہ گئی جو آپ کے ساتھ مدینہ منورہ سے آئی تھی۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ مجمع چھٹ جانے کے بعد صرف وہی لوگ رہ گئے جو آپ کی مکہ معظمہ والی تقریر کو سن چکے تھے اور حقیقتاً موت پر آمادہ تھے۔

امن پسندی اور رواداری: یہ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے۔ امن وامان یعنی "جیو اور جینے دو۔" اس کی طرف خود اسلام کا نام تک اشارہ رکھتا ہے۔ اسلام مشتق ہے۔ "سلم" سے اور اس کے معنی ہیں "صلح پسندی اور ایمان" جو ایک بلند مرتبہ دمشتق ہے۔ "امن" سے۔ ایک سچے مسلم اور مومن کی شان یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے افراد محفوظ رہیں۔ تمہارے ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے تم بلاوجہ کسی سے برسر پیکار نہ ہو۔ کبھی فتنہ وفساد کے باعث نہ ہو لیکن اس کے ساتھ ایک اہم اصول اور ہے وہ یہ کہ باطل کی حمایت بھی نہ کرو اور تمہارے عمل سے حق پامال نہ ہونے پائے۔

یہی چیز ہم کو پیغمبر اسلامؐ کی سیرت میں نظر آتی ہے۔ یہی امیر المومنین حضرت علیؑ کے یہاں، یہی حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کے یہاں اور یہی حضرت امام حسینؑ کے واقعات زندگی اور قدم کی رفتار میں صاف نمایاں رہے۔

امام حسینؑ نے صلح حسنؑ کے بعد دس برس تک امام حسنؑ کی زندگی میں اور دس برس امام حسنؑ کے بعد رواداری اور خاموشی کی زندگی بسر کی۔ حالانکہ اس مدت میں کیسے صبر آزما مراحل پیش آئے۔ امام حسنؑ کی وفات اور رسولؐ کے روضہ

بقیہ: صفحہ نمبر 13

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ رحمانیہ کتب خانہ چیچہ وطنی ★ بھیرہ بک ڈپو، بھلوال

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا

☆ امام حسنؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! کسی سے برادری کا رشتہ اس وقت تک استوار نہ کرو جب تک یہ نہ جان لو کہ وہ کہاں جاتا ہے؟ کہاں سے آتا ہے؟ پس جب تم اسکے حال سے اچھی طرح باخبر ہو جاؤ اور اس کی معاشرت سے راضی ہو جاؤ تو اسکے ساتھ برادری کا رشتہ استوار کرو بشرطیکہ اس کی بنیاد غلطیوں کو نظرانداز کرنے اور سختی کے موقع پر ساتھ نبھانے پر ہو۔ ☆ تم میں سے جو شخص اپنے دینی بھائی سے ملاقات کرے تو اس کی پیشانی کے نورانی مقام (یعنی جائے سجدہ) پر بوسہ دے۔ ☆ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا فقر کو دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا غم واندوہ کو دور کرتا ہے۔ ☆ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ پیش آئیں۔ ☆ جس میں عقل نہیں اس میں ادب نہیں جس میں ہمت نہیں اس میں جوان مردی نہیں اور جس میں حیا نہیں اس میں دین نہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

☆ جس نے خدا کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی معرفت حاصل نہیں کی۔ ☆ حیاء اور ایمان ساتھ ساتھ ہوتے ہیں' ان میں سے کوئی ایک دور ہو جائے تو دوسرا بھی اسکے ساتھ چلا جاتا ہے۔ ☆ دُنیا کے حریص کی مثال ریشم کے کیڑے کی مانند ہے۔ جتنا اسکے گرد ریشم کا اضافہ ہوگا اتنا ہی اس کیلئے باہر نکلنا مشکل ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ اسی غم میں مر جائیگا۔ ☆ مومن بھائی کی غیر موجودگی میں اسکے حق میں کی جانیوالی دعا کے جلد قبول ہونے کی اُمید ہے۔ ☆ تواضع اور انکساری یہ ہے کہ اپنی شان سے کمتر جگہ پر بیٹھنے پر راضی رہے اور جس سے ملاقات کرے اُسے سلام کرنے میں پہل کرے اور حق پر ہونے کے باوجود بے جا مباحثہ سے پرہیز کرے۔ ☆ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بدخلق و بدکلام ہو۔ ☆ صلۂ رحمی اعمال کو پاکیزہ' اموال کو زیادہ' بلاؤں کو دور' حساب کو آسان اور موت کو تاخیر میں ڈال دیتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرامین

ایک شخص حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا کہ:

☆ جب پروردگار نے رزق کی ضمانت لے لی ہے تو ہر وقت اس کی فکر کیوں؟ ☆ جب رزق مقرر ہو چکا ہے تو لالچ کیوں!

☆ جب حساب وکتاب برحق ہے تو جمع کرنے کا فائدہ کیا!

☆ جب پروردگار کی پوری کرنے والا ہے تو بخل کیوں!

☆ جب جہنم کا عذاب برحق ہے تو گناہ کیوں!

☆ جب موت برحق ہے تو خوشی کس بات کی!

☆ جب خدا کے سامنے پیشی برحق ہے تو مکاری کس لئے!

☆ جب ہر بات قضا وقدر پروردگار سے ہے تو رنج والم کس بات کا! ☆ جب دُنیا فنا ہونے والی ہے تو اطمینان کس بات کا!

(خصال صدوق 450/2)

امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا

☆ جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا' وہ اپنے پیٹ کو آتش سے بھرے گا اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا۔ ☆ نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ لہٰذا نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو۔ ☆ میں جس وقت بھی خروج کروں کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی۔ ☆ تعجیل ظہور کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ ☆ جب خدا ہمیں کلام کی اجازت دے گا اس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور باطل مٹ جائے گا اور تم پر سے گھٹن کا ماحول ختم ہو جائیگا۔ ☆ کیا تمہیں چھینک کے بارے میں بشارت دوں؟ عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: چھینک تین دن تک موت سے حفاظت کی نشانی ہے۔ ☆ میں وہی ہوں کہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم وستم سے پر ہو چکی ہوگی۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ۞ محمد اسلم خلیجی نیوز ایجنٹ منڈی حاصل پور ☆ بلال شاہین بکڈپو جمیل شاپنگ سنٹر رحیم یار خان

Scanned with CamScanner

قرآن سب سے زیادہ مقبول ذریعہ شفاعت

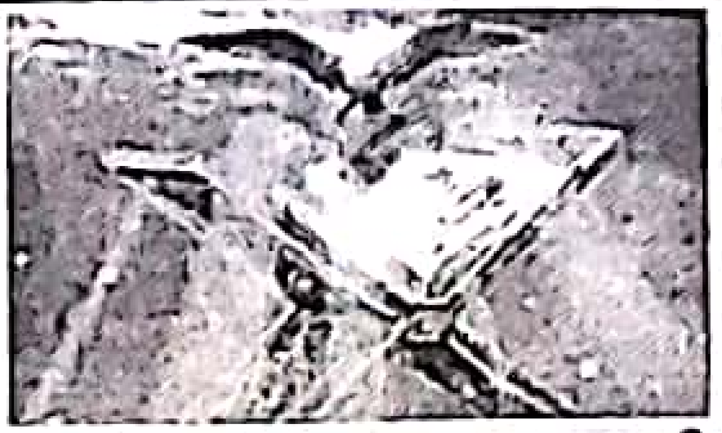

قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو پوری طرح آگاہ کر دیا ہے کہ شہید کو مُردہ مت سمجھو وہ زندہ ہے اور محض اس کے کارناموں سے اس کا نام ہی زندہ نہیں بلکہ اپنی جان کو قربان کر کے شہادت دیکر اُس نے اپنے وجود کو دائم کر لیا ہے اور وہ اپنے رب سے روزی پاتا ہے جنہیں دیکھ رہا ہے اور تمہارے حالات یعنی اعمال اور افعال پر شاہد ہو گیا اور چونکہ اس کی شہادت "مشاہدہ" پر مبنی ہے اسلئے خدا کے حضور بھی معتبر ہے اور بندوں کو بھی اس سے مفر نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ "مقام شہادت" مخلوق اور خالق کے درمیان شفاعت کے تعلق کا ایک حصہ ہے اور کربلا میں پیش کی جانیوالی شہادت عظمیٰ کے ذریعہ حسینؑ ان سے قبل انکے بڑے بھائی حسنؑ نے یہ حصہ حاصل فرما کر اپنے نانا جان حضور اکرمؐ کے فیضان شفاعت کی وراثت حاصل فرمائی ہے اور نانا جان کی گناہگار امت کیلئے شفیع بن گئے ہیں اسی لئے امت کے سوادِ اعظم کا یہ ایمان ہے۔ (مرسلہ: مولانا جیلانی چاندپوری)

اللہ اکبر — دعا حضرت امام حسین علیہ السلام — اللہ اکبر

ومن دعائه عليه السلام فی یوم العاشر من مُحرّمؒ صبحت الخيل رفع يديه

وقال اللّٰهم انت ثقتي في كل كرب و انت رجائي في كل شدة و انت لي في كل امر نزل بي ثقة وعدة كم من كرب يضعف فيه الفواد و تقل فيه الحيلة و يخذل فيه الصديق ديشمت فيه العدو انزلته بك و شكرته اليك رغبة مني اليك عمن سواك ففرجته عني وكشفته فانت ولي كل نعمة و صاحب كل حسنة و منتهى كل رغبة۔ (تاريخ طبری جلد ۴)

پالنے والے! تجھ ہی پر ہر رنج و اندوہ میں میرا بھروسہ ہے، ہر سختی میں تو ہی میری اُمیدوں کا مرکز ہے جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت پڑی تو ہی میرا آسرا اور (اس مصیبت سے بچنے کا) سامان رہا ہے۔ نہ جانے کتنے مصائب و آلام تھے جن میں دِل کمزور، راہ چارہ و تدبیر مسدود ہو گئی، دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا، دشمنوں نے خوشیاں منائیں، میں نے ان مصائب و آلام میں گھر کر تیری طرف رجوع کیا تجھ سے اپنا غم بیان کیا، تیرے ماسوا سے بے نیاز ہو کر تجھ ہی سے آرزومند ہوا اور تو نے وہ مصائب و آلام دُور کر دیئے اُنکے گھیرے سے مجھے باہر نکال لایا تو ہی ہر نعمت کا مالک اور ہر نیکیوں والا ہے، تو ہی قبلہ حاجات ہے۔

بنائے لا الہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنائے لا الہ

بنائے لا الہ

حُسینؑ ! مظلومیت کا ابدی نشان

حُسینؑ ! جس کا نام سن کر کفر و شرک کی نبضیں چُھوٹ جاتی ہیں

ذکرِ حُسینؑ ! جسے سن کر ظلم و جبر لرزہ براندام ہوتے ہیں قوت اور طاقت کا طلسم ٹُوٹتا ہے اور جبر و ملوکیت کا بُت سنگین پاش پاش ہوتا ہے۔

ذکرِ شبیرؑ ! دِل کا اطمینان

کربلا

رزمگاہ حق و باطل...... منارۂ فتحِ مُبینِ اسلام...... حصار توحید......
آلِ محمدؐ کا گلشنِ بے خزاں...... ایمان و ایقان کی سرزمین......
وہ مکتب جہاں سے شجاعت اور قربانی کا درس دیا گیا...... ایک ناقابلِ فراموش حقیقت

عزم

میرے نانا دُنیا کے بہترین انسان تھے اُن کی زندگی سے دُنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ میرے والد شیرِ خدا کے کارنامے اَنمٹ ہیں۔ ضرورت تھی کہ ایسے باپ کے بعد جس کی زندگی بے مثال رہی ہے میں نہ صرف پرستارانِ توحید کو بلکہ اِس دُنیا میں بسنے والوں کو بتا دوں کہ انسان اپنے اعمال سے زندگی اور موت دونوں کو جنت اور دوزخ بنا دیتا ہے اور باغِ حیات میں ایسے پھول کھلا سکتا ہے جو فنا سے محفوظ رہیں۔

حُسین علیہ السلام

سید الشہداء امام حُسین علیہ السلام نے فرمایا

لوگو! رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے:

اگر کوئی کسی ظالم حکمران کو اس حال میں دیکھے کہ وہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرتا ہے اللہ کے عہد کو توڑتا ہے۔ سنت رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے تو اگر وہ اپنی آواز یا عمل سے اسے نہ روکے تو وہ اسی ظالم کی طرح عذاب کا مستحق ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ الدینہ بکسٹال، بغداد مارکیٹ حجرہ شاہ مقیم ۞ یونائٹڈ نیوز ایجنسی ریلوے روڈ لودھراں

Scanned with CamScanner

تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے اپنے ہاتھ سے اپنی عاقبت کے لئے کار ہائے خیر میں خرچ کر دیا باقی تیرے وارثوں کا مال ہے پھر ان کے اختیار میں ہے کہ تیرے خون پسینے سے کمائے ہوئے مال کو نیکی میں خرچ کریں یا اپنی ذاتی عیش و عشرت میں۔ (قولِ معصوم)

لَا اِلٰہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا
لَا اِلٰہ کی تہہ میں شامل خون ہے شبیر کا
لَا اِلٰہ کے پڑھنے والو لَا اِلٰہ سے پوچھ لو
لَا اِلٰہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیر کا

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ
پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں
جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

مولا علیؑ کا فیصلہ

ایک غلام امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا جس نے اپنے آقا کو قتل کر ڈالا تھا۔ حضرت نے غلام سے پوچھا تو نے اپنے آقا کو قتل کیا ہے؟ اُس نے کہا ''ہاں'' فرمایا کیوں؟ کہا اس لئے کہ اُس نے بجبر میرے ساتھ فعل بد کیا تھا۔ حضرت نے اولیاء مقتول سے پوچھا کیا تم نے اپنے ولی کو دفن کر دیا۔ کہاں ہاں۔ فرمایا کتنی دیر ہوئی جواب ملا ابھی ابھی۔ حضرت نے خلیفہ ثانی سے (یہ مقدمہ انہیں کے دربار میں پیش تھا) فرمایا کہ اس لڑکے کو تین روز تک بغیر کسی سزا کے قید رکھو اور پھر اولیائے مقتول سے کہا کہ تین روز کے بعد میرے پاس آنا جب تین روز ہو چکے تو آپؑ حضرت عمرؓ کو لئے ہوئے مع اولیائے مقتول، مقتول کی قبر پر پہنچے اور فرمایا کہ قبر کو کھول کر دیکھو اور مردہ کو باہر نکالو۔ جب قبر کھولی گئی تو میت کا قبر میں نام و نشان تک نہ تھا۔ یہ خبر حضرت کو دی گئی تو آپؑ نے فرمایا اللہ اکبر، رسولؐ اللہ نے سچ کہا ہے کہ...... ''جو شخص میری اُمت میں سے قوم لوط کا سا عمل کرے گا اور اس حالت میں مرجائے گا تو قبر کے اندر تین روز سے زیادہ نہ ٹھہرے گا۔ زمین اس کی لاش کو قوم لوط کے مسکنین کی طرف پھینک دے گی۔

(مناقب ابن شہر آشوب)

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ پنجاب بکڈپو الکریم پلازہ تلہ گنگ ✯ پاکستان نیوز ایجنسی تربت

Scanned with CamScanner

قدم قدم پر چراغ ایسے جلا گئی ہے علیؑ کی بیٹی
یزیدیت کی ہر ایک سازش پہ چھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

کہیں بھی ایوانِ ظلم تعمیر ہو سکے گا نہ اب جہاں میں
ستم کی بنیاد اس طرح سے ہلا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

عجب مسیحا مزاج خاتون تھی کہ لفظوں کے کیمیا سے
حسینیت کو بھی سانس لینا سکھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

بھٹک رہا تھا دماغِ انسانیت، جہالت کی تیرگی میں
جنم کے اندھے بشر کو رستہ دکھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

دکانِ وحدت کے جوہری دم بخود ہیں اس معجزے پہ اب تک
کہ سنگریزوں کو آبگینے بنا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

خبر کرو اہلِ جور کو اب حسینیت انتقام لے گی
یزیدیت سے کہو، سنبھل جائے، آ گئی ہے علیؑ کی بیٹی

نبی کا دیں اب سنور سنور کے یہ بات تسلیم کر رہا ہے
اجڑ کے بھی انبیاء کے وعدے نبھا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

نہ کوئی لشکر، نہ سر پہ چادر، مگر نجانے ہوا یہ کیونکر
غرورِ ظلم و ستم کے پرزے اڑا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

پہن کے خاکِ شفا کا احرام، سر برہنہ طواف کر کے
حسینؑ! تیری لحد کو کعبہ بنا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

کئی خزانے سفر کے دوران کر گئی خاک کے حوالے
کہ پتھروں کے جڑوں میں ہیرا چھپا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

یقیں نہ آئے تو کوفہ و شام کی فضاؤں سے پوچھ لینا
یزیدیت کے نقوش سارے مٹا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

ابد تلک اب نہ سر اٹھا کے چلے گا کوئی یزید زادہ
غرورِ شاہی کو خاک میں یوں ملا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

گزر کے چپ چاپ لاشِ اکبرؑ سے پا برہنہ رسن پہن کر
خود اپنے بیٹوں کے قاتلوں کو رلا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

مَیں اس کے در کے گداگروں کا غلام بن کر چلا تھا محسن
اسی لیے مجھ کو رنج و غم سے بچا گئی ہے علیؑ کی بیٹی

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
قیوم دی ہٹی مین بازار لیہ ☆ اقتدار کتاب گھر راجن پور ☆ عابد شاہ پرفیوم کوٹ ادو

ثانی زہرا سلام اللہ علیہ

سید محمد حسین زیدی

سیدہ زینبؑ سلام اللہ علیہا کے نام نامی سے نہ صرف کتب تشیع کے افراد آشنا ہیں بلکہ یہ وہ ہستی ہیں جن کی ذات گرامی سے تاریخ دان طبقہ مکمل طور پر واقف ہے۔ یہ وہ عظیم خاتون ہیں جو عالم بشریت کی طویل تاریخ میں بنیادی نقوش کی حامل ہیں۔ آپؑ کا اسم گرامی دنیائے اسلام کی تاریخ میں ایسی بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جس کو موجد اقدار تاریخ گردانتے ہوئے عنوان ہائے درخشاں کا مالک قرار دیا جاتا ہے۔ تاریخ بشریت میں آپؑ نے اہم ترین کردار کی بنیاد رکھی۔ جس سے دامن تاریخ اسلام روشن و مزین ہے۔

کتب مقاتل میں آپؑ کا اسم گرامی جناب سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ نظر آتا ہے۔ مورخین نے آپؑ کو واقعہ کربلا کی شخصیت دوم قرار دیا ہے، اہم ترین حصہ تاریخ اور تاریخ انسانیت میں عظیم ترین فریادگرِ المیہ کربلا تسلیم کیا ہے۔ شعرائے عالم نے آپؑ کے صبر و تحمل اور علمائے اخلاق نے آپؑ کی عفت و تقویٰ و استقامت کو بے مثال جانا ہے۔ دنیا بھر کے انقلابیوں نے آپؑ کو خون ناحق کی تشہیر اور پیغام اور پیغام حسینیت کی تبلیغ واشاعت کے لیے ایسی عظیم خاتون تسلیم کیا ہے جو اپنے مقام پر نمونہ ہیں۔ دنیائے شیعیت نے تو بجا طور پر آپؑ کو سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی فتح و کامرانی، کتب و اصول اسلام کی دفاع کنندہ اور امامت حقہ کی ولایت کی موسسہ کے طور پر متعارف کروایا ہے۔

جناب زینبؑ کا تعارف: جناب سرور کائنات، پیغمبر خاتم ﷺ کی گراں قدر نواسی، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی دختر عقیلہ، امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی خواہر شجاع، واقعہ فاجعہ کربلا کی یادگار، نمونہ صبر و استقامت، سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے بعد بے نظیر شجاعت و پامردی کی حامل خاتون عظیم، زینبؑ عالیہ امام حسین علیہ السلام کی عظیم قربانی کی حصہ دار ہیں۔ آپؑ نے اپنی زندگی میں بے شمار مصائب کا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ آپؑ کی حیات طیبہ کے آخری برسوں میں ہولناک سانحات اور خوفناک حادثات آپؑ کے سر سے گزرے لیکن تمام بے مثال صدمات و بے پناہ مصائب میں آپؑ نے اپنے ہدف زندگی کو فراموش نہ کیا۔ آپؑ نے اپنے آپ کو اسلام کے لیے ہر فداکاری کا ذمہ دار جانا اور امت مسلمہ کے لیے مثالی خاتون کا کردار پیش کیا۔

عظمت سیدہ زینبؑ: ہم سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی عظمت کے بیان کا یارا اور طاقت نہیں رکھتے۔ علامہ مامقانی مرحوم کہتے ہیں: "میں اپنی زبان سے اسم زینب ادا کرتا ہوں اور آپ اسے سن لیتے ہیں۔ لیکن آپ کو کیا معلوم کی زینب کیا ہے، کون ہے" آپ عقیلہ بنی ہاشم ہیں۔ ایسی صفات حمیدہ کی مالک ہیں کہ آپؑ کی والدہ گرامی کے بعد دنیا کی کوئی خاتون ان صفات کی حامل نہیں ہوئیں۔ آپ اپنی عظمت و افتخار میں مقام عالی پر فائز ہیں۔

پس زینب عالیہؑ جمال ظاہر و باطن کی حامل، اہل بیتؑ عظام کے شجر مقدس کی فرد، مصداق غیرت رسولؐ، نسل ابو طالبؑ کی نمائندہ، خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کی نواسی، امام معصوم کی بیٹی، امام معصوم کی بہن، امام معصوم کی پھوپھی، تابع معصوم اور نسل معصوم سے ہیں۔ لہٰذا ایسی صاحب عظمت ہستی، زینبؑ، کے مانند کون ہو سکتا ہے؟ کون ہے جو آپ کی شان و مرتبت اور حسب و نسب میں برابر کر سکے؟ یہی وجہ ہے کہ زبان آپ کے بیان اوصاف سے عاجز ہے۔

ثانی زہرا سلام اللہ علیہا کے القاب: جناب زینبؑ عالیہ کی حیات اقدس کا کچھ زمانہ گزرنے اور آپ کی عظیم صفات کے ظاہر ہونے کے بعد آپ کے متعدد القاب کی تعیین کی نوبت آئی اور آپ کی مخصوص صفات کے اعتبار سے لوگ آپ کو موسوم کرنے لگے۔ ہم ان تمام مباحث کو جمع کرنے اور آپ کی جملہ صفات و القاب کا ذکر کرنے کی قوت نہیں رکھتے، تاہم بعض کتب تاریخ و سیر میں جن بعض موارد کا ذکر فرمایا گیا ہے، ہم وہ پیش کیے دیتے ہیں۔

آپ کو عظیم و خردمند خاتون کے طور پر "عقیلہ" کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ "العقیلہ الکریمۃ المخدرۃ"، "لبیۃ جزلۃ عاقلہ" یعنی تیز فہم، تیز ادراک و خردمند خاتون، "عقیلۃ جلیلۃ" یعنی پر شوکت و جلال بی بی، "امرأۃ عاقلۃ" یعنی کردمند مخدومہ، "عقیلہ طالبین" یعنی عقیلہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ دولت خان نیوز ایجنٹ چشتیاں ☆ دالا در بک سیلرز میاں چنوں ☆ اسلامی کتب خانہ احمد پور شرقیہ

خاندان ابوطالبؑ، "محدثۃ" کیونکہ آپ احادیث پیغمبرؐ کی راوی ہیں، اس لیے کہ آپ کا اسم گرامی مورد الہام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا اور یہ وہ بخشش ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے پاک و نیک بندوں کو مرحمت فرماتا ہے۔ "بطلۃ کربلا" یعنی کربلا کی شجاع خاتون، "اهل التقی" یعنی جو اہل تقویٰ اور شب و روز مصروف عبادت ہوں۔

آپ کے لیے سب سے بڑا لقب فرمودہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "انت بحمد الله عالمة غير معلمة فهمة غير مفهمة" یعنی الحمدللہ آپ وہ عالمہ ہیں جس نے کسی انسان سے سبق نہیں لیا اور ایسی بافہم خاتون ہیں کہ کسی بشر عامہ نے آپ کو عقل و فہم تعلیم نہیں کی۔

امیر المومنین علیہ السلام کے خاندان میں آپ زیادہ تر عقیلہ بنی ہاشم کے نام سے مشہور ہیں۔ یہاں تک کہ کہیں کہیں تو اس لقب نے آپ کے اسم گرامی کی جگہ لے لی ہے۔

آپ کے دیگر القاب: کتاب "فاطمۃ الزہراؑ" کے مصنف احمد الرحمانی الہمدانی نے اپنی مختصر لیکن جامع تحقیق کے دوران اولاد جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے حالات رقم کرتے ہوئے سیدہ زینبؑ کا تذکرہ کیا ہے۔ اپنی تحقیق کے سلسلہ میں انہوں نے بعض اسناد کے حوالہ سے ثانی زہراؑ کے القا کی ایک فہرست تحریر فرمائی ہے جس کا ترجمہ ہم یہاں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

(۱) عالمه غير معلمه: عالمہ بغیر استاد یا معلم۔ (۲) فهمه غير مفهمة: سمجھانے والے سے بے نیاز فہمیدہ۔ (۳) كعبة الرزايا: مصائب بزرگ کی آماجگاہ۔ (۴) نائبة الزهرا: سیدہ فاطمۃ الزہراؑ کی جانشین۔ (۵) نائبة الحسينؑ: جانشین امام حسین علیہ السلام۔ (۶) مليكة النساء: خواتین کی سردار۔ (۷) عقيلة النساء: دنیائے خواتین کی خاتون خردمند۔ (۸) عديلة الخامس من اهل الكساء: خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی ہمت۔ (۹) شريكة الشهداء: شہداء کی شریک شہادت۔ (۱۰) كفيلة السجاد: سید الساجدینؑ کی سرپرست۔ (۱۱) ناموس رواق العظمة: آستانہ عظمت کی ناموس۔ (۱۲) سيدة العقائل: صنف خواتین کی سردار۔ (۱۳) سر ابيها: اپنے پدر بزرگوار کی رازداں۔ (۱۴) وليدة الفصاحة: فصاحت و بلاغت کی پیداوار۔ (۱۵) سلالة الولاية: خلاصہ ولایت۔ (۱۶) شقيقة الحسن: امام حسنؑ کی خواہر عزیز۔ (۱۷) عقيلة خدر رسالة: حریم رسالت کی مخدومہ۔ (۱۸) رضيعة الولاية: دامان ولایت کی پروردہ۔ (۱۹) البليغة: بلاغت پر عبور رکھنے والی خاتون۔ (۲۰) الفصيحة: فصاحت کی مالک خاتون (۲۱) الكاملة: خاتون کاملہ۔ (۲۲) عابدة آل علیؑ: خاندان علیؑ کی عابدہ۔ (۲۳) الصديقة الصغرىٰ: صدیقہ صغریٰ (ثانی زہراؑ)۔ (۲۴) الموثقة: مورد وثوق و اعتماد بی بی۔ (۲۵) عقيلة الطالبين: خاندان ابوطالبؑ کی عاقلہ۔ (۲۶) الفاضلة: ملکہ فضل و فضیلت۔ (۲۷) عقيلة الوحي: خاندان وحی کی عقیلہ۔ (۲۸) شمسة قلادة الجلالة: شوکت و جلال کی در درخشاں۔ (۲۹) نجمة سماء النبالة: آسمان نجابت و شرافت کا ستارہ۔ (۳۰) المعصومة الصغرىٰ: معصومہ صغریٰ۔ (۳۱) قرينة النوائب: مصائب کی ہدم۔ (۳۲) محبوبة المصطفىٰ: رسول خدا کی محبوب۔ (۳۳) قرة عين المرتضىٰ: علی مرتضیٰ کی نور چشم۔ (۳۴) صابرة محتسبة: نگہبان (مخدومہ صبر)۔ عقيلة النبوة: خانہ نبوت کی خاتون اعلیٰ۔ (۳۶) ربة خدر القدس: حریم قدس کی نگہبان۔ (۳۷) قبلة البرايا: نیک و ابرار کی قبلہ نما۔ (۳۸) رضيعة الوحي: پستان وحی کے دودھ سے پلی ہوئی بی بی۔ (۳۹) باب حطة الخطايا: گنہگاروں کی پناہ گاہ۔ (۴۰) حضرة علي و فاطمه: علیؑ و فاطمہؑ کی پارہ جگر۔ (۴۱) ربة الفضل: خاندان فضیلت کی پرورش یافتہ۔ (۴۲) بطلة كربلا: کربلا کی ذمہ دار ہستی (قہرمان)۔ (۴۳) عظيمة لواها: رایت بزرگ کی مالکہ۔ (۴۴) عقيلة القريش: قریش کی عقیلہ۔ (۴۵) الباكية: گریہ کرنے والی اشک ریز بی بی۔ (۴۶) سليلة الزهراء: خلاصہ فاطمۃ الزہرا۔ (۴۷) امين الله: اللہ تعالیٰ کی امانت دار۔ (۴۸) آية من آيات الله: آیات خدا میں سے ایک آیت۔ (۴۹) مظلومة وحيدة: بے مثل مظلومہ۔ (۵۰) عارفة: عارف و رمز شناس بی بی۔

امام حسین علیہ السلام کے واقعہ کے دوران نہ صرف یہ کہ آپ امام کی مددگار و شریک جنگ بلکہ شریک مصائب عاشور تھیں۔

"شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی مددگار، خطرات موت میں آپؑ کی محافظ، بیماری میں آپؑ کی مونس و کفیل، مشاورت دہندہ اور آپؑ کی رازدار تھیں۔

"بعض اسناد میں آپ کو اس لیے عقیلہ کہا گیا ہے کہ عظیم القدر حضرات کے

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ سید نیوز ایجنسی دینہ ضلع جہلم ☆ ادارہ اسلامیات منڈی بہاؤالدین ☆ رزاق بکڈپو مین بازار جیکب آباد

درمیان اور اپنے خاندان پرعظمت میں آپ محبوب ترین اور عقلمند ترین مخدومہ تھیں۔

ولادت باسعادت: آپ کی ولادت 5 جمادی الاول 5ھ کو ہوئی۔ تاریخ کے مطابق حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تین صاحبزادیاں تھیں، جبکہ تینوں کے نام زینبؑ ہی ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

1- زینبؑ، جن کا دوسرا نام رقیہ ہے۔ ان کا مدفن مشہور روایات کے مطابق مدینہ میں ہے۔ 2- زینب کبریٰ جو عقیلہ بنی ہاشم کہلاتی ہیں، شام میں مدفون ہیں۔ (بعض روایات کے مطابق ان کا مزار مصر میں ہے)۔

3- زینب صغریٰ جو ام کلثومؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی قبر مبارک شام میں ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپ بھی مصر میں مدفون ہیں۔

بہر حال ہماری گفتگو جناب زینب کبریٰ علیہا السلام سے متعلق ہے۔ آپ حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے گلشن اقدس کا تیسرا ثمر ہے۔ روایات کے مطابق آپ کا مزار شام میں 'زینبیہ' کے مقام پر واقع ہے۔ بعض راوی آپ کا مزار اقدس مصر میں اسی نام یعنی 'زینبیہ' ہی کے مقام پر بتاتے ہیں۔

کتب ہائے تشیع و تسنن دونوں کے صحیح و واثق اسناد اس امر پر موجود پائے جاتے ہیں کہ زینب عالیہ سلام اللہ علیہا حیات جناب ختمی مرتبت ﷺ میں پیدا ہوئیں۔

ہالہ غم: روایات مستند سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی ولادت با سعادت کے دن جبکہ ہر طرف انبساط و شادمانی نظر آ رہی تھی۔ حضرت رسول خدا ﷺ، امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے چہرہ ہائے اقدس پر یکا یک غم واندوہ کے سائے نظر آنے لگے۔ ڈاکٹر بنت الشاطی اور دیگر مورخین نے بھی روایات رقم کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی امیر المومنینؑ کی خدمت اقدس میں ولادت ثانی زہراؑ کی خوشخبری کے لیے حاضر ہوئے۔ اس ملاقات میں انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو رنجیدہ پا کر وجہ غم دریافت کی۔ حضرتؑ نے سیدہ زینبؑ کی آئندہ زندگی کے حوادث اور ان واقعات کا ذکر فرمایا جو اس مخدومہ کو کربلا میں پیش آنے والے تھے اور بیان کرتے ہوئے گریہ فرمایا۔

ثانی زہرا سلام اللہ علیہا کا بچپن اور آپ کی تربیت: عالم انسانیت میں کم ایسی بچیاں ہوئی ہوں گی جن کو ایسا عمدہ ماحول ملا ہو اور جنہوں نے اس قدر بلند پایہ تربیت حاصل کی ہو۔ ثانی زہرا کو بہترین ماحول تربیت نصیب ہوا۔ آپؑ نے گہوارہ عصمت میں آنکھ کھولی اور ایسے ماحول میں سن رشد کو پہنچیں جو منصب وحی کامل اور سایہ تطہیر سے ملا تھا۔

کون ایسا خوش نصیب بچہ ہوگا جو آغوش حبیب خدا رسول اکرمؐ میں پرورش پاتا ہو، سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جیسی عظیم مادر گرامی سے مادی و معنوی خوراک حاصل کرتا ہو، جو اپنے سر پر جناب علی مرتضےٰ علیہ السلام جیسے پدر عالی مقام کا سایہ رکھتا ہو اور بچپن میں جناب حسن اور جناب حسین علیہا السلام جیسے دو معصوم بھائیوں کے ساتھ کھیلا ہو جو جوانان جنت کے دو سردار ہیں ! کیا ایسی فضا و ماحول میں خیر و سعادت کے علاوہ اور بھی کچھ ہو سکتا ہے؟

آغوش پاک مادر گرامی: سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی پارہ جگر، آپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پا کر سن رشد کو پہنچیں۔ زینبؑ علیا کا گوشت و خون سیدہ طاہرہ کے گوشت خون سے بنا ایسی بیٹی جو دو بیٹوں کے بعد پہلی بچی کے طور پر دنیا میں آتی ہے، جس کی آمد گھر کی رونق اور خوشیوں کو زندہ کرتی ہے اور جس کو دیکھ کر ماں کا دل مسرت و شادمانی حاصل کرتا ہے، سیدہ فاطمہؑ زہرا کا دودھ جو سینہ عظمت و عصمت و تقویٰ کی مالک ہیں۔ تقریباً چھ برس اپنی والدہ مخدومہ کے ہمراہ رہیں اور اس تمام عرصہ میں اپنی مادر گرامی کی ہمراز و ہم آواز تھیں۔ سیدہ طاہرہ کی تنہائی اس بیٹی کے دم سے باقی نہ رہی اور وجود زینبؑ نے خانہ سید کی خلوت کو منور کیا۔

آپؑ کی شخصیت اپنی والدہ محترمہ کی شخصیت کے ساتھ اس طرح استوار ہوئی کہ آپ نہ صرف فاطمہ ثانی و صدیقہ صغریٰ کہلائیں بلکہ آپؑ کو عصمت کبریٰ کا پرتو تسلیم کیا گیا۔ اپنی مادر اقدس کے مقام بزرگ، ان کے اخلاق و صفات وراہ و رسم، رسول اکرمؐ کے ساتھ ان کے تعلق و متعلقہ فرائض صدر عالی مقام کی خدمت، رسولؐ خدا کی اطاعت اور ان کا مددگار نبوت کا مقام، سب باتیں سیدہ زینبؑ کے لیے ایسے اسباق بنے جن کے مستقل اثرات ثانی زہراؑ کی مدت العمر میں باقی رہے۔

رسول اکرم ﷺ نے آپ کا اسم گرامی، زینب، رکھا۔ ثانی زہراؑ کو دیکھ کر آنحضرتؐ کو آپ کی دختر گرامی، زینب یاد آتی تھیں۔ جنہوں نے صدیقہ صغریٰ کی ولادت سے تھوڑا عرصہ قبل وفات پائی تھی اور آنحضرتؐ ان کے فراق میں غمگین رہتے تھے۔ آنحضرتؐ کو ان سے گہری محبت تھی، انہیں اپنی آغوش میں بٹھاتے اور ان سے راز و نیاز بھی کرتے۔ ان کی تربیت بھی اپنی مادر گرامی کی طرح آنحضرتؐ کے زیر سایہ ہوئی۔ ثانی زہراؑ پیغمبر اکرمؐ سے

بہت زیادہ مانوس تھیں، آپ آنحضرتؐ کی نوازشات سے بہت زیادہ بہرہ مند ہوئیں، آنحضرتؐ سے بہت سی ایسی باتیں سنیں اور سیکھیں جن کو مستقبل کے محدثین نے ثانی زہراؑ سے نقل کیا۔ اہل سنت حضرات کے محدثین اس اعتبار سے سیدہ زینبؑ کو صحابیات رسولؐ خدا میں شامل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن جعفر سے عقد: آپ حضرت جعفر طیار کے فرزند تھے، (وہ شہید جن کے بارے میں رسول اکرمؐ نے فرمایا، بہشت میں وہ دو بہشتی پروں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں) حضرت جعفر طیار، امیر المومنین علیہ السلام کے بھائی آپ سے پہلے مجاہدین راہ خدا کے ہمراہ اسلام کی خاطر درجہ شہادت پر فائز ہو چکے تھے۔ حضرت جعفر طیار کی بخشش و سخاوت اس بات کا سبب بنی کہ لوگ انہیں "ابا المساکین" یعنی مساکین کا باپ کہنے لگے۔ یہی میراث معنوی بعد ازاں ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو نصیب ہوئی۔

امیر المومنین علی علیہ السلام پیغمبر اسلام کی زبان مبارک سے وہ جملہ بھی سن چکے تھے جو آنحضرتؐ نے علیؑ و جعفرؑ کی اولاد کی بابت فرمایا تھا۔ "بناتنا لبنینا و بنونا لبناتنا"۔ "ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کے لیے اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کے لیے ہیں۔" چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی اس پاک سیرت بیٹی کا عقد اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار سے کر دیا۔

ثانی زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد: مورخین اس ازدواج کے نتیجہ میں چار یا پانچ اولادوں کا اس طرح ذکر کرتے ہیں:

"جعفر (محمد) اور عون جن کی نسل باقی نہیں کیونکہ ان دونوں نے کربلا میں شہادت پائی۔" "علی، جن سے حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی نسل چلی۔" "ام کلثوم، جناب زینبؑ کی صاحبزادی۔ عبداللہ ابن جعفر کی اولاد میں جو بطن حضرت زینبؑ سے ہوئی، مورخین نے اختلاف کیا ہے جو بات درست معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے، جیسا کہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ آپ کے بطن سے چار لڑکے علی و عون الاکبر و محمد و عباس اور ایک لڑکی ام کلثوم ہوئی۔ منجملہ ان کے عون و محمد میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

حسن کلام: زینبؑ کبریٰ مقام احتجاج میں سیدہ فاطمۃ الزہراؑ کی مانند تھیں اور بیان حق و منازل منطق و استدلال میں امیر المومنین علیہ السلام کی طرح گفتگو کرتیں۔ آپ کی فصاحت و بلاغت بے نظیر اور احقاق و دفاع حق کی خاطر آپ کے دلائل و براہین بے مثل ہوتے۔ آپ کے متعلق تاریخ کا یہ حتمی فیصلہ ہے اور لاتعداد مصنفین اس فیصلہ تاریخ کے ہم نوا ہیں۔

زینبؑ کبریٰ فطرتاً ادیبہ ہیں۔ ایسی ادیبہ کہ مصائب و آلام کے بھنور میں، مشکلات و مظالم کے سمندر میں بھی حسن کلام و قافیہ سخن کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں۔ تمام تکلیف دہ حالات میں ادیبانہ گفتگو کا آپ کا ملکہ سامنے آتا ہے۔ ابن زیاد ملعون کے دربار میں آپ نے ایسی گوہر بار زبان میں خطاب فرمایا کہ وہ ظالم حیران و پریشان ہو گیا، اسے کوئی راہ نظر نہ آئی تو تمسخر کی راہ اختیار کرتے ہوئے اپنے اردگرد کے لوگوں سے کہنے لگا: "دیکھو! کیسی مقفیٰ و مسجع گفتگو کرتی ہیں۔" یہ انداز گفتگو ثانی زہراؑ کو اپنے پدر بزرگوار سے وراثت میں ملا تھا۔ زینبؑ کبریٰ نے ہجوم رنج و اندوہ میں فی البدیہہ ایسا کلام کیا جس کے اثر نے سننے والوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ شہزادی نے ابن زیاد کو مخاطب کر کے فرمایا: لقد قتلت کھلی و ابرت اھلی وقطعت فرعی واجتثثت اصلی فان لیشفك ھذا فقد اشتفیت "تو نے ہمارے سردار و آقا کو قتل کیا ہمارے عزیزوں اور پیاروں میں سے کسی کو نہ رہنے دیا۔ ہماری شاخوں کو کاٹ ڈالا، ہماری جڑوں کو کاٹ ڈالا۔

اگر تیرے درد کا علاج اسی میں تھا تو تو نے اس درد سے شفا پالی اور اپنے آپ کو سکون دے لیا۔ آپ کے نوحہ کا اندازہ کلام بھی اسی طرح سے ہے۔ فرماتی ہیں: "یا محمداہ صلی علیک ملك السماء ھذا حسین مرمل بالدماء مقطع الاعضاء وبناتک سبایا الی اللہ المشتکی، والی محمد المصطفیٰ، والی علی المرتضیٰ، والی فاطمۃ الزھراء"۔ ترجمہ: "یا محمداہ! آپ پر آسمان کے فرشتوں نے صلوات پڑھی۔ یہ آپ کا حسینؑ ریت اور خون میں آلودہ پڑا ہے، اس کے اعضاء کاٹ دیے گئے ہیں، اور آپ کی بیٹیاں قید کر لی گئی ہیں۔ میں اللہ، محمد مصطفیٰ، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراؑ کے پاس فریاد کرتی ہوں۔"

یہ گفتگو زہراؑ کے دل سے نکل رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہو رہی تھی۔ اس لیے ان الفاظ نے سننے والوں کے ضمیروں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ یہ خطابت بھی اسی طرح سے تھی جس طرح بازار کوفہ میں کی گئی تھی۔ ابھی شہزادی کے دہن مبارک سے دو تین جملے ہی نکلے تھے کہ لوگوں نے ان کو سن کر زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ "یا ثارالحسین علیہ السلام" (اے خون حسینؑ کا انتقام لینے والو اٹھو) جیسی فریادیں لوگوں کے دلوں سے نکلنے لگیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ پاکستان نیوز ایجنسی پاکپتن شریف ☆ ماروی بکسٹال ٹنڈو آدم ☆ سندھ کتاب گھر میر پور خاص

ایک شخص دربار کوفہ میں موجود تھا۔ جب اس نے مخدومہ کا کلام سنا تو اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار رونے لگا۔ وہ شخص روتا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

بابی انتم نسائکم خیر النساء وشبابکم خیر الشباب وکھولکم خیر الکھول۔ ''میرا باپ آپ پر قربان، آپ کی خواتین بہترین خواتین ہیں، آپ کے جوان بہترین جوان ہیں، آپ کے پختہ سال بہترین پختہ سال ہیں۔''

مقصد حسینؑ کی اشاعت و تبلیغ: ثانی زہراؑ

مقصد سید الشہداء علیہ السلام کی مبلغ ہیں۔ امام حسین علیہ السلام، فرزند رسول اکرمؐ ہیں۔ آپؑ نے اپنے جد بزرگوار کے دین کی حفاظت و احیاء کی خاطر ایک عظیم مقصد کا تہیہ کیا اور اس کی خاطر جان قربان کردینے تک کے اقدامات سرانجام دیے۔ آپؑ نے مدینہ میں عالم خواب میں اپنے جد نامدار سے احکام حاصل کیے کہ عراق کا عزم کریں۔ چنانچہ امام حسینؑ بن علیؑ نے ایسا ہی کیا لیکن اس سفر میں سب سے پہلے مکہ کو اپنا مستقر قرار دیا تاکہ وہاں خانہ خدا کے کثیر التعداد زائرین کو آلِ محمدؐ کے فضائل کی حقیقت اور حاکمان جور کے ظلم و ذلالت سے آگاہ فرمائیں۔

اس مقصد کے حصول کی غرض سے امام حسین علیہ السلام خواتین خاندان رسولؐ کو بھی ہمراہ لے گئے جن کی سید و سردار زینبؑ عالیہ قرار پائیں۔ ساتھ ہی مقصد حسینؑ کی تبلیغ اور اس مقصد کو دوام بخشنا بھی شہزادیؑ کے ذمہ تھا۔ لہٰذا ہر قسم کے رنج و آلام جو عوام الناس کو ان اقدار کے سمجھانے میں امام علیہ السلام کو پیش آئے، سیدہ زینبؑ سلام اللہ علیہا امامؑ کے ساتھ ان میں برابر کی شریک ہیں۔ آپؑ نبوت و ولایت کے دفاع اور اللہ تعالیٰ کے دین و آئین کی حفاظت میں امامؑ کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں کہ عوام الناس کو سمجھا سکیں کہ اسلام آخر کیا ہے؟ یہ بتلانا بھی مقصود ہے کہ دشمن کا اقدام اسلام کے مقدس مقاصد سے بہت دور ہے۔

سید الشہداء علیہ السلام نے اسلام کے عظیم و پے در پے انقلابات کو اپنے خون سے رقم فرمایا، ثانی زہراؑ نے اپنی اسیری کے ذریعہ ان انقلابات کو معنی و اشاعت بخشے۔ دونوں بہن بھائی کے طریق کار کا حاصل حالات کا بے نقاب کرنا تھا، بنی امیہ کی فاسد و ناجائز حکومت کو طشت از بام کرنا خلافت و حکومت کے لیے عملی طور پر یزید کو نااہل قرار دینا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں بھائی بہن نے اس ظلم کو بے نقاب کیا، اور اپنی عظیم قربانی سے اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوئے۔

بقیہ: ← اُردو ترجمہ المقدمہ

ہوتے ہیں چنانچہ پیدا ہونے کے بعد ہی جناب عیسیٰؑ فرماتے ہیں۔ قال انی عبداللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا۔ (پ ۱۶، رکوع ۵) میں بندہ خدا ہوں جس نے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ تو سب سے بلند درجہ نبی تھے۔ آپ کے علم کے بارے میں ارشاد ہے۔ وانزل اللّٰہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما (پ ۵ رکوع ۱۴) اللہ نے تم کو اے پیغمبرؐ کتاب و حکمت دی اور جو کچھ نہ جانتے تھے وہ سب باتیں بتادیں اور تم پر خدا کا عظیم فضل ہے۔ اب پیغمبرؐ کے بارے میں عدم واقفیت کا سوال ہی نہیں جو آپ اجتہاد وغیرہ کے ذریعہ معلومات حاصل کریں۔ یہ خاطی انسانوں کی شان ہے نہ کہ معصوم نبی کی۔ شیعہ روایات کے اعتبار سے پیغمبر بھی زہر سے شہید ہوئے۔ تاریخ بھی اس امر پر شاہد ہے۔

۱ے سب سے بڑھ کر جناب حسینؑ کے فرزند رسولؐ ہونے کی دلیل ''آیۂ مبارکہ'' ہے جس میں فرزند کہا گیا ہے۔

۱ے یہ بیعت کرنے والے آپ کے شیعہ نہ تھے بلکہ وہ دنیادار تھے جو روز بدلا کرتے تھے نہایت درجہ تکلیف دہ بات یہ کہی گئی ہے کہ قاتلان حسین شیعہ تھے ذیل میں دو تاریخی حقیقتیں لکھی جاتی ہیں۔ جو قاتلانِ حسین کا مذہب بتاؤں گی۔ (1) جب زہیر بن قیس یزیدی فوج کو امام سے لڑنے سے روکنے کے لیے نصیحت کرتے ہیں تو ان کا واقف کار یزیدی سپاہی کہتا ہے یا زہیر ماکنت عند نا من شیعۃ اھل ھذا البیت انما کنت عثمانیۃ (طبری جلد ۶، ص ۶۱، مطبوعہ حسینیہ مصر ۱۳۲۶ھ) یعنی اے زہیر تو کبھی ان اہل بیت کے شیعہ نہ تھے بلکہ عثمانی تھے۔ یعنی ناصر حسین شیعہ اور قاتل عثمانی تھے۔ (2) بن زیاد نے عمر ابن سعد کو حکم بھیجا کہ حسین پر پانی بند کردو اس طرح کہ ایک قطرہ پانی بھی ان کو نہ ملے۔ منع بالتقی الذکی المظلوم امیر المؤمنین عثمان بن عفان جیسا کہ متقی پاکیزہ مظلوم امیر المومنین عثمان بن عفان کے ساتھ کیا گیا۔ (طبری ج ۶، ۲۳۶)

۱ے امام حسن علیہ السلام کی شہادت کا ذکر وحی کے ذریعہ آں حضرت ﷺ سے روایات شیعہ میں مذکور ہے۔ نیز اس خبر کو جناب امیر المؤمنینؑ نے بھی بیان فرمایا ہے۔

۲ے واقعہ کربلا 10 محرم 61ھ کو ہوا ہے نہ کہ 60ھ کے آخر میں جیسا کہ شاہ صاحب نے آگے خود تحریر فرمایا ہے۔

۱ے یہ اضافہ اس لیے قابل تسلیم نہیں کہ جب نوحؑ و ابراہیمؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ اولوالعزم ہونے کے باوجود ان حضرات سے افضل نہ ہوں تو جناب یحییٰؑ جو صرف نبی تھے رسول بھی نہیں کیونکر افضل ہوں گے۔ ان حضرات کی فضیلت اسی سے ثابت ہے کہ یہ سرتاج انبیاء و مرسلین کی کمالی تصویر تھے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ منصور ملک نیوز ایجنٹ تونسہ شریف ✯ کتب خانہ مقبول عام اٹک شہر ✯ سعید بک سیلرز ہارون آباد

Scanned with CamScanner

شب عاشور۔ کربلا

وہ رات۔ وہ فرات۔ وہ موجوں کا خلفشار
عابد کی کروٹوں پہ وہ۔ بیچارگی کا بار
وہ زلزلوں کی زد پہ خواتین کا وقار
اصغرؑ میں پیچ و تاب وہ۔ جھولے میں بار بار
اصغرؑ میں پیچ و تاب نہ تھا اضطراب کا
وہ دل دھڑک رہا تھا رسالتمآبؑ کا

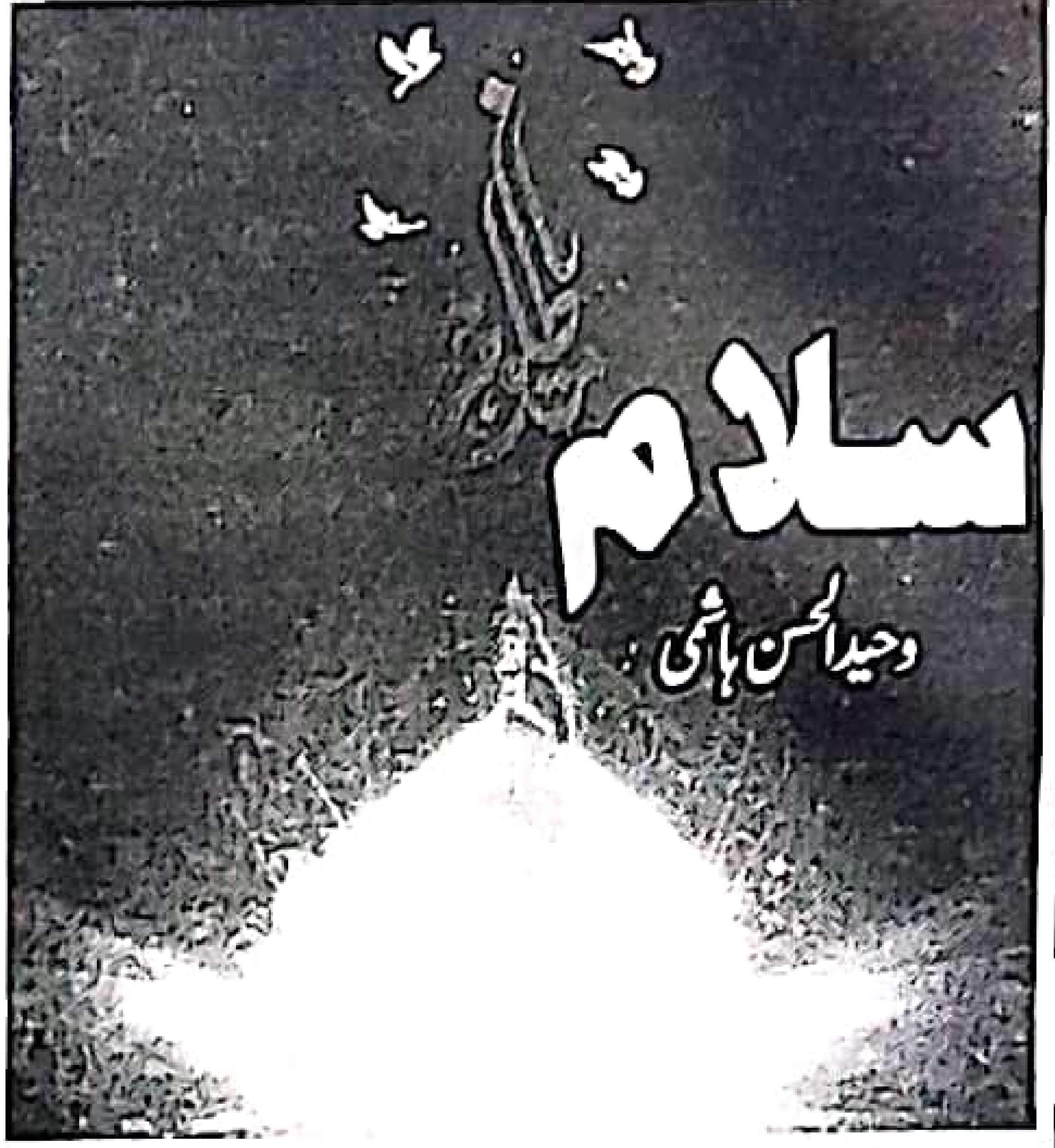

دونوں جہاں میں کون بشر ہے حسینؑ سا
آئے نظر کہیں تو اگر ہے حسینؑ سا
جس کو رسولِ پاکؐ نے اپنا پسر کہا
کس کا جہاں میں لختِ جگر ہے حسینؑ سا
جس نے اجل کے سامنے ہنس ہنس کے بات کی
سینے میں کس کے آج جگر ہے حسینؑ سا
بچے کو لے کے آ گئے فوجوں کے سامنے
ڈر کی فضا میں کون نڈر ہے حسینؑ سا
جس نے سلف کے سارے عمل جگمگا دیے
بتلاؤ کون نور نظر ہے حسینؑ سا
ملتی ہے جس کے نور سے خورشید کو حیات
بولو وہ کون رشکِ قمر ہے حسینؑ سا
بڑھتے قدم نہ راہِ وفا میں کہیں رکے
کس کے جگر میں عزم سفر ہے حسینؑ سا
بے چین اک سر کے لیے کیوں ہوا یزید
وہ جانتا تھا حامل سر ہے حسینؑ سا

غمِ حسینؑ کا مقصد بدل نہیں سکتا
خیال جل گئے پیغام جل نہیں سکتا
نہ شہؑ کو صبحِ الم سے ڈرا شبِ عاشور
حسینؑ کہہ دیں تو سورج نکل نہیں سکتا
یہ بات بھول گئے دشمنِ ابو طالبؑ
رسولؐ کفر کے دامن میں پل نہیں سکتا
بنا ہے اب دلِ مومن حسینؑ کا مسکن
یہ گھر کسی کے جلانے سے جل نہیں سکتا
طلب کریں نہ کسی بد نہاد سے الفت
زمیں ہو شور تو پودا نکل نہیں سکتا
اسی کا دعویٰ عشقِ حسینؑ ہے محکم
جو مر تو سکتا ہے لیکن بدل نہیں سکتا
یہ کم سنی، یہ سکینہؑ کا جذبہ تنظیم
جگر میں درد ہے آنسو نکل نہیں سکتا
نکل تو آئے گا ناوک گلوئے اصغرؑ سے
مگر ربابؑ کے دل سے نکل نہیں سکتا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◉ کیپٹل نیوز ایجنسی ہری پور ہزارہ ✯ عبدالنواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ✯ عزیز بکسٹال حرم گیٹ ملتان

قرآن

☆...... جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب کیوں نہ تم نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا' حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل (ختم/موت) ہونے کا وقت آ جاتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (المنافقون پارہ ۲۸)

☆...... اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اسی میں سے خرچ کرو۔ قبل اِس کے کہ وہ دِن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں (البقرہ ۲۵۴)

اقوال امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

☆...... اپنے آپ کو دوسروں کی مانند میزان بنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کر اور جسے اپنے لئے ناپسند کرتا ہے دوسروں کیلئے بھی ناپسند کر۔ جس طرح تو چاہتا ہے کہ تجھ پر ظلم نہ ہو تو تو بھی کسی پر ظلم نہ کر اور دوسروں پر احسان کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تجھ پر احسان کیا جائے۔ ☆ آدمی خود اپنے راز کو زیادہ محفوظ رکھ سکتا ہے۔

☆...... اپنے دوست کے دشمن کو دوست نہ بناؤ اسطرح تم اپنے دوست کے دشمن بن جاؤ گے۔

☆...... اپنے دوست کو نصیحت کرتے رہو خواہ اُسے اچھی لگے یا بُری۔

☆...... ظن اور گمان پر چلنے والے شکی مزاج دوست اور مددگار کا کوئی فائدہ نہیں۔

☆...... لڑائی جھگڑے کرنے میں سرکشی اور زیادتی کرنے سے پرہیز کریں۔

☆...... نیکوں کے ساتھ رہ تو بھی نیک ہو جائے گا۔

سلام

یزید و شمر کی آنکھوں سے کم نہیں ہوتی
غمِ حسینؑ میں جو آنکھ نم نہیں ہوتی!
فرازِ دار ہو یا کربلا کی تپتی زمیں
شعاعِ عشق کی تنویر کم نہیں ہوتی
جو فرشِ خاک سے پہنچائے عرشِ اعظم پر
ہر ایک پر وہ نگاہِ کرم نہیں ہوتی
بغیر حبِ علیؑ عشقِ مصطفیٰ کیسا!
نماز کیسی جو سوئے حرم نہیں ہوتی
یہ خاکِ پائے علیؑ ہے برائے دیدہ وراں
رہینِ منتِ دام و درم نہیں ہوتی!
فرازِ عرش ہو مسجور جن کا ابن صفی
قلم تو ہوتی ہے گردن' وہ خم نہیں ہوتی!

ارشادات امام حسین علیہ السلام

☆ دھوکے میں وہ شخص ہے جو دُنیا کے مال میں پھنس گیا اور بد بخت وہ شخص ہے' جو اس پر عاشق ہوا۔ ☆ جس نے سخاوت کی وہ سردار ہوا اور جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔

☆ اِس دُنیا کے دھوکے میں نہ آنا کیونکہ جو اِس پر بھروسہ کرتا ہے یہ اُس کو دھوکہ دیتی ہے اور جو اسکی طمع کرتا ہے اس کو نا اُمید بناتی ہے۔ ☆ نیکی تعریف کو پیدا کرتی ہے اور انجام کو بخیر کرتی ہے

☆ جو شخص اپنے بھائی سے کوئی دنیاوی تکلیف دُور کرے خدا اُس سے آخرت کی تکلیف دور کریگا

☆ عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

☆ مدح سخاوت سے حاصل کرو بخل سے نہیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ◎ ایم ٹی نیوز ایجنسی گلگت ☆ افضل نیوز ایجنسی پشاور ☆ جنگ نیوز ایجنسی ٹوبہ ٹیک سنگھ

Scanned with CamScanner

وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں
چھائی ہوئی ہر سمت جفا اور اندھیرا
وہ درد و غم و کرب و بلا اور اندھیرا
وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں

وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں، وہ سکینہؑ کی دہائی
وہ دشت میں لٹتی ہوئی زہراؑ کی کمائی
وہ نوحۂ احساس وہ فریادِ یتیماں
وہ سہمی ہوئی مادرِ حسنینؑ کی جائی
وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں

وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں
وہ شام بھی کیا شام تھی، وہ شامِ غریباں
معصوم یتیموں کے لیے شامِ یتیماں

جس شام کے ماتھے پہ کھلتی تھی شبِ تار
وہ شامِ سحر شام ہوئی شامِ اسیراں
وہ شامِ غریباں
وہ شامِ غریباں

سلامِ حسین

احمد ندیم قاسمی

جو خالقِ گلشن تھے، وہی وقفِ خزاں تھے
دریاؤں کے مالک تھے، مگر تشنہ وہاں تھے
پا برہنہ، تپتی ہوئی راہوں پہ رواں تھے
وہ لوگ کہ جو راحتِ دل، راحتِ جاں تھے
جو حسن تھے، رحمت تھے، محبت تھے، اماں تھے
آنچ آئی جو حق پر تو وہی شعلہ بجاں تھے
تھا وہ بھی عجب وقت کہ اک دشت کی جانب
آتے ہوئے، جاتے ہوئے لمحے نگراں تھے
حق بات پہ اڑنے کی حقیقت کے مقابل
باقی جو حقائق تھے وہ سب وہم و گماں تھے
جو خون کا قطرہ تھا وہ تاریخ کی لو تھا
نیزوں پہ جو سر تھے، ابدیت کے نشاں تھے
روداد نہ تھی حادثۂ کرب و بلا کی
چھینٹے تھے لہو کے، جو گراں تا بہ گراں تھے

تاریخ اپنے زعم میں ایک چال چل گئی
لیکن جلی جو شاخ، وہی شاخ پھل گئی
بیمار عشق کا عجب اندازِ زیست ہے
جب درد جاگ اٹھا تو طبیعت سنبھل گئی
اس کے سوا جہاں میں ہوئی ہے کسے نصیب
وہ موت جو حیات کے سانچے میں ڈھل گئی
شاہد ہیں سب کہ سبطِ پیمبرؐ کے خون میں
وہ آنچ تھی کہ ظلم کی برچھی پگھل گئی
یہ راہِ حق میں صرف شہادت نہ تھی ندیمؔ
اک زندگی فنا سے بقا تک نکل گئی

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ سنی بکسٹال پنوں عاقل ✵ رمضان بکڈپو خانپور ✵ پنجاب بکڈپو تلہ گنگ

Scanned with CamScanner

امام حسنؑ و امام حسینؑ فرزندان رسولؐ ہیں

اے عزیز خدا کی رحمتیں تم پر نازل ہوں اس حقیقت کو جانو کہ انبیاء ماسبق علیہم السلام میں جتنی خوبیاں الگ الگ تھیں۔ جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یکجا تھیں۔ (بلکہ آپؐ کے کمالات دوسرے انبیاء کے کمالات سے بلند و بہتر تھے) چنانچہ آپ کو مثل جناب آدم داؤد علیہم السلام خلافت ملی اور جناب سلیمان علیہ السلام کی طرح ملک علا اور جناب یوسف علیہ السلام کی طرح آپ حسین تھے۔ مثل جناب ابراہیم علیہ السلام آپ کو خلعت عطا ہوئی اور جناب موسیٰ علیہ السلام کی طرح خدا نے آپؐ سے بھی گفتگو فرمائی۔ آپ بھی جناب یونس علیہ السلام کی طرح عابد اور جناب نوحؑ کی طرح شاکر تھے۔ ان کے علاوہ آپ کو ایسے کمالات ملے جو دوسرے انبیا علیہم السلام کو نہیں ملے۔ مثلاً ولی کامل اور خدا کا سب سے بڑا محبوب اور مقبول بندہ ہونا، دیدار الٰہی، قرب! تم، عظیم حق شفاعت، دشمنان کدا سے جہاد، وسیع علم، مکمل عرفان اور قوت فیصلہ وفتوے واجتہاد واحتساب وکمالات قرأت وغیرہ عطا ہوئے۔

البتہ آپ کو درجہ شہادت نہیں حاصل ہوا۔ درجۂ شہادت نہ ملنے کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ خود میدان جہاد میں شہید ہو جاتے تو اسلام کی قوت شکستہ ہو جاتی اور نظر عوام میں دین ناکارہ — اور معطل ہو جاتا۔ اور اگر بجائے علانیہ شہادت کے آپؐ کی شہادت دھوکہ سے پوشیدہ طور پر ہوتی جیسا کہ بعض خلفاء کی شہادت ہوئی تو اس صورت میں شہادت مشہور نہ ہوتی اور تمام صورتیں شہادت کی صورت ہی مکمل ہوتی کیونکہ مکمل شہادت یہ ہے کہ شہید بحالت غربت عالم کرب میں قتل ہو گھوڑا بھی پے کر دیا جائے لاش میدان میں پڑی رہے اور اس کے گرد و پیش اس کے عزیز ترین اصحاب واعزا قتل کیے ہوئے پڑے ہوں مال لوٹ لیا جائے اور اس کے عیال، یتیم بچے قیدی بنا لیے جائیں اور یہ سارے مصائب اس پر راہِ خدا میں پڑے ہوں اس لیے حکمت الٰہی کا تقاضہ تھا کہ آپؐ کی وفات اور ایام خلافت ختم ہونے کے بعد دوسرے کمالات کی طرح یہ عظیم کمال بھی آپؐ کے ساتھ شامل ہو کیونکہ آپؐ کی زندگی میں مشرکوں بالا مظلومیت ومغلوبیت دمفاد دین کے منافی تھی اور بعد وفات یہ کمال ان افراد کی شہادت سے حاصل ہو سکتا تھا جو آپؐ کے اہل بیت ہوں بلکہ قریب ترین عزیز اور عزیز ترین اولاد بلکہ جو بمنزلۂ فرزند ہوں تاکہ ان کا حال حضرتؐ کا حال اور ان کا کمال حضرتؐ کا کمال قرار پا سکے۔ چنانچہ ایام خلافت کے ختم ہونے کے بعد خداوند عالم کی عنایت ومہربانی کے ہوئی کہ شہادت کو بھی آپؐ کے کمالات میں شامل کیا جائے۔ لہٰذا خدا نے حسنین علیہم السلام کو جد نامدار آنحضرتؐ کا نائب بنایا جن پر بہتر سے بہتر درود وسلام ہوں اور شاہزادوں کو آپؐ کے کمالات کا آئینہ دار بنایا اور دونوں کو جمال رسالت کا مظہر بنایا۔ چونکہ شہادت کی دو قسمیں تھیں۔ پوشیدہ شہادت۔ علانیہ شہادت۔ اس لیے حسنین علیہما السلام میں شہادت کی تقسیم اس طرح ہوئی کہ جناب امام حسنؑ کی پوشیدہ شہادت واقع ہوئی اور جناب امام حسینؑ علانیہ شہید ہوئے۔

امام حسنؑ کی شہادت پوشیدہ ہونا تھی لہٰذا اس کا کوئی ذکر واظہار وحی میں نہیں کیا گیا اور بوقت واقعہ شہادت کی تفصیل بھی یہاں تک مشتبہ رہی کہ آپؑ کی شہادت بیوی کے ہاتھوں واقع ہوئی جس کو علی العموم دوست سمجھا جاتا ہے نہ کہ دشمن۔ یہ صورت حال اسی لیے پیدا ہوئی کہ آپؑ کی شہادت کو مخفی طور پر ہونا تھا۔ چنانچہ نہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی نہ امیر المومنینؑ نے بیان کیا اور نہ کسی اور نے امام حسینؑ کی شہادت کو علانیہ طور پر واقع ہونا تھا۔ جس کی بنیاد شہرت اور اعلان پر تھی اس لیے سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے ملائکہ کی زبانی اس کا ذکر وحی میں آیا پھر مقام شہادت کی تعیین کی گئی اور اس کا نام بھی بتلایا گیا نیز زمانہ شہادت بھی بتلایا گیا کہ سن ۶۰ ہجری کے آخر میں یہ واقعہ ہوگا۔ پھر واقعہ کی شہرت واعلان امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی زبان سے اس وقت ہوا جب آپؑ سفر صفین فرما رہے تھے۔ واقعہ شہادت کے بعد اس کی شہرت اس لیے ہوئی کہ مٹی خون ہو گئی آسمان سے خون برسا۔ غیبی آواز کے مرثیے سنے گئے، جنہوں نے نوحہ وگریہ کیا، درندوں نے اپنی عادت کے خلاف آپؑ کی لاش کی حفاظت کی اور پہرہ دیتے رہے۔ آپؑ کے قاتلوں کے سروں میں ان کے قتل ہو جانے کے بعد سانپ داخل ہوئے تھے۔ ان واقعات کے علاوہ بھی بہت سے واقعات سے ان لوگوں کے علاوہ جو واقعہ کربلا میں تھے۔ وہ لوگ بھی واقف ہو گئے جو واقعہ کے وقت موجود نہ تھے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں قیامت تک اس واقعہ پر مسلسل غم اور گریہ نیز ان دردناک واقعات کے تذکرہ کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔ نتیجہ میں واقعہ کربلا کی شہرت زمین سے آسمان تک پہنچی اور عالم غیب وشہادت انسانوں اور جنوں میں پھیلی۔ ناطق اور صامت سب میں اس کا ذکر پھیلا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ... نیوز ایجنسی کشمیر روڈ مانسہرہ ☆ نوید بکسٹال ریلوے اسٹیشن وزیر آباد

امام حسنؓ و امام حسینؓ فرزندان رسولؐ ھیں:

جب یہ مقدمہ بطور تمہید بیان ہو چکا تو ضروری ہے کہ اس مقدمہ کی جو بنیادیں ہیں ان کے متعلق ہم ضروری اشارہ کریں۔ اس مقدمہ کی ایک بنیاد یہ ہے کہ سبطین علیہما السلام فرزند رسول ﷺ میں جس کی دو دلیلیں ہیں۔

پہلی دلیل۔ نواسہ بمنزلہ فرزند کے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جناب عیسیٰ کا شمار بنی اسرائیل میں ہوا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کو بیٹا بنایا تھا۔ چنانچہ متعدد روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے فرزند ہیں اور احمد نے اپنی مسند میں روایت کی ہے کہ ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہانی بن ہانی سے اور انہوں نے روایت کی ہے امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھلاؤ اور پوچھا کہ کیا نام رکھا ہے۔ میں نے کہا حرب فرمایا نہیں اس کا نام حسنؓ ہے اور پھر حسینؓ کی ولادت کے موقع پر بھی تشریف لائے اور بیٹا کہہ کر دیکھنے کو مانگا اور نام پوچھا میں نے بتایا کہ حرب نام رکھا ہے فرمایا نہیں اس کا نام حسینؓ ہے پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو فرمایا کہ دکھاؤ میرے بیٹے کو اور پوچھا اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا حرب فرمایا نہیں اس کا محسنؓ نام رکھو میں نے ان کے نام ہارون کے بیٹوں کے نام پر رکھے۔ جو شبر و شبیر و مبشر تھے۔ طبرانی نے معجم کبیر میں دارقطنی نے کتاب الافراد اور حاکم و بیہقی اور ابن عساکر نے بھی یہ روایت بیان کی ہے اور سب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسی روایت کو بغوی نہ طبرانی نے جناب سلیمان رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کیا ہے۔ قاموس (لغت کی کتاب ہے) میں لکھا ہے شبر جیسے قمر شبیر جیسے قمیر، مشبر جیسے محدث یہ تینوں جناب ہارون کے بیٹوں کے نام ہیں۔

حسنینؓ آئینہ کمالات رسولؐ: مقدمہ کی دوسری بنیاد یہ ہے کہ حسنین علیہما السلام آنحضرت ﷺ کے کمالات کے آئینہ دار تھے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی طرح یہ بھی سیادت مطلقہ کے مالک تھے۔ چنانچہ نسائی رویانی اور ضیا نے حذیفہ اور ابو یعلی سے اور انہوں نے ابو سعید سے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے ابن عدی نے ابن مسعود سے اور ابو نعیم نے حضرت علیؑ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں، عمر و جابر و براء و اسامہ بن زید اور مالک ابن حویرث سے اور دیلمی نے اس سے اور ابن عساکر نے عائشہ و ابن عمر و ابن عباس اور ابو رمثہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ ابن ماجہ وغیرہ نے اس میں اس فقرہ کا اضافہ کیا ہے کہ حضرت علیؑ دونوں سے بہتر ہیں۔ طبرانی اس کے بجائے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ ان دونوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث میں حاکم و ابن حبان وغیرہ نے مزید یہ اضافہ کیا ہے کہ جناب عیسیٰؑ ابن مریم و جناب یحییٰؑ ابن ذکریا جو آپس میں خالہ زاد بھائی تھے حسنین علیہما السلام سے افضل ہیں۔

چونکہ شاہزادے اپنے جد کے کمال کا آئینہ تھے۔ اس لیے ان سے محبت یا عداوت آنحضرت ﷺ سے محبت یا عداوت ہے۔ چنانچہ ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حسنینؓ سے محبت یا عداوت رکھی اس نے مجھ سے محبت یا عداوت کی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ دونوں شاہزادے اپنے جد سے صورت میں مشابہ تھے۔ گویا ہو بہو تصویر تھے۔ بخاری نے انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے حسنؓ ابن علیؑ سے زیادہ کوئی شخص مشابہ نہ تھا اور امام حسینؓ کے لیے بھی کہا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مفصل طور پر ترمذی نے صحیح قرار دیتے ہوئے اس روایت کو بیان کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے حسنؓ آنحضرت ﷺ سے سر سے سینہ تک اور حسینؓ سینہ سے قدم تک مشابہ تھے۔ نیز ترمذی کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حسنین علیہما السلام کو گود میں لے کر فرمایا کہ جس نے مجھ سے اور ان دونوں اور ان کے ماں باپ سے محبت کی وہ قیامت میں میرے درجہ میں ہو گا۔ اس روایت کو بیان کر کے ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد جناب امام باقرؑ سے روایت فرمائی ہے کہ امام حسنؓ نے پندرہ بار پا پیادہ حج اس طرح فرمائے کہ سواریاں آپؓ کے ساتھ خالی چلتی تھیں۔ (یعنی احترام میں آپؓ سوار نہ ہوتے تھے) دوبارہ راہ خدا میں اپنا سارا مال خیرات فرمایا۔ تین بار آپؓ نے نصف مال اس طرح راہ خدا میں دے دیا کہ نعلین و منورہ بھی ایک رکھا، ایک دے دیا۔

آپؓ کی وفات کے بارے میں مرجح قول یہ ہے کہ ۴۹ھ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ پہلی ربیع الاول یا صفر کی آخری تاریخ یہ دوسرا قول مشہور ہے۔

شہادت خفی: سبب وفات یہ ہے کہ آپؓ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے یزید بن معاویہ کے کہنے سے زہر دیا۔ یزید نے وعدہ کیا تھا کہ بعد میں وہ شادی کرے گا۔ چنانچہ جعدہ نے زہر دیا اور جناب حسنؓ نے چالیس دن بیمار رہ کر انتقال فرمایا۔ جعدہ نے اس کے بعد یزید کو پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے جس کا یزید نے جواب دیا کہ جب ہم کو تیرا حسنؓ کے پاس رہنا پسند نہ تھا تو اپنے لیے کیوں کر پسند کر سکتے ہیں۔ اس طرح جعدہ دین و دنیا دونوں کے گھاٹے میں رہی جو سب سے بڑا خسارہ ہے۔ زہر کے اثر سے امام حسنؓ کو اسہال کبدی کا عارضہ لاحق ہوا اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ وقت وفات امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ کس نے ایسا کیا آپؓ نے پوچھا کیا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو عرض کی ہاں فرمایا۔ جس پر میرا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ⊛ زیڈ بی نیوز ایجنسی فیصل آباد ★ خاور برادرز ڈیرہ اسماعیل خان

Scanned with CamScanner

گمان ہے اگر وہی قاتل ہے تو خدا اس سے سخت مواخذہ کرنے والا اور اگر میرا شبہ غلط ہے تو میں کسی بے گناہ کے قتل ہونے پر راضی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے کئی بار زہر دیا گیا لیکن اس بار سب سے زیادہ سخت زہر دیا گیا۔

عمر مبارک بوقت وفات 45 سال کچھ دن کم چھ ماہ تھی۔ پندرہ شعبان ۳ ھ کو پیدا ہوئے۔ یہی قول صحیح ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ 15 رمضان کو پیدا ہوئے۔ پوشیدہ شہادت جو امام حسنؑ کے حصہ میں آئی اس کی تفصیل ختم ہوئی۔

شہادت جلی: امام حسینؑ کے حصہ میں علانیہ شہادت تھی۔ لہٰذا آپ کو شہادت کو مشہور ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ آپ کی شہادت تاریخ کا مشہور ترین واقعہ ہے۔ سبب شہادت کی تفصیل یہ ہے کہ جب یزید نے رجب ۶۰ ھ میں بادشاہ دمشق اور مالک سلطنت ہو کر اپنی بیعت لینے کا حکم ہر صوبہ کے گورنر کو لکھا۔ ولید بن عقبہ گورنر مدینہ کے نام جو خط لکھا اس میں حسین علیہ السلام سے بیعت لینے کا حکم تھا۔ امام حسین علیہ السلام نے یزید کے فاسق، شرابی ظلم ہونے کے باعث بیعت سے انکار فرمایا اور 4 شعبان کو مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہو گئے اور مکہ میں جا کر مقیم ہوئے۔

جس وقت اہل کوفہ نے یہ اطلاع پائی تو ایک عظیم اجتماع کیا اور آپ کو خطوط لکھے کہ آپ کوفہ میں آ کر قیام فرمائیں۔ ہم جان و مال سے حاضر ہیں۔ اہل کوفہ اپنی اس خواہش پر پیہم اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو ہر جماعت و گروہ کی طرف سے تقریباً پانچ سو خطوط پہنچے جس کے بعد آپ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو ان کے پاس بھیجا اور تاکید فرمائی کہ اہل کوفہ کی حمایت و نصرت کریں۔ مسلم کوفہ میں مختار ابن عبید کے گھر اترے جن کے ہاتھ پر بارہ ہزار سے زائد اہل کوفہ نے امام حسینؑ کی بیعت کی۔

جب کوفہ میں یزید کے گورنر نعمان ابن بشیر کو صورت حال کی اطلاع ہوئی۔ جو صحابی رسول بھی تھے۔ تو لوگوں کو ڈرایا لیکن صرف دھمکانے ہی پر اکتفا کی کسی سے کوئی تعرض نہ کیا جس پر مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید بن عقبہ نے یزید کو مسلم کے کوفہ میں آئے اور اہل کوفہ کے آپ کی طرف مائل ہونے اور نعمان بن بشیر کی غفلت وغیرہ کے حالات کوفہ یزید کو لکھ بھیجے یزید نے نعمان کو معزول کر کے اس کی جگہ پر عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر بنایا۔

ابن زیاد اب تک بصرہ کا حاکم تھا۔ اس حکم کے بعد وہ کوفہ کے لیے چلا اور جنگل کے راستہ حجازی لباس میں رات کے وقت دھوکہ سے کوفہ میں داخل ہوا۔ تا کہ لوگ سمجھیں کہ حسین ان کے ہیں۔ چنانچہ ابن زیاد کو حسینؑ علیہ السلام سمجھ کر لوگوں نے شب کی تاریکی میں استقبال کیا لوگ سلام کرتے تھے۔ آگے اور کہتے تھے کہ فرزند رسول آپ کا ورود مسعود مبارک ہو۔ ابن زیادہ خاموشی سے راہ طے کرتا رہا یہاں تک کہ داخل دارالامارہ ہوا۔ صبح کو لوگوں کو جمع کر کے ان کے سامنے ابن زیاد نے اپنی گورنری کا فرمان پیش کیا اور یزید کی مخالفت کرنے سے بہت ڈرایا دھمکایا۔ مکر و فریب کی تدبیروں سے مسلم بن عقیل کی جماعت کو پراگندہ کر دیا۔ ان حالات کے پیش نظر مسلم ہانی بن عروہ کے مکان میں پوشیدہ ہو گئے۔ ابن زیاد نے محمد ابن اشعث کو مع فوج کے ہانی بن عروہ کی گرفتاری کے لیے بھیجا چنانچہ ہانی اور ان کے ساتھ تمام رؤسا کو ابن زیاد نے اپنے قصر کے قریب ایک جگہ قید کر دیا۔ جب مسلم کو اس کی اطلاع ملی تو اپنے گروہ میں منادی کرائی۔ منادی سن کر چالیس ہزار آدمی جمع ہوئے جنہوں نے قصر ابن زیاد کا محاصرہ کر لیا۔ ابن زیاد نے قید خانہ سے رؤسا کوفہ کو بلا کر حکم دیا کہ اپنے قبیلوں سے گفتگو کر کے انہیں حمایت مسلم سے روکیں رؤسا کوفہ کی گفتگو کے بعد لوگوں نے مسلم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ شام کے وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ سو آدمی رہ گئے اور تاریکی پھیلنے کے بعد یہ لوگ بھی چلے گئے اور جناب مسلم اکیلے رہ گئے۔ بنا بریں متفکر کوفہ کی گلیوں میں چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک عورت کے گھر پہنچ کر آپ نے پانی مانگا اس نے پانی پلایا اور آپ کو اپنے گھر میں مقیم کیا لیکن اس عورت کا بیٹا محمد ابن اشعث کا دوست تھا۔ اس نے جا کر محمد کو خبر دی کہ اس نے ابن زیاد کو اطلاع دی۔ ابن زیاد نے عمرو بن حریث آفسر پولیس اور محمد بن اشعث کو روانہ کیا۔ جنہوں نے جا کر گھر کو گھیر لیا۔ حالات کی اطلاع پا کر مسلم تلوار لے کر نکلے اور ان سے جنگ کی محمد ابن اشعث امان دے کر ابن زیاد کے پاس مسلم کو لایا جس نے آپ کو قتل کر کے آپ کی لاش شاہراہ عام پر ڈلوا دی اور ہانی کو سولی دے دی۔ یہ واقعات ۳ ذی الحجہ ۶۰ ھ کو ہوئے۔ ابن زیاد نے محمد ابراہیم فرزندان جناب مسلم کو بھی ان کے ساتھ قتل کرا دیا۔ اسی دن حسین علیہ السلام مکہ سے کوفہ کے لیے روانہ ہوئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ 8 ذی الحجہ "ترویہ" کے دن مکہ سے چلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ مسلم ابن عقیل نے آپ کو خط لکھ کر کوفہ بلایا تھا۔ آپ کی آمادگی و روانگی کوفہ کی خبر پا کر ابن عباس و ابن عمرو جابر و ابو سعید خدری اور ابو واقد لیثی نے حاضر ہو کر آپ کو سفر کرنے سے روکا لیکن آپ نہ رکے اور فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک گوسفند کی وجہ سے حرمت کعبہ برباد ہوگی۔ میں وہ گوسفند بننا نہیں چاہتا چنانچہ آپ نے مکہ سے سفر فرمایا اور آپ کے ہمراہ اہل بیت اور شیعوں اور غلاموں کی 82 افراد کی جماعت تھی۔ راستہ میں آپ کو خبر قتل مسلم ملی جس کے بعد ہی آپ کے ساتھی پراگندہ ہو گئے۔ آپ نے واپسی کا قصد فرمایا لیکن اولاد عقیل نے کہا خدا کی قسم ہم نہ پلٹیں گے۔ جب تک مسلم کا انتقام نہ لے لیں یا ہم قتل نہ ہو جائیں۔ اس پر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ حاجی برادرز بک سیلرز بھلوال ★ جاوید بکسٹال گھوٹکی ★ ماروی بکسٹال ٹنڈو آدم

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے بعد زندہ رہنے میں کوئی خوبی نہیں۔

اس کے بعد آپ عراق کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب کوفہ دو منزل رہ گیا تو حر بن یزید ریاحی مع ایک ہزار ابن زیاد کی مسلح فوج کے ملے اور عرض کی کہ مجھے ابن زیاد نے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ میں آپ سے جدا نہ ہوں تاوقتیکہ آپ کو اس کے پاس پہنچا نہ دوں حالانکہ خدا کی قسم یہ کام مجھ کو بہت ناگوار ہے۔ حسین علیہ السلام نے حر سے فرمایا کہ میں کوفہ کی طرف تب ہی آیا جب اہل کوفہ نے مجھے خطوط لکھے اور ان کے قاصد مجھے بلانے کے لیے پہنچے تم بھی کوفہ کے رہنے والے ہو اگر تم اپنے اقرار بیعت پر باقی رہو تو میں تمہارے شہر میں داخل ہوں ورنہ واپس چلا جاؤں۔ حُر نے کہا میں ان خطوط اور قاصدوں سے واقف نہیں اور نہ میرے لیے یہ ممکن ہے کہ آپ کو چھوڑ کر کوفہ واپس چلا جاؤں۔ اس لیے میں آپ سے جدا نہ ہوں گا۔ تاوقتیکہ آپ کو ساتھ لے کر ابن زیاد کے پاس پہنچوں۔ امام اور حُر میں تادیر گفتگو ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ آپ کوفہ جانے کے بجائے کربلا کی طرف مڑ گئے۔ 2 محرم 61ھ کو کربلا میں اترے۔ کربلا پہنچ کر آپ نے جگہ کا نام دریافت فرمایا۔ لوگوں نے کہا یہ کربلا ہے۔ فرمایا بے شک یہ مقام کرب و بلا ہے۔ آپ کے ساتھی بھی اترے، سامان بھی اتارا گیا۔ حر کا لشکر بھی اتر گیا اور کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے قافلہ کے مقابل ٹھہر گیا جس کے بعد ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کے نام ایک خط بھیجا جس میں بیعت یزید کا آپ سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ جب یہ خط آپ کو ملا تو آپ نے پڑھا اور پڑھ کر ڈال دیا قاصد سے فرمایا اس خط کا کوئی جواب نہیں اس طرح قاصد ابن زیاد کے پاس پہنچا تو ابن زیاد غصہ میں بھر گیا لوگوں کو جمع کیا فوجیں تیار کیں جن کا سپہ سالار عمر ابن سعد کو مقرر کیا۔ جو اس وقت حاکم رَے مقرر ہو چکا تھا۔ ابن سعد نے امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لیے لکھا۔ جس پر اس نے معافی چاہی اور خروج سے اپنے کو بچانا چاہا لیکن ابن زیاد نے ابن سعد سے کہا کہ تو امام سے لڑنے جا یا حکومت رَے چھوڑ کر گھر بیٹھ جا۔ آخر پسر سعد نے حکومت رَے کو پسند کیا اور امام حسینؑ سے لڑنے کے لیے کربلا مع لشکر جا پہنچا۔ پسر سعد کے بعد ابن زیاد ایک ایک سردار کی قیادت میں تھوڑا تھوڑا لشکر بھیجتا رہا۔ یہاں تک کہ ابن سعد کے پاس 22 ہزار سوار اور پیادوں کا لشکر جمع ہو گیا جو فرات کے کنارے اترے اور جنہوں نے پہرہ لگا کر امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا امام حسینؑ سے پسر سعد کی قیادت میں لڑنے والوں میں بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی۔ جنہوں نے آپ کو بلانے کے لیے خط لکھے تھے اور بیعت کی تھی۔ جب امام نے یقین کر لیا کہ یہ قوم بغیر لڑے نہیں رہتی۔ تو آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ کھائی تیار کرو چنانچہ اصحاب نے لشکر کے چاروں طرف خندق کی صورت سے کھائی کھودی صرف ایک طرف کا حصہ چھوڑ دیا تاکہ جنگ کا ایک رخ رہ جائے۔ لشکر ابن سعد سوار ہو کر چلا اور اس نے امام حسینؑ کو نرغہ میں لے لیا۔ اور ہجوم کر کے جنگ کرنے لگے یکے بعد دیگرے امام حسین علیہ السلام کے اعزا اور اصحاب قتل ہونے لگے یہاں تک کہ پچاس سے زیادہ آدمی قتل ہو گئے۔ تب امام حسینؑ نے آواز دی کہ کوئی مدد کرنے والا ہے جو خوشنودی خدا کے لیے ہماری مدد کرے۔ کوئی بچانے والا جو حرم رسول اللہ ﷺ کو بچائے۔ آپ کی آواز سن کر حر بن یزید ریاحی جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اپنے گھوڑے کو بڑھا کر امام کی خدمت میں پہنچے عرض کی اے فرزند رسول میں پہلا آدمی تھا جو آپ کے مقابلہ پر آیا تھا آج آپ کی جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔ اجازت دیجیے کہ آپ کی نصرت میں لڑتا ہوا مارا جاؤں شاید اس طرح کل مجھے قیامت کے دن آپ کے جد کی شفاعت حاصل ہو جائے۔

پھر حر نے لشکر پسر سعد پر حملہ کیا اور جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ لڑتے ہوئے مارے گئے۔ حر کے ساتھ آپ کے بھائی فرزند اور غلام بھی قتل ہوئے۔ گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ حسینؑ کے تمام اصحاب اور بیٹے اور پدری و چچازاد بھائی قتل ہو گئے۔ صرف آپ تنہا رہ گئے۔ اس وقت آپ خود تلوار کھینچ کر لڑنے کے لیے نکل آئے، برابر جنگ فرماتے رہے۔ آپ کے سامنے مقابلہ پر آنے والوں کی ایک بڑی تعداد قتل ہوئی۔ آخر کار زخموں سے آپ نڈھال ہو گئے۔ چاروں طرف سے آپ پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اسی عالم میں شمر بن ذوالجوشن سکونی اپنا دستہ لے کر بڑھا اور آپ کے اور خیام اہل حرم کے درمیان حائل ہو گیا۔ حسین علیہ السلام نے ان کو للکارا۔ وائے ہو تم پر شیطان کے ماننے والو میں تم سے جنگ کر رہا ہوں۔ عورتیں نہیں جنگ کر رہی ہیں کہ ان سے معترض ہو رہے ہو۔ یہ سن کر شمر نے اپنے ساتھیوں کو تعرض سے اہل حرم کے روکا اور امام کی طرف متوجہ کیا چنانچہ وہ سب ظالم آپ پر تیر اور نیزوں کے وار کرنے لگے یہاں تک کہ آپ شہید ہو کر زمین پر تشریف لائے۔ آپ کا سر نصر بن خرشہ نے قلم کرنا چاہا مگر اس کام پر قادر نہ ہو سکا جس کے بعد خولی بن یزید نے گھوڑے سے اتر کر آپ کا سر مبارک جدا کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا بدبختو تمہیں اب حسینؑ کے بارے میں کس کا انتظار ہے جبکہ وہ زخموں سے نڈھال ہو چکے ہیں۔ شمر کی اس بات پر چاروں طرف سے آپ پر تیر برسنے لگے اور نیزے پڑنے لگے۔ ایک ظالم کا تیر چہرہ پر پڑا جو تالو تک پہنچ گیا۔ آپ گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے شمر نے چہرہ پر تلوار ماری سنان ابن انس نے پہنچ کر نیزہ مارا خولی بن یزید سر کاٹنے کے لیے اترا مگر اس کے ہاتھ کانپنے لگے تب اس کے بھائی شبل ابن یزید نے اتر کر آپ کا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ محمدی بک ڈپو جناح مارکیٹ چکوال ☆ اتحاد نیوز ایجنسی موتی پلازہ راولپنڈی

سر کاٹا اور اپنے بھائی خولی کے حوالہ کیا۔ ظالم اہل حرم کے خیموں میں آ گئے۔ بنی ہاشم کے خاندان کے 3 لڑکے اور جو بھی عورتیں تھیں سب کو قیدی بنالیا۔ عمر بن سعد اور شمر نے کچھ لوگوں کو حکم دیا جنہوں نے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر امام حسین علیہ السلام کی لاش پائمال کی بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ذریعے آپ کا سر مبارک ابن زیاد کے پاس بھیجا گیا۔

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے قتل ہوئے ان میں پانچ بھائی یعنی اولاد جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں عباس، عثمان، محمد عبداللہ، جعفر، تین بھتیجے یعنی فرزندان امام حسنؑ میں قاسم، عبداللہ، عمر، ابوبکر قتل ہوئے۔ خود آپ کی اولاد میں علی اکبر آپ کے سامنے قتل ہوئے اور دوسرے فرزند عبداللہ جو بچے تھے اس طرح قتل ہوئے کہ بچہ آپ کی گود میں تھا اس وقت ایک شقی کا تیر آ کر لگا جس نے بچہ کی جان لے لی۔ بھانجے یعنی محمد و عون فرزندان عبداللہ ابن جعفر اور عبداللہ و عبدالرحمٰن فرزندان عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم قتل ہوئے۔ اس طرح آپ کے سمیت اس دن سولہ سترہ منتخب افراد اہل بیت شہید ہوئے۔

آپ کی شہادت عاشورہ کے دن 61ھ کو ہوئی بوقت شہادت آپ کی عمر 56 سال 5 ماہ اور 5 دن تھی۔ ظالم ابن زیاد کے حکم سے آپ کا سر مبارک کوفہ کی گلیوں میں پھرایا گیا۔ اس کے بعد یزید کے پاس دمشق میں شمر بن ذی الجوشن کے ہمراہ تمام شہیدوں کے سر اور اسیران اہل حرم کو بھیجا گیا پھر بعد رہائی علی ابن حسینؑ کے ہمراہ ذریت حسین علیہ السلام اور آپ کے سر کو مدینہ (سر کے بارے میں مختلف ہدایات ہیں زیادہ معتبر قول یہ ہے کہ عرصہ کے بعد آپ کا سر آپ کی قبر میں دفن ہوا۔ الخ) بھیجا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(یہ خیال قابل نظر ہے کہ آپ کی شہادت مشہور نہ ہوتی اس لیے پوشیدہ شہادت اللہ کی حکمت کے نہ تھی۔ کیونکہ شہادت ایک وجہ ہے جس کے لیے علم خدا کافی ہے۔ شہرت کوئی ضروری نہیں۔ چنانچہ آپ نے خود ہی چل کر امام حسن علیہ السلام کی پوشیدہ شہادت بیان کی ہے۔ اگر شہادت سری امام حسن علیہ السلام کے درست ہے تو آنحضرت ﷺ کے لیے تھی درست ہے چنانچہ ہمارے خیال میں آپ کی شہادت (زہر سے ہوئی۔)

شہادت امام حسینؑ اور احادیث و اخبار

آنحضرت ﷺ کو جبرائیل اور دوسرے ملائکہ کے ذریعہ خداوند عالم نے اس ہولناک واقعہ کی اطلاع وحی میں دی جو مشہور اور متواتر ہے جیسا کہ ابن سعد اور طبرانی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آ کر خبر دی ہے کہ میرا فرزند حسینؑ میرے بعد مقام طف میں قتل ہوگا اور مجھے یہ مٹی لا کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ زمین حسینؑ کی ابدی آرامگاہ ہے۔ دوسری روایت ابوداؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت حارث کے ذریعہ بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آ کر مجھے خبر دی ہے کہ میرے اس فرزند یعنی حسینؑ کو میری امت عنقریب قتل کرے گی۔ مجھے اس زمین کی سرخ مٹی بھی لا کر دی میرا بچہ قتل ہوگا۔ نیز احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ جس گھر میں میرے پاس آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کا فرزند یعنی حسین قتل کیا جائے گا۔

فرشتہ نے مجھ سے پوچھا اگر آپ چاہیں تو اس زمین کی مٹی بھی آپ کو دکھلا دوں جہاں قتل ہوں گے۔ چنانچہ ایک سرخ مٹی مجھے نکال کر دکھلائی۔ بغوی نے اپنی معجم میں انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لکھی ہے کہ بارش پر مؤکل فرشتہ نے آنحضرت ﷺ کی زیارت کے لیے اللہ سے اجازت چاہی۔ آنحضرت ﷺ کی زیارت کی اجازت پا کر اس وقت آیا جب آپ ام سلمہ کے گھر میں تھے ام سلمہ سے فرمایا کہ دروازہ پر نگراں رہو کوئی میرے پاس آنے نہ پائے۔ اتفاقاً حسینؑ اندر چلے آئے۔ پشت جناب رسالتمآب ﷺ پر آ کر کھیلنے لگے آنحضرتؐ نے آپ کو چوما اور آپ کو پیار کرنا شروع کر دیا ملک نے پوچھا آپ ان کو اس قدر چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں ملک نے کہا آپ کی امت عنقریب ان کو قتل کرے گی۔ اگر آپ چاہیں تو وہ زمین کو دکھلاؤں جہاں یہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ زمین دکھائی اور کچھ مٹی لائے جو بالو کی طرح تھی یا سرخ تھی۔ ام سلمہ نے وہ مٹی لی اور ایک کپڑے میں باندھ کر اپنے پاس رکھ لی۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہم قتل گاہ حسینؑ کے لیے کربلا کا نام لیتے تھے۔ اس روایت کو ابو حاتم نے اپنی صحیح میں بھی لکھا ہے۔

زیادۃ المسند احمد بن حنبل میں یہ اضافہ ہے کہ رسولؐ نے فرمایا مجھ کو ایک مٹھی سرخ مٹی مل گئی دی۔ حاکم و بیہقی نے ام الفضل بنت حداث سے روایت کی ہے کہ ام الفضل کا بیان ہے کہ میں ایک روز امام حسین علیہ السلام کو لے کر خدمت رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں حسینؑ کو بٹھلا دیا پھر جو میں آپ کی طرف متوجہ ہوئی تو یہ دیکھا کہ رسول ﷺ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر رہے ہیں حضرت نے فرمایا جبرئیل نے آ کر ابھی مجھے بتلایا ہے کہ میری امت اس فرزند کو قتل کرے گی یہ مقتل کی مٹی لا کر بھی دی جو سرخ ہے یہ ام سلمہ سے ابن راہویہ و بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک روز آرام فرما تھے یکا یک جاگے تو غمگین تھے اور دست مبارک میں سرخ مٹی تھی (رسولؐ اس مٹی کو چوم رہے ہیں جہاں حسینؑ شہید ہوں گے۔ وجہ محبت و شرف صرف انتساب ہے کیونکہ واقعہ کربلا ابھی واقع نہ ہوا تھا، لہٰذا اس نسبت سے محبت ہونا سنت نبوی ہوا پھر محبت کا طریقہ چومنا بوسہ دینا ثابت ہوا اس کے بعد

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۔ اتفاق نیوز ایجنسی فریئر مارکیٹ کراچی ★ مہران نیوز ایجنسی اسٹیشن روڈ حیدرآباد

Scanned with CamScanner

منسوب تعزیہ وعلم کو چومنا خلاف شریعت کیوں کر ہوگا) جسے آپ چوم رہے تھے۔ام سلمہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے آپ نے فرمایا جبرئیل نے یہ خبر دی ہے کہ میرا یہ فرزند یعنی حسینؑ سرزمین عراق پر قتل ہوگا یہ اسی زمین کی مٹی ہے۔بیہقی اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے بارش کے فرشتہ کے خداوند عالم سے خدمت رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اور اجازت پاکر ملک حاضر ہوا اسی وقت حسین آئے اور رسول اللہ ﷺ کے کاندھے سے آکر لٹک گئے۔ ملک نے یہ منظر دیکھ کر سوال کیا آپ ان کو بہت چاہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اس وقت ملک نے کہا آپ کی امت ان کو قتل کرے گی۔آپ پسند فرمائیں تو میں وہ جگہ دکھلا دوں جہاں قتل ہوں گے۔جس کے بعد ملک نے ہاتھ مارا اور سرخ مٹی لاکر دکھائی جسے ام سلمہ نے لے کر کپڑے میں باندھ کر رکھ لیا۔ چنانچہ ہم لوگ برابر سنتے رہے کہ حسینؑ کربلا میں قتل ہوں گے۔ نیز ابونعیم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ جناب ام سلمہ کہتی ہیں میرے گھر میں حسنینؑ کھیل رہے تھے اس وقت جبرئیل نے نازل ہوکر کہا اے محمدؐ آپ کا کا یہ فرزند حسینؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بعد آپ کے قتل ہوگا۔پھر کچھ مٹی لاکر دی جسے سونگھ کر آپ نے فرمایا اس میں کرب وبلا کی بو آتی ہے۔ام سلمہ سے مخاطب ہوکر فرمایا جب یہ خون ہوجائے تو سمجھنا میرا بچہ قتل ہوگیا۔ام سلمہ نے مٹی ایک شیشہ میں رکھ لی۔ابن عساکر نے عمر ابن حسن سے روایت کی ہے کہ میں حسینؑ کے ساتھ کربلا کی دو نہروں کے پاس تھا کہ امام کی نظر شمر بن ذی الجوشن پر پڑی آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔رسول خداؐ فرماتے تھے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک چتکبرا کتا میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈال رہا ہے۔ حضرتؐ کے اس ارشاد سے مقصود شمر کا مبروص ہونا تھا۔ابن مسکن اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابونعیم تجم کے سلسلہ سے انس بن حارث سے روایت کرتے ہیں۔انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا حسین زمین کربلا میں قتل ہوگا۔اس وقت جو شخص بھی موجود ہو اس کا فرض ہے کہ حسینؑ کی مدد کرے۔ چنانچہ انس بن حارث کربلا میں حسینؑ کے ساتھ تھے اور جنگ کے دوران قتل ہوئے۔

بیہقی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے ذریعہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حسینؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ عائشہ کے آبدار خانہ میں تشریف فرما تھے۔ جبرئیل خدمت میں حاضر تھے تو جبرئیل نے کہا آپ کی امت عنقریب حسینؑ کو قتل کرے گی۔اگر آپ چاہیں تو میں وہ زمین بھی بتادوں جہاں حسین قتل ہوں گے۔ پھر جبرئیل نے عراق میں طف کی زمین کی جانب اشارہ کیا اور اس سے سرخ مٹی لے کر حضرت کو دکھائی۔بیہقی نے اسی روایت کو دوسرے راویوں کے ذریعہ بھی ابوسلمہ سے روایت کیا ہے جس کا سلسلہ عائشہ تک پہنچتا ہے۔بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے جنہوں نے کہا کہ جب ابن عمر مدینہ میں آئے اور ان کو اطلاع ملی کی حسینؑ عراق کی طرف روانہ ہوگئے ہیں تو عبداللہ بن عمر آپ سے وہاں جاکر ملے جہاں سے ربذہ دو میل رہ جاتا ہے اور امام کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ تعالٰی نے جب اپنے نبی کو دنیا و آخرت میں کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا تھا تو آنحضرتؐ نے آخرت کو پسند فرمایا اور دنیا کو ناپسند آپ بھی انہیں کے جز ہیں۔ بخدا آپ کو بھی دنیا نہ ملے گی۔ اللہ نے آپ کا حصہ دنیا میں نہیں رکھا ہے۔ اللہ آپ کو اس سے بہتر عوض دے گا۔ اس لیے آپ واپس چلیں لیکن حضرت واپسی پر رضامند نہ ہوئے۔ابن عمر نے آپ کو گلے لگا کر کہا آپ کو اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے واسطے رخصت کرتے ہوئے اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ابن عباس کا قول حاکم نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ ہم کو حسین کے سرزمین طف میں قتل ہونے میں کوئی شک نہ تھا۔اور بہت سے اہل خاندان میرے ننھیال تھے۔ ابونعیم یحییٰ حضرمی سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ علی کے ساتھ صفین کا سفر کر رہے تھے۔ جب حضرت نینوا کے سامنے پہنچے تو آپ نے امام حسینؑ سے کہا اے ابو عبداللہ شط فرات پر صبر کرنا یحییٰ کہتے ہیں میں نے اس فقرہ کا مطلب پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ حسین فرات کے کنارے قتل ہوں گے اور مجھے وہاں کی مٹی دکھائی۔اصبغ بن نباتہ کا بیان جسے ابونعیم نے نقل کیا ہے کہتے ہیں ہم علی علیہ السلام کے ساتھ جب اس جگہ پہنچے جہاں حسینؑ کی قبر بننے والی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہاں حسین علیہ السلام کا قافلہ اور کجاوے اتارے جائیں گے اسی جگہ ان کا خون بہے گا۔اس میدان میں آل محمد کی ایک جماعت قتل ہوگی۔ جن پر زمین و آسمان روئیں گے۔ حاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں اور صحیح بھی قرار دیتے ہیں کہ اللہ نے محمد ﷺ پر وحی نازل کی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا کے عوض ستر ہزار کو قتل کیا ہے اور تیرے نواسے کے عوض بھی ستر ستر ہزار کو قتل کروں گا۔احمد بیہقی دونوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں آنحضرت ﷺ کو بال بکھرائے (حضرت کا ماتمی صورت میں ہونا مسلمان کے لیے غم حسین میں ماتمی لباس وغیرہ کے اختیار کرنے کا فتویٰ ہے۔ نیز آنحضرتؐ نے ابن عباس کو پرخون شیشہ دکھا کر یہ رسم قائم فرمادی کہ لوگ بعد میں غم تازہ کرنے کے لیے کوئی نشانی اپنے سامنے رکھیں۔) خاک ملے دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک شیشہ تھا جس میں خون تھا۔ابن عباس کہتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جسے میں آج دن بھر برابر جمع کرتا رہا ہوں۔ابن عباس کہتے ہیں میں نے وقت خواب کو یاد رکھا جو وہی وقت ٹھہرا جس وقت حسینؑ قتل ہوئے تھے۔اسی طرح ام سلمہ سے بھی حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ جناب ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں

اس طرح دیکھا کہ آپ کے سر و چہرہ پر خاک ملی ہوئی ہے۔ ام سلمہ نے بے چین ہو کر پوچھا حضرت یہ کیا ہے فرمایا میں ابھی حسینؑ کی قتل گاہ میں تھا۔

بعد شہادت عبرت انگیز واقعات کا ظہور

بیہقی و ابونعیم بصرہ زاویہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں جب حسینؑ قتل ہوئے تو آسمان سے خون برسا۔ صبح کو سارے گھڑے مٹکے ہر چیز خون سے پر تھی۔ بیہقی و ابونعیم زہری سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے کہا مجھے قتل حسینؑ کے دن کی یہ اطلاع پہنچی ہے کہ جو پتھر بھی بیت المقدس کا اٹھایا گیا اس کے نیچے تازہ سرخ خون نظر آیا۔ ام جان کا فقرہ بیہقی نقل کرتے ہیں کہ قتل حسین کے دن کے بعد سے تین دن تک ہم تاریکی میں رہے ہم میں سے جس نے بھی زعفران کو چہرہ پر لگایا اس کا چہرہ جل گیا اور بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا اس کے نیچے تازہ سرخ خون ملا۔ بیہقی راوی ہیں کہ علی بن مسہر سے ان کی دادی نے بیان کیا زمانہ قتل حسین میں میں جوان لڑکی تھی کہ حسین پر آسمان کئی دن تک روتا رہا۔

جمیل بن مرہ کا قول بیہقی نے لکھا ہے کہ یزید کے لشکر بعد قتل حسینؑ کے ایک اونٹ بھی لیٹ میں لائے تھے جس کو انہوں نے نحر کر کے پکایا اس کا گوشت ایلوے کی طرح کڑوا ہو گیا۔ جسے کوئی شخص ذرا بھی نہ کھا سکا۔

بیہقی و ابونعیم کا بیان ہے کہ سفیان اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے کہا کہ جس دن حسینؑ قتل ہوئے اس روز میں نے ورس (ایک خوش بودار گھاس کا نام ہے) کو دیکھا جو راکھ ہو گئی تھی اور گوشت کو دیکھا تو معلوم ہوتا تھا کہ اس میں آگ بھری ہے۔

ابونعیم سفیان کے سلسلہ سے روایت کرتے ہیں کہ سفیان کی دادی نے کہا کہ قتل حسینؑ میں دو آدمی شریک تھے ایک کی گت یہ بنی کہ اس کا .... اور دوسرا پیاس سے بے چین رہتا اس کے منہ میں پوری پوری مشک ڈال دی جاتی تھی۔ ساری پکھال پینے پہ بھی اس کی پیاس نہیں بجھتی تھی۔

حبیب بن ثابت سے ابونعیم نقل کرتے ہیں انہوں نے جنوں کو حسینؑ پر مرثیہ پڑھتے اور روتے سنا۔ "حسین کی پیشانی کو نبی چومتے تھے جن کے رخسار کیا ہی پرنور تھے آپ کے ماں باپ قریش کی عزت تھے آپ سے بہتر کسی کو نواسہ کوئی نانا نہ ملا۔"

ابونعیم حبیب بن ثابت سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد سے جنوں کے نوحہ کی آواز نہیں سنی تھی لیکن آج کی رات جب ان کے نوحہ کی آواز آئی تو میں سمجھی کہ میرا بیٹا یعنی حسین قتل ہو گیا۔ میں نے لونڈی سے کہا ذرا گھر سے نکل کر معلوم کر۔ اس نے واپس آ کر جواب دیا کہ حسینؑ قتل ہو گئے ہیں اور جن یہ نوحہ پڑھ کر رو رہے ہیں۔ "اے آنکھ جتنا رو سکتی ہو رو لے کیونکہ میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا جن شہیدوں کو موت کھینچ کر لے گئے ظالم سرکش کی طرف ہمارے زمانہ سلطنت میں اور ہمارے سامنے۔"

بروایت ابونعیم مزیدہ بن جابر حضرمی کی ماں نے جنوں کا یہ نوحہ سنا۔

"رو رو کر تمہیں حسینؑ کی فسانی سناتا ہوں وہ حسینؑ جو کردار کے مالک اور عظمتوں کے پہاڑ تھے۔"

ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ منہال ابن عمر نے بیان کیا کہ میں اس دن دمشق میں تھا جب سر حسینؑ وہاں آیا لوگوں کے آگے آگے ایک شخص سورہ کہف پڑھتا جا رہا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا تو خدا کی قسم بقدرت الٰہی سر حسینؑ بزبان فصیح گویا ہوا اور آپ نے فرمایا میرا قتل تشہیر اصحاب کہف سے زیادہ عجیب تر آیت الٰہی ہے۔ ابونعیم ابن لہیعہ سے اور وہ ابوقبیل سے روایت کرتے ہیں کہ جب قتل حسینؑ کے بعد سر کاٹ کر ظالم چلے اور پہلی منزل میں اتر کر شراب پینے بیٹھے تو ایک غیبی لوہے کے قلم نے نکل کر دیوار پر خون سے یہ شعر لکھ دیا۔

"کیا وہ امت جس نے حسینؑ کو قتل کیا ہے۔ قیامت کے دن ان کے جد کی شفاعت حاصل کر سکتی ہے۔"

ان واقعات کے ذریعہ خدا نے آثار غم پیدا کیے لہٰذا ایک مسلمان کا غم زدہ ہونا اور اظہار غم حسینؑ کرنا خوشنودی خدا کا باعث ہے۔ غم حسین گریہ حزن وغیرہ اور ترویج عزا ہر مسلمان کا فریضہ ہے کیونکہ سب مقصود خدا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی بعض باتوں پر — وضاحت طلب حقائق
دیدار الٰہی، علم انبیاء، عصمت رسل

شیعہ مسلک میں دیدار الٰہی محال ہے اس لیے کہ خدا مجسم نہیں ورنہ مخلوق اور بغیر جسم کے کسی چیز کو دیکھنا ناممکن نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن مجید دیدار الٰہی سے انکار کرتا ہے۔ مثلاً لاتدرکه الابصار الخ (انعام، پ ۷، رکوع ۹) خدا کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتی ہیں اور رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی الخ قوم کی ضد پر مجبور ہو کر جناب موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ اے خدا تو مجھے اپنے کو دکھا تا کہ تجھے آنکھوں سے بھی دیکھ لوں کہا نہیں تم مجھے ہرگز ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ (اعراف پ ۹ رکوع ۲) اجتہاد و فتویٰ وغیرہ ان افراد کی صفتیں ہیں جو خدا کی طرف سے علم لے کر نہیں پیدا ہوتے۔ بلکہ دنیا میں علم حاصل کرتے ہیں اور جب ان کے سامنے کوئی مسئلہ یا مقدمہ آتا ہے تو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ جس فیصلہ کے بارے میں خود بھی قطعی صحیح ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ البتہ انبیاء علیہم السلام بوقت ولادت ہی عالم

بقیہ صفحہ نمبر 26

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں — اشرف نیوز ایجنسی، کمیٹی چوک راولپنڈی — طاہر نیوز ایجنسی دیپالپور

Scanned with CamScanner

صدائے زینبؑ

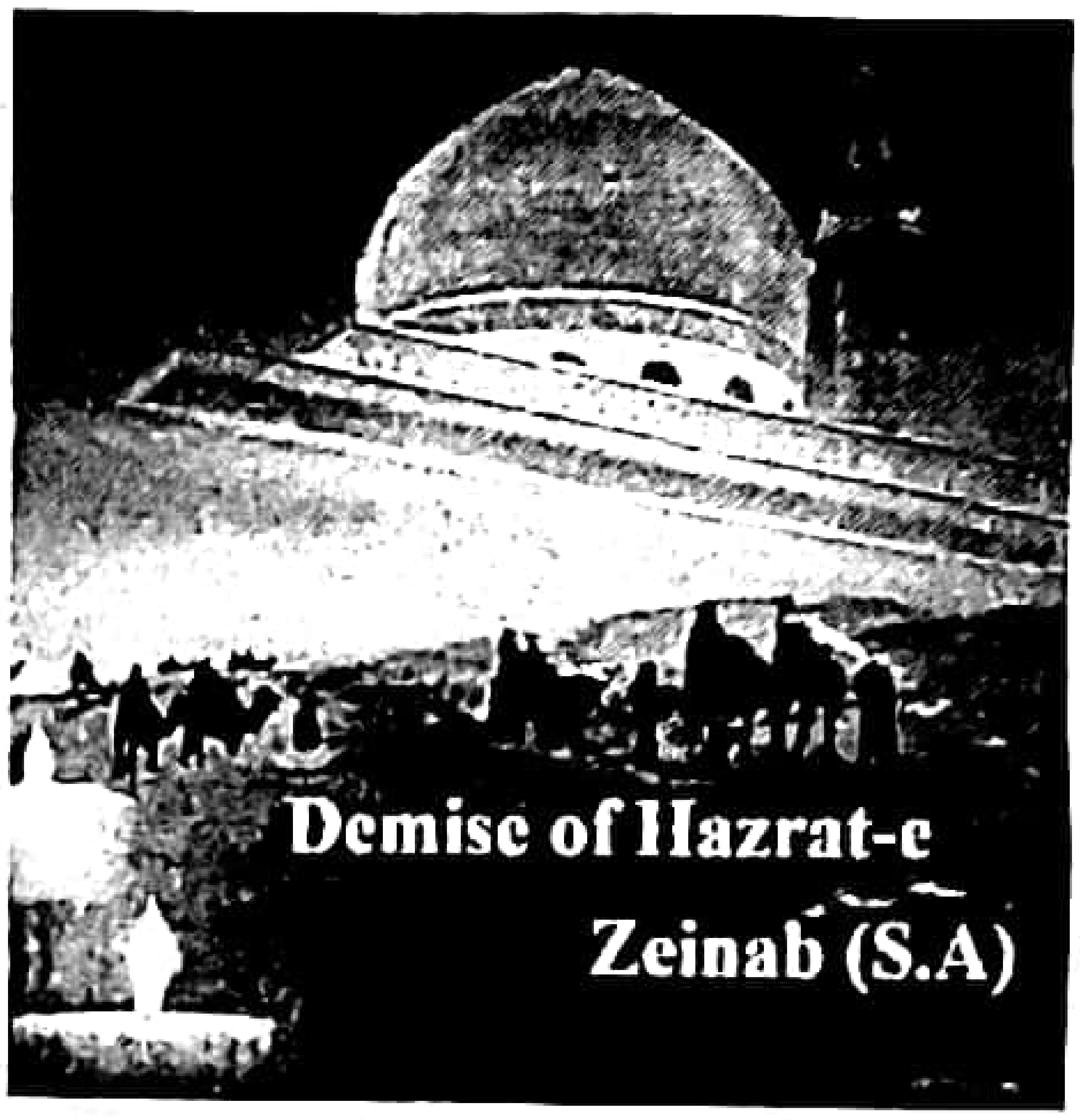

اسلام ہوا زندہ پھر کرب و بلا سے
گونجی اذان حق زینبؑ کی صدا سے
تاریخ کربلا کا اِک باب بن گیا
اسلام بچ گیا تیری چادر کی حیا سے
شب ظلمتاں کی ظلمتوں کی الوداع ہوئی
تنویر حقیقی ہوئی تیری ہی ضیاء سے
عونؑ و محمدؑ نے بھی ثابت یہ کر دیا
لاکھوں یزید کم ہیں زینبؑ کی سپا سے
نظریں اٹھا کے دیکھے، کیا لعین کی مجال
کئی طور جل اٹھے تھے تیرے نورِ صفا سے
انصاف کا انصاف کیا عدل علیؑ سے
میزان کا قیام ہوا تیری عطا سے
یا رب! ہو میری روح غمِ حسینؑ سے لبریز
سنواروں میں ہر تحریر کو زینبؑ کی نوا سے
فیضان علی کو غمِ دنیا بھلا دے بس
غم دے مجھے حسینؑ کا زینبؑ کی بکا سے

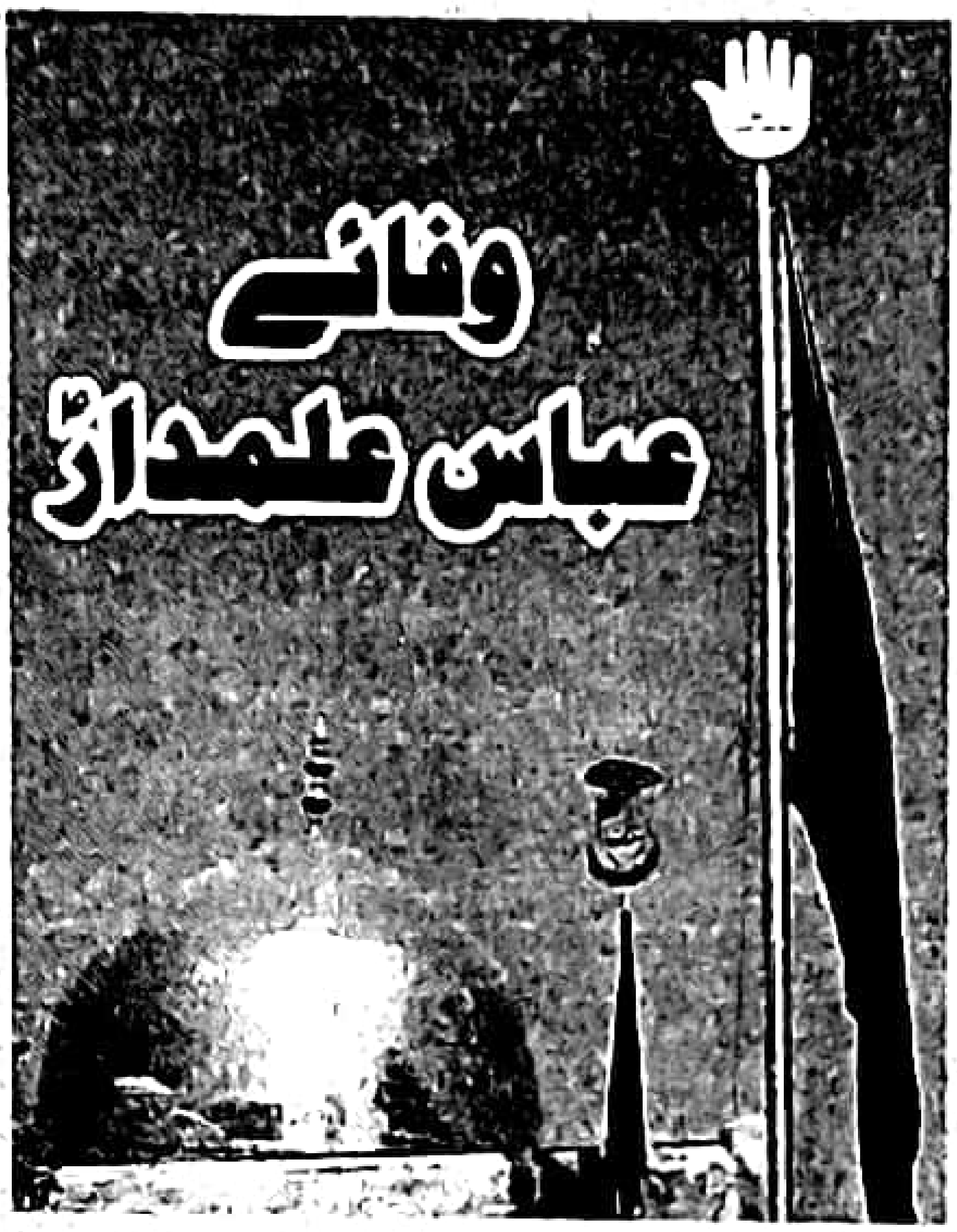

عباسؑ خدا کا وفا ، بنا سے خدا وفا کر کے
وفاؤں کے جہاں کا ، شہ با وفا عباسؑ
لرزاں ہے کفر ہیبت ضرغام علیؑ سے
لاکھوں یزید کر نہ سکیں سامنا عباسؑ
دیکھا ہے کربلا میں غازیؑ کا نیا روپ
خیموں کا بنا خادم ، کہیں بپھرا ہوا عباسؑ
کہیں تنہا ہوئی یہ ذات ، تو کہیں لب فرات
کہیں بارِ وفا تھام کے بازو سوا عباسؑ
آلِ نبیؐ پہ کربلا اِک امتحان تھی
کافی تو تھے وگرنہ فقط تنہا عباسؑ
غازیؑ ہوئی ہے کربلا پھر سے نئی تیار
اسلام تھام لے کٹے ہاتھوں سے یا عباسؑ
ہے دیں کی طلب پھر سے قربانیٔ حسینؑ
ایماں کا تقاضا ہے کہ اب پھر آ عباسؑ
فیضان سے پوچھا گیا جب کبھی وفا کا راز
کلائی کو اپنی چوم کے پھر لکھ دیا عباسؑ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ سلطان نیوز ایجنسی، اخبار مارکیٹ لاہور ★ صابری دار الکتب، قذافی مارکیٹ لاہور

ہو کر اسیر ظلم پہ تالے لگا گئی
چادر کو دے کے جور کے پردے ہٹا گئی
زنجیر بستہ ہو کے بھی دربار شام میں
مظلومیت کو بولنا زینبؑ سکھا گئی

جب خیال آتا ہے مجھ کو سید لولاکؐ کا
گھومتا ہے آنکھ میں نقشہ لٹی املاک کا
دیکھتی ہوں گود اطہر میں حسینؑ ابن علیؑ
اور پھر کرب و بلا میں سر کشیدہ خاک کا

نہ ہوتے قتل جو شبیرؑ روز عاشورہ
تو زندگی کی ہر اک فکر سو گئی ہوتی
ادا نہ ہوتا اگر ایک سجدہ شبیرؑ
تو پھر نماز وہاں قتل ہو گئی ہوتی

وجودِ ذات کو بس کربلا سے نسبت ہے
سو اس یقین سے میری خدا سے نسبت ہے

جو پیاس بری تھی ساحل پہ تشنگی بن کر
ہر ایک آنکھ میں اتری ہے وہ نمی بن کر
وہ جس نے گھول کے پی لی تھیں تلخیاں ساری
اسی کا نام لبوں پر ہے چاشنی بن کر

جو کمایا ہے یہاں، وہ سب رہ جائے گا
بس مرے سینہ پہ اک غم کا نشاں رہ جائے گا

کب یہ سمجھے تھے لعیں، کہ خیمہ سادات کا
آگ تو بجھ جائے گی، لیکن دھواں رہ جائے گا

بھول جائیں گے سبھی ہر لشکر سیراب کو
یاد دنیا کو مگر، تشنہ وہاں رہ جائے گا

کیا خبر تھی شمر ذلجوشن کو اپنے زعم میں
اس لہو کا، حشر تک سیلِ رواں رہ جائے گا

کھینچ کر اپنی کماں سمجھا کہاں تھا حرملہ
تیر اس کے ظلم کا، بن کر نشاں رہ جائے گا

مطمئن تھے اس لیے کہ جانتے تھے یہ حسینؑ
گھر مرا لٹنے سے خالق کا مکاں رہ جائے گا

صبح عاشورہ علی اکبرؑ سے یہ شہ نے کہا
تو نہ ہو گا پر ترا حسن اذاں رہ جائے گا

سوچ کر شاید یہی اصغرؑ کو لائے تھے حسینؑ
ورنہ ان کا آخری یہ امتحاں رہ جائے گا

عابدہ کرامت

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◎ چوہدری امانت علی اینڈ برادرز، رحیم یار خان ★ شیخ محمد حسین نیوز ایجنٹ جھنگ صدر

یا حسینؑ

صحرا کا بخت، بخت سکندر بنا ہوا
کس سے ہے کربلا کا مقدر بنا ہوا
نکلا ہے پھر حسینیو! ماہِ عزا کا چاند
ہر سینہ یزید میں خنجر بنا ہوا
یہ کس کا عکس اترا ہے آب فرات پر
قطرہ ہے اس کا رشک سمندر بنا ہوا
ہیں آسماں زمین ترے درد کے امیں
اب تک شفق ہے خون کا منظر بنا ہوا
جیتی وہ جنگ تو نے علم دار کربلا
قائم ہے کعبہ نور کا پیکر بنا ہوا
کافی ہے مومنوں کو یہی باب ہر صفات
شہر نبیؐ میں اک در حیدرؑ بنا ہوا
پامال کیا ہوئی وہ تری لاش بے کفن
ہر دل ہے آج روضہ اطہر بنا ہوا
قیمت بڑھا گیا ہے ترا درد، اشک کی
مژگاں پہ قطرہ قطرہ ہے گوہر بنا ہوا
قائم ہے یہ زمین ولائے حسینؑ میں
ہے آسمان بی بیؑ کی چادر بنا ہوا
ہے کربلا پہ آج یہ تشنہ لبی کا فیض
بے ابر دشت بھی رہ کوثر بنا ہوا
اک اک حسینی آج ہے تیری سپاہ میں
مسلمؑ بنا ہوا، کوئی اکبرؑ بنا ہوا
تم ہی بتاؤ سارے مسلماں کہاں تھے جب
تھا جب حسینؑ عزم پیمبر بنا ہوا

غلطاں لہو میں ہیں لب و رخسار کربلا
کس کے بدن سے الجھی تھی تلوار کربلا
آساں کہاں ہے کرب کی ہستی خریدنا
تھا ایک ہی حسینؑ خریدار کربلا
کس کس خبر کو کون کہاں تک مٹائے گا
خوں سے لکھا ہے چہرہ اخبار کربلا
تھے کون سے وہ لوگ جو تابندہ کر گئے
روشن ہیں آج کوچہ و بازار کربلا
کس کی اذان حق نے تہلکہ مچا دیا
لرزاں ہیں آج تک در و دیوار کربلا
اب کون سے لہو کی تمہیں پھر سے پیاس ہے
اب بھی حسینیت ہے گرفتار کربلا
ہم بدنصیب لوگ علم ڈھونڈتے رہے
ڈھونڈا کیا علم بھی علم دار کربلا
ماہِ فغاں سہی، چلو ماہِ عزا سہی
آنکھوں کی عید ہے مری دیدار کربلا
تھا ایک ہی امام لئے قافلہ کا وہ
عیسیٰ نفس ہوا وہی بیمار کربلا

ظالم کا ظلم دشت پہ تحریر کر گئی
زینبؑ کچھ ایسے درد کی تفسیر کر گئی
برسوں سے جو چھپے تھے زمانے کی آنکھ سے
وہ چہرے بنت فاطمہؑ تصویر کر گئی

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◉ عبدالصمد خان نیوز ایجنسی میانوالی ✻ طاہر نیوز ایجنسی، عارف بازار بوریوالا

2009 میں شمسی و قمری گرہن عدد 2 اعمالِ صوامت

تحریر: میاں جاوید اقبال

قارئین آئینہ قسمت! 2009ء ایک ایسا منفرد سال ہے جس کا آغاز اسلامی ماہ محرم کے ساتھ ہی ایک یا دو دن کے فرق کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ منفرد اس طرح بھی ہے کہ 2009ء میں 6 گرہن ہو رہے ہیں۔ جن میں 2 شمسی اور 4 قمری گرہن ہو رہے ہیں۔ خاص کر قمری گرہن انسانی زندگی پر اور کرہ ارض پر کافی بد اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور جن حضرت کے بروج میں یہ گرہن ہوں گے وہاں پر کافی معاملات میں گڑ بڑ کرتے ہیں۔ عاملین صوامت کے لیے صوامت کے اعمال تیار کرنے کے لیے اور نئے حضرات کے زکوٰۃ ادا کرنے کے سلسلہ میں کافی مواقع میسر ہوں گے۔

نمبر	گرہن	تاریخ	دن	اوقات
1	سورج	26 جنوری	پیر	ابتدا 10 بجکر 56 منٹ، مکمل گرہن 12 بجکر 56 منٹ اور اختتام 14 بجکر 56 منٹ پر ہوگا۔
2	چاند	9 فروری	پیر	17 بجکر 50 منٹ، مکمل 19 بجکر 50 اور اختتام 21 بجکر 50 منٹ پر۔
3	چاند	7 جولائی	بدھ	ابتدا 12 بجکر 23 منٹ، مکمل 14 بجکر 23 منٹ، اختتام 16 بجکر 23 منٹ۔
4	سورج	22 جولائی	بدھ	ابتدا 5 بجکر 36 منٹ، مکمل 7 بجکر 36 منٹ اور اختتام 9 بجکر 36 منٹ پر۔
5	چاند	6 اگست	جمعرات	ابتدا 3 بجکر 56 منٹ پر، مکمل 5 بجکر 56 منٹ پر اور اختتام 7 بجکر 56 منٹ پر ہوگا۔
6	چاند	31 دسمبر	جمعرات	ابتداء 22 بجکر 14 منٹ پر اور مکمل 00 بجکر 14 منٹ پر اور اختتام 2 بجکر 14 منٹ پر ہوگا۔

2009ء کے گرہنوں کے اثرات: 2009ء میں 4 چاند گرہن اور 2 سورج گرہن میں پہلا گرہن برج دلو، دوسرا برج اسد، تیسرا برج جدی، چوتھا برج سرطان، پانچواں برج دلو، چھٹا برج سرطان میں ہوں گے۔ جن سے ملکی حالات میں کافی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

ہر طرف خوف و ہراس، جنگ فتنہ جیسی صورتحال ہوگی۔ دہشت گردی ختم ہوتے ہوتے دوبارہ شروع ہوگی۔ ملک پاکستان کے خلاف سازشیں عروج پر رہیں گی۔ دوستی کے نام پر کھلم کھلا دھوکہ کیا جائے گا۔ بالآخر پاکستان ان سازشوں کے جال سے نکلنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

قارئین آئینہ قسمت! 2009ء کا مجموعہ عدد 2 نکلتا ہے جو کہ بنیادی طور پر رومانوی شخصیت کی دلالت کرتا ہے اپنے اندازِ گفتگو اور حرکات سے مسحر کرنے والا عدد ہے جو کہ اپنے اندر کشش رکھتا ہے۔ اس پر سیارہ قمر کی حکرانی ہے۔ جن حضرات کا عدد 2 ہے، وہ ہمدرد، مددگار اگر آپ قمر کے زیر اثر پیدا ہوئے ہوں۔ یعنی 2-11-20-29 تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ کی عقل مندی آپ کو درست سمت راستہ دکھانے میں مدد دے گی۔ بعض اوقات آپ شدید غلطیوں کا ارتکاب بھی کر سکتے ہیں۔ جذباتیت غالب رہے گی۔ ان کے لیے رنگ سفید یا سبز بہتر رہے گا۔ نگینہ پہننے کے لیے ہلکا نیلا اور سفید رنگ کا پتھر یا حجر القمر بہتر رہے گا۔

2009ء میں عدد 2 کی کارستانیاں: 2009ء کا مجموعہ 2 عدد ہے جو کہ ماہرین علم الاعداد کے مطابق حب اور مقناطیسی کشش کا عدد ہے لیکن یہی عدد 2، 2009ء میں ایک خطرناک عدد بن جائے گا میرے نزدیک یہ ایسا خطرناک عدد ہے کہ اس کے اثرات کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ 2009ء سال ماضی قریب کے تمام سالوں سے خطرناک نتائج لے کر آ رہا ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر حصوں میں معرکہ آرائیاں ہو سکتی ہیں۔ 2 نمبر سب سے زیادہ مقناطیسی کشش رکھتا ہے اور میرے نزدیک عدد 8 کو زیادہ کشش کرتے ہوئے مکمل ہوتا ہے۔ عدد 8 کو اکثر ماہرین موت کا عدد کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ملاپ سے انقلابات، سیاحت، جذبات پرستی ہر حقیقت کی ضد، مفاد پرستی اور بے وفائی اہم ہیں۔

2009ء کا مجموعہ 11 ہے جو کہ ریا کاری جنگ و جدل آئے دن کے جھگڑے ظاہر کرتا ہے اور عدد 11 کا مجموعہ 2 ہے جو کہ مالی نقصانات بردباری مہلک حادثات کی نشاندہی کرتا ہے۔ 2009ء بڑے بڑے حادثات لے کر آ رہا ہے۔ جس میں مجموعی طور پر اموات واقع ہو سکتی ہیں۔ بے شمار نئے بحران پیدا ہوں گے۔ جس سے مہنگائی اور زیادہ ہو جائے گی۔ خاص کر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ المسعود نیوز ایجنسی جناح روڈ ساہیوال ☆ فیصل کتاب گھر چوک کچہری راجن پور

بلوچستان صوبہ سرحد جیسی کیفیت ہو جائے گی۔ بلوچستان میں دہشت گردی بیرونی شہہ پر زور پکڑ جائے گی۔ مختلف تحاریک جنم لے سکتی ہیں۔ اس سال پاکستان سمیت کئی دوسرے ممالک میں امن تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ کئی ممالک اپنے مشترکہ مفاد کے لیے گٹھ جوڑ کریں گے جس سے ایشیا اور یورپ میں امن تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ اس سال کی خاص بات کہ دوسری جنگ عظیم کی نظر بن رہی ہے۔ جس میں سولینی اور ہٹلر جیسی شخصیات نے دنیا کا امن تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ بمبئی جیسے واقعات اس بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوں گے۔ اسی طرح 2 بڑی شخصیات میں مشترکہ مفاد کے نام پر گٹھ جوڑ ہوگا۔ لیکن ان کے گٹھ جوڑ کے علاوہ وہ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ ان کا مشترکہ مفاد کے نام پر نعرہ پاکستان سے باہر کئی ممالک تک پھیل جائے گا۔ خاص کر ایران کو کافی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں اس کے علاوہ بھی قدرتی آفات کا سامنا ہوگا۔ انڈیا، خلیجی ریاستوں میں بھی چھوٹے موٹے واقعات بھی 2009ء میں ہو سکتے ہیں۔ سال کا دوسرا اہم واقعہ شاہی خاندان برطانیہ میں کسی اہم شخصیات کی موت ہوگی۔ بش کی جگہ باراک اوبامہ لے لے گا۔ لیکن جو توقعات پوری دنیا میں اوبامہ سے کی جا رہی ہے، ان کو مایوسی ہو گی۔ کیونکہ ان کا جو دشمن ہے خواہ وہ تعمیری لحاظ سے ہو یا تخریبی لحاظ سے وہ اپنے مشن کو مکمل کرنے کے لیے تباہی پھیلانے والی سرگرمیوں کی کوئی انتہا نہیں رکھے گا۔

کئی ممالک اپنے طے شدہ معاہدوں سے مکر جائیں گے اور ان سے تجاوز کریں گے۔ جون جولائی اگست میں مہنگائی کی ایک بہت بڑی لہر آئے گی جس میں پوری دنیا کے ساتھ پاکستان میں بھی عروج پر ہوگی۔ پاکستان کی حکومت کو کافی تنقید کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنا اثر ورسوخ عوام میں کھو دے گی۔ 2009ء میں صدر اور وزیراعظم میں ایک عہدہ حکومتی پارٹی کھو سکتی ہے۔ وزراء کی بے شمار غلطیاں حکومت کے لیے مشکلات پیدا کریں گی۔ دنیا کی بڑی طاقتوں کو اپنی کٹھ پتلیوں کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ پاکستان مزید ان کا آلہ کار نہیں رہ سکے گا۔ اس لیے پاکستان کو ایک سینڈوچ بنانے کے لیے ایک طرف سے افغان سرحد اور دوسری طرف انڈیا کی طرف سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آخر کار کچھ قربانیوں کے بعد ان بڑی طاقتوں کو اپنے ہی لوگ خطرات میں ڈال دیں گے۔ عدد 2 اپنے تعمیری اور تخریبی اثرات مکمل طور پر ظاہر کرے گا۔ جنگ جیسی کیفیات معاہدوں میں جوڑ توڑ، تخریبی کاروائیاں عروج پر ہوں گی۔ دنیا کا امن مکمل طور پر خطرات میں رہے گا۔ اس سال نئے ڈکٹیٹر کی آمد بھی متوقع ہے کیونکہ یہ سال ڈکٹیٹروں کا ہے۔ پاکستان کی سیاست میں بھی ہلچل رہے گی۔ پنجاب اور بلوچستان اہم ٹارگٹ ہوں گے۔ نمبر 2 ایک ڈکٹیٹر کا نمبر ہوتا ہے۔ اس لیے پاکستانی سیاست دانوں کو کافی محتاط رہنا ہوگا۔ کیوں کہ اشفاق پرویز کیانی کو عدد 2 گمراہ کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ عدد 2 اور 8 مریخ کو بھی گمراہ کرسکتے ہیں۔ آخر کار کئی ممالک میں جنگ وجدل کے مناظر ہو سکتے ہیں۔ بہرحال تاریخ کی حیرت انگیز مثالوں پر نظر رکھیں کہ دوسری جنگ عظیم میں کیا ہوا تھا۔ کیونکہ اس سال قمری 4 گرہن اپنے تخریبی پہلوؤں کو ظاہر کریں گے۔ جن میں کئی ممالک کی اہم شخصیات کی اموات ہوں گی۔ ریل کے حادثات، ہوائی حادثات ہوں گے۔ ان تمام آفات سے بچنے کے لیے حروف صوامت سے کام لیں گے۔ باقی انشاءاللہ اگلے شمارہ میں عدد 2 پر تحقیقات لکھیں گے۔

حروف صوامت

قارئین آئینہ قسمت! 2009ء میں گرہنوں میں حروف صوامت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے 6 مواقع ہوں گے۔ عاملین صوامت کے لیے اس موقع کو ضائع نہ کرنا چاہیے۔ حروف صوامت حروف قمری کہ وہ 13 حروف ہیں جو کہ بے نکات ہیں ان کے بارے میں اکثر مواقع پر نئے اعمال تیار کرتا رہا ہوں جو کہ ایک سال میں صرف 2 مرتبہ ہی لکھ سکنے کا موقع ملتا تھا۔ اب انشاءاللہ ترتیب گرہن کے لحاظ سے کافی مضامین کی تفصیل پڑھنے کو ملے گی۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے شاہ زنجانی صاحب یا مجھ سے اجازت ضرور لیں۔ کیونکہ اس کی رجعت انسان کو کسی قابل نہ چھوڑتی ہے۔

احد۔ رسص۔ طعک۔ لموھ

ان حروف کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے 7059 مرتبہ منہ میں کالی مرچ رکھ کر عین گرہن کے وقت پڑھیں ساتھ میں ایک کاغذ پر یہی حروف 543 مرتبہ ایک کاغذ پر لکھتے جائیں۔ جب مطلوبہ تعداد مکمل ہو جائے تو ان کاغذات کو کسی قبرستان میں دفن کر دیں۔ دفن کر کے گھر کی طرف آتے ہوئے پیچھے قبرستان کی طرف نہیں دیکھنا اور گھر آ کر غسل کر کے دوسرے کپڑے پہن لیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے قبل 2½ کلو باجرہ اور 1¼ کلو گڑ قبرستان میں کیڑے مکوڑوں کی جگہ ڈالنا لازمی شرط ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ۔ جدہ نیوز ایجنسی ڈیرہ اسماعیل خاں ☆ رحمت بکسٹال اوکاڑہ ☆ ہاشمی بکڈپو، مین بازار مظفر آباد

یہ عمل سال کے 6 گرہنوں میں کرنا ضروری ہے تمام شرائط کے ساتھ اس عمل کے کرنے سے دوبارہ زکوۃ ادا کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

صوامتی انگوٹھی: 2009ء کے گرہنوں کی نحوست اور عدد 2 کے اثرات سے بچنے کے لیے عین گرہن کے وقت یہ انگوٹھی تیار کریں جس کے لیے آپ اپنے نام بمعہ والدہ کے اعداد قمری نکال کر ان کا مجموعہ لے کر اس انگوٹھی پر لکھوا کر تیار کریں اس انگوٹھی کی وجہ سے گرہن کے اور عدد کے نحس اثرات بجائے جذب کے منعکس ہو جائیں گے۔ طریقہ سے اعداد کے خصوصی حروف کا جدول درج ذیل ہے جو کہ خصوصاً ان اثرات کو دفع کرنے کے لیے کافی سریع التاثیر ہیں۔

عدد	1	2	3
حرف	ط ص	ح	ع
عدد	4	5	6
حرف	و س	ه	د م
عدد	7	8	9
حرف	ل	ر ک	ز

مثلاً سائل کے نام کے حرف کے اعداد = 408

مجموعہ = 4 + 0 + 8 = 12 = 3

عدد 3 کے لیے حرف ع کام دے گا۔ انگوٹھی اس طرح بنے گی۔

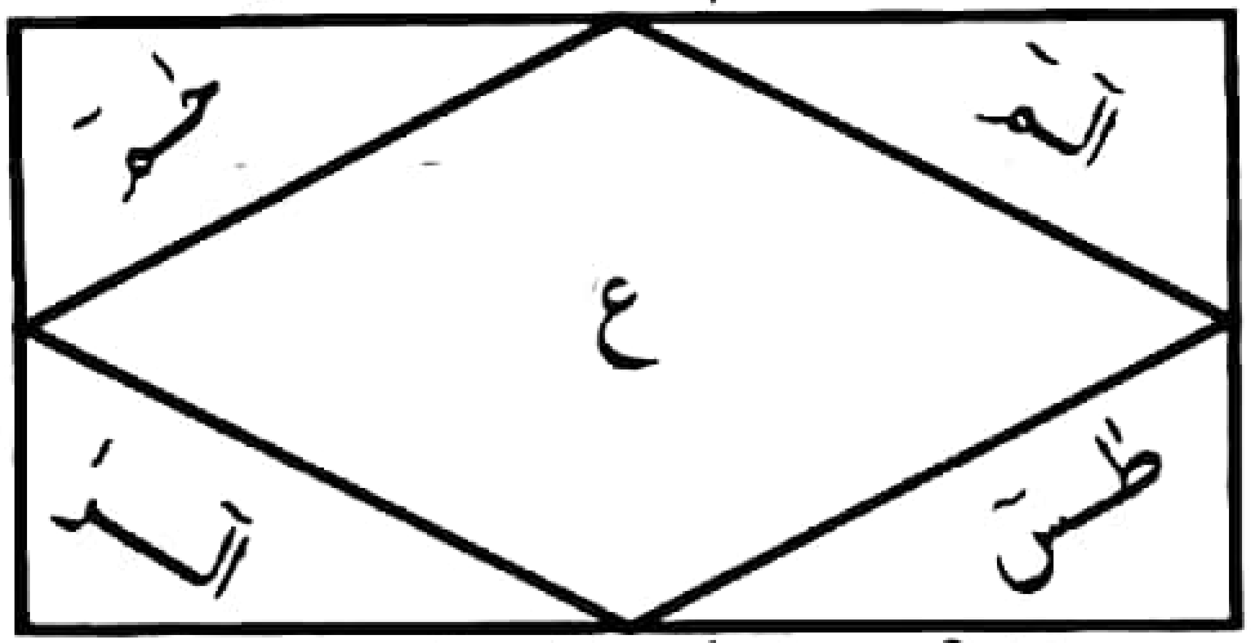

عمل حب: قارئین آئینہ قسمت: عمل حب کے لیے ابھی تک صوامت کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ عمل حب کے لیے سب سے پہلے ایک سطر قائم کریں جس میں نام طالب و مطلوب بمعہ والدہ درمیان میں اسم حب یا ودود، یا بدوح یا پھر جلب قلب رکھیں اور اس سطر کی بسط حرفی کریں۔ مثلاً

جاوید اقبال ودود شگفتہ

بسط حرفی = ج ا و ی د ا ق ب ا ل و د و د ش گ ف ت ه

اب ان تمام حروف کو حروف صوامت کے حروف کے ساتھ تبدیل کر دیں حروف تبدیل کرنے کے لیے حروف کا جدول درج ذیل ہے۔ اس کو یاد کر کے رکھیں آئندہ صوامت کے کئی اعمال میں استعمال ہوں گے۔

نمبر	حروف قمری	حروف صوامت	نمبر	حروف قمری	حروف صوامت
1	ا	ط	2	ب	ح
3	ج	ع	4	د	و
5	ه	ه	6	و	د
7	ز	ل	8	ح	ک
9	ط	ا	10	ی	ص
11	ک	ح	12	ل	ع
13	م	س	14	ن	ه
15	س	م	16	ع	ل
17	ف	ک	18	ص	ا
19	ق	ط	20	ر	ح
21	ش	ع	22	ت	س
23	ث	ه	24	خ	م
25	ذ	ل	26	ض	ر
27	ظ	ا	28	غ	ط

حروف قمری کے مراتب کو حروف صوامت کے مراتب میں تبدیل کرنے کے لیے اس جدول سے کام لیں جدید صوامتی تحقیق میں اس طریقہ میں ایک خاص کشش اور تاثیر ہے اور میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے۔

حروف صوامت کی سطر اس طرح ہوگی اور اس کی تکسیر جفری کریں۔

ع ط د ص د ط ح ط ع د د د ع ح ک س ه

کل اعداد = 467

تکسیر فری = 12 سطر میں زمام برآمد ہوا۔

467 × 12 = 5604

5604 − 12 = 5592 + 3 = 1864

اب آپ کل اعداد سے 12 عدد طرح کر کے 3 پر تقسیم کریں۔ نقش مثلث خاکی اور آبی تیار کریں۔

۷۸۶

۱۸۶۵	۱۸۷۲	۱۸۶۷
۱۸۷۰	۱۸۶۸	۱۸۶۶
۱۸۶۹	۱۸۶۴	۱۸۷۱

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ساجد علی ریلوے بکسٹال، نواب شاہ ★ شمیم بکڈپو، شہداد پور

Scanned with CamScanner

سطر زمام سے 4-4 حرف لے کر طلسم تیار کریں۔ جو نقش کے چاروں اطراف لکھیں۔ نیچے عزیمت لکھیں۔ خاکی نقش اپنے گھر کی کسی جگہ وزن کے نیچے رکھیں۔ جبکہ آبی نقش اپنے گلے میں ڈال لیں۔ تکسیر کی سطر اول پہلے دن بتی بنا کر جلا دیں۔ زمام والی تیسرے دن جبکہ درمیان والی تمام سطور کو دوسرے دن بتی بنا کر جلائیں۔ پھر تماشہ قدرت دیکھیں۔

عزیمت: اَحرِ قُوْا لعلبَ شگفعہ بعت بحق ھذہ الاسماء احد رسص طمك لموہ و بحق یا ودود یا ودود یا ودود اجمعوا بین الارواح والروح یاکمَنْ جَمَمْ بین آدم و حوا اجْمَعُوا بین جاوید اقبال بن بحق ھذہ الاسماء احد رسص طمك لموہ۔

لا علاج امراض کے لیے: لا علاج امراض کہنہ جادو، آسیب، ہیپاٹائٹس، بچوں کے تمام امراض کے لیے تیر بہدف طریقہ جفر حاضر ہے۔اس سے پرانی مرض بھی چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ طریقہ اس کا یوں ہے کہ کلمہ طیبہ کی تکسیر جفری کریں اور اس کی تکسیر بڑی توجہ سے کرنا ہوتی ہے کیونکہ کلمہ طیبہ کی تکسیر میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمدٌ رسُولُ اللّٰہ

سطر اول: ل اال ھال اال ل ھم ح م ور س ول ال ل ھ

سطر زمام: ال اال ھح د س ل ل ھل اودم م ل ال ھال

قارئین کرام! کلمہ طیبہ 24 حروف پر ہے اس کی تکسیر 21 سطروں میں ہو گی تکسیر کرتے ہوئے سطر اول جب نیچے دوبارہ آ جائے تو درست ہے وہ سطر شامل نہیں کرنی۔ ان کو نمبر کی ترتیب سے مشک و زعفران سے لکھ کر 21 دن تک روزانہ ایک سطر پلائیں۔ انشاء اللہ بفضل تعالیٰ 21 دنوں میں پرانے سے پرانا مرض بھی جاتا رہے گا۔

طریقہ دوم: کلمہ طیبہ کی تلخیص کے طلسم "ھلوصل سردحا" کی پہلے زکوٰۃ ادا کریں۔ اس کو عین گرہن کے وقت 3186 مرتبہ پڑھیں اور 354 مرتبہ لکھ کر قبرستان میں دفن کریں۔ بعد ازاں 9-9 مرتبہ پڑھ کر کسی تیل و پانی پر دم کر کے امراض کے لیے دے سکتے ہیں۔ ورنہ آبی چال سے درج ذیل نقش بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

۷۸۶

س	لا	مٓ
لا	م	س
م	س	لا

۷۸۶

ح	م	ل
ھ	س	ل
ر	د	و
ہو صل سر دحا بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول		

درج بالا نقش کسی بھی امراض اور بچوں کے تمام امراض فوری اثرات ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو لکھ کر پانی میں آب شفا تیار کر کے دن میں 3 مرتبہ پیتے ہیں اور ایک ایک نقش گلے میں ڈال دیں۔

ترقی رزق، کاروبار، مالی تنگی، گھریلو پریشانیوں، محبت و خلوص، نفع و نصرت کسی کام میں کامیابی کے لیے مربع آتشی پر کر کے روزانہ 1001 مرتبہ اللّٰہ الصمد پڑھ کر نقش پر دم کیا کریں۔ 41 یوم پڑھنے کے بعد نقش اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

ال	ص	م	د
م	د	ال	ص
د	م	ص	ال
ص	ال	د	م

عمل عقود: قارئین آئینہ قسمت! عقد کے اعمال میں بندش کے اعمال آتے ہیں جن میں عقد اللسان (زبان بندی)، عقد النکاح، عقد الزنا، عقد السفر، عقد القدم، عقد النوم، عقد النظر، عقد الامراض جیسے ہر کام میں اکثریت عاملین حروف صوامت سے کام لیتے ہیں لیکن ایسے غیر شرعی اور ناجائز کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے۔ آج کا قاری حروف صوامت کے متعلق کافی بہتر طریقہ سے جانتا ہے۔ حروف قمری کے 28 حروف میں سے بے نکات حروف ہیں جو کہ اپنے اندر ایک خاص قوت اور تاثیر رکھتے ہیں اور ان کو انہی خصوصیات کی بنیاد پر صوامت کہا جاتا ہے۔ عمل بنانا بہت آسان ہے لیکن یہ پرکھنا کہ آیا یہ جائز ہے یا ناجائز بہت ہی مشکل کام ہے۔

طریقہ عمل: عقد کے اعمال میں سب سے پہلے ایک سطر قائم کر کے اس کی بسط حرفی کریں۔

مثلاً عقد اللسان فلاں بن فلاں فی حق دفرض فلاں بن فلاں۔

مثلاً عقد اللسان رابعہ فی حق دفرض سلمان

بسط حرفی = ع ق د ال ل س ان ر اب ع ھ ف ی ح ق د ف ر ض س ل م ان

حروف صوامت = اح د ر س ص ط ع ک ل م و ھ

سطر امتزاج: ع اق ح د ا ر ل س ل ص س ط ا ع ن ک ر ل ا م ب د ع ھ ھ اف ح ی د ح ر ق س د ص غ ط ر ع ض ک س ل ل م د ا ھ ن ا

سطر امتزاج کے حروف کی تعداد 54 ہے اور اس کی تکسیر جفری کی تو 18 سطور میں اس کا زمام برآمد ہوا۔

سطر امتزاج کے اعداد = 4096

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ۞ ساجد علی ریلوے بکسٹال، نواب شاہ ★ شمیم بک ڈپو، شہداد پور

عمل تکسیر کے اعداد = 4096 x 18 = 73728

73728 - 12 ÷ 3 = 24572

عمل اعداد سے 12 عدد نفی کیے پھر 3 پر تقسیم کیے۔

بعدازاں 3 عدد خاکی چال سے نقوش پر کیے۔

اجھوط — قابض — اجھوط

۲۴۵۷۵	۲۴۵۸۰	۲۴۵۷۳
۲۴۵۷۴	۲۴۵۷۶	۲۴۵۷۸
۲۴۵۷۹	۲۴۵۷۲	۲۴۵۷۷

بہجغ — بہجغ

اب سطر امتزاج سے چار چار حروف کے طلسم بنا کر نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔

عاقم۔ ددار۔ لسلص۔ سطاع۔ نکرل۔ امبو۔ عھھل۔ فحہد۔

حرقس۔ وصفط۔ رعضك سلو۔ مواہ۔ تل۔

طریقہ استعمال: قارئین ان 3 نقوش میں سے ایک نقش کسی قبر کہنہ کے سرہانے دفن کر دیں اور وہاں سے ایک چٹکی مٹی اٹھا لیں۔ دوسرا نقش اس مٹی میں ریزہ ریزہ کر کے اچھی طرح ملا دیں تاکہ مٹی میں نقش اچھی طرح مل جائے۔ اب اس مٹی کو مطلوب کے گھر کسی کونوں وغیرہ میں یا ایسی جگہ ڈال دیں تاکہ دوران صفائی وہ کم از کم 3 دن تک نہ نکل سکے۔ تیسرا نقش کسی کالے کپڑے میں بند کر کے طالب اپنے گھر میں کسی اندھیری جگہ وزن کے نیچے رکھے جہاں روشنی نہ پہنچی ہو یا کم پہنچتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ 3 یوم کے اندر اندر وہ برا بولنا بند ہو جائے گا۔ اس کے لیے اجازت بہت ضروری ہے۔ صوامت کے اعمال بغیر اجازت ہرگز نہ کریں۔

سورج، چاند گرہن

از تحریر: سید شعیب الرحمن شاہ۔ ایبٹ آباد

سورج گرہن 26 جنوری 2009ء کو مکمل گرہن 12:56 منٹ پر بعد دوپہر ہوگا۔ چاند گرہن 9 فروری 2009ء کو شام 7:50 منٹ پر مکمل گرہن ہوگا۔ وہ خواتین حضرات جو نحوست زحل حروف صوامت کی رجعت میں مبتلا پڑے ہیں۔ ان کے لیے ایک عمل لکھ دیتا ہوں۔ یہ عمل سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ عامل سے بطور تحفہ ملا تھا۔ جب سورج گرہن میں سورۃ اخلاص روزانہ (6666) مرتبہ پڑھنا شروع کریں اور چاند گرہن روزانہ یعنی (6666) پر ختم کریں۔ اس میں تمام رجعتیں، نحوستیں، پریشانیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور ساتھ میں دست غیب بھی شروع ہو جائے گا اور سورۃ اخلاص کی زکات کبیر کے بھی عامل بن جائیں گے۔

اس پر ایک مؤکل جس کا نام عبداللہ ہے، حاضر ہوگا۔ وہ نشانیاں دے گا اور پھر غائب ہو جائے گا۔ اس مؤکل سے ہزاروں کام لے سکتے ہیں۔

یہ پڑھائی مکمل کریں اور رات کے وقت کثرت کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھیں۔ یہ ہر قسم کی رجعت، نحوست بفضل خداوند کریم دفع ہوں گے۔

اس سورۃ اخلاص کا ثواب حضرت ابوعبداللہ امام حسینؑ کو بخش دیا کریں۔

یہ بہت کامیاب عمل ہے۔ پچھلے کچھ عرصے میں ہزاروں عاملوں کو جو حروف صوامت کی رجعت میں تھے کو یہ عمل دیے۔ ہر چیز کا ایک قاعدہ ہوتا ہے۔ روزانہ بخور میں لوبان اور سفید صندل جلا دیا کریں۔

جو لوگ اس عمل کو کرنا چاہیں تو کسی عامل کامل سے عملی اجازت طلب کریں۔ اگر خدانخواستہ کوئی نہ مل سکے تو عامل سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے اجازت لے کر طلب کریں۔ کامیابی آپ لوگوں کے قدم چومے گی۔ یہ علم اتنا وسیع ہے اگر اس پر غور کریں اور پابندی سے ریاضت کریں تو اس میں ہر چیز کھلتی جائے گی۔

عمل نمبر 2: سورۃ توبہ کی آخری دو آیات کی اگر کوئی زکات نکالنا چاہے تو سورج گرہن میں پڑھائی شروع کریں۔ (5995) مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔ چاند گرہن تک پڑھیں۔ اس کے مؤکلات میں شہنشاہ جنات حاضر ہوتے ہیں۔ وہ آ کر سرخ رنگ کا ایک پتھر اور گلاب کا پھول نشانی دے کر چلا جاتا ہے۔ یہ عمل ہمارے سلسلہ رحمکاریہ میں برسوں سے مشہور چلا آ رہا ہے۔ آج کی محفل میں آئینہ قسمت کی نذر کرتا ہوں۔

امید ہے کہ تمام لوگوں کو پسند آئے گا۔ اس کے ساتھ تسخیر خلائق، رجوع خلائق، تسخیر کل مخلوق بھی کھل جائے گی۔ وہ مؤکل ایک بوڑھی عورت کی شکل میں بوڑھے بابا کی شکل میں آتا ہے اور سفید رنگ کا لباس پہنا ہوتا ہے۔

کچھ دیر کھڑا ہو کر آپ کو کوئی نشانی دے کر چلا جائے گا۔ اس سبق کا ثواب حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بخشیں۔ اللہ پاک برکات عطا فرمائے گا۔ آخر میں سید شعیب الرحمن شاہ اور سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب کے حق میں دعائے خیر عطا کریں۔ اللہ پاک آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا و وظائف میں اثر نہ ہونے کے اسباب

از تحریر: شہزادہ حافظ سید محسن علی زنجانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی۔ (بخاری شریف)

اللہ کو رسول ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اعمال نیات پر موقوف ہیں اور انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

نیت کیا ہے؟ یوں تو نیت کے معنی لغت کی کتابوں میں قصد و ارادہ کرنے کے لکھے ہیں۔ لیکن نیت درحقیقت ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جو علم کے درمیان پائی جاتی ہے۔

مسئلہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اگرچہ نیت قلب کا فعل ہے لیکن بسا اوقات اسے زبان سے ادا کرنا ضروری اور لازم ہوتا ہے۔ جیسے ایمان تصدیق قلبی کے ساتھ اقرار باللسان ضروری ہے۔

اب مسئلہ مضمون پر آئیے! کہ کیا ہم کوئی بھی عمل کس نیت سے کرتے ہیں۔ آیا وہ ہماری اپنی ذات کے مفاد پر مبنی ہوتا ہے یا خالصتاً رب العالمین کے لیے؟ آج ہمارا سوال یہ ہے کہ ہمارا کوئی بھی کام ہوتا نہیں، ساتھ اس کے کہ ہم بے پناہ دعائیں و وظائف بھی کرتے ہیں۔

مجھے یہ **Topic** لانے پر چند ایسے بھائیوں کے سوالات نے مجبور کیا کہ ان کے سوالات کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہماری دعاؤں اور کسی بھی طرح کے وظیفہ میں اثر نہیں ہے۔

میرا ہر دفعہ سوال ان سے یہ رہا کہ آپ کے وظیفہ میں اخلاص کتنا تھا، رب سے کوئی بھی چیز اس وظیفہ کے تحت حاصل کرنے میں یا دعا میں جواباً کچھ احباب مبالغانہ طور پر کہتے ہیں کہ بہت دل سے دعائیں کی ہیں۔ لیکن وہی شخص پوچھنے پر نماز سے محروم پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ ہے ہماری نیت و اخلاص؟ کیا یہ ہے ہمارا کوئی بھی عمل کرنے کا طریقہ؟ نماز سے بڑھ کر آخر کون سا وظیفہ ہے؟ جو کہ ہر مسلمان پر فرض بھی ہے۔ یہ تو وہ بات ہوگئی دیئے میں تیل ہے نہیں اور بات روشنی کی کرتے ہیں (کہ روشنی حاصل نہیں ہو رہی)۔

نیت و اخلاص سب کاموں کی جڑ ہے جیسا کہ آپ مسئلہ کے تحت پڑھ چکے تو عرض یہ کرنا اور حدیث پاک کے ضمن میں یہ سمجھانا تھا کہ ہر کام کو احسن طریقہ سے کرنے کے چند اصول ہوتے ہیں اور وظائف یہ روحانیت کے شعبہ کی ایک شاخ ہے اور اس (روحانیت) کے درخت کے لیے پانی کا کام کرتی ہے۔ اس کو احسن طریقہ سے ادا کرنے کے اصولوں میں سے صف اول پر نماز ہے۔ جو اس درخت کے لیے پانی کا کام کرتی ہے اور وہ انسان جو ۵ پانچ وقت کی نماز سے محروم ہے۔ (الایمان والحفیظ) اس کا تو روحانیت سے دور دور تک کو تعلق ہی نہیں۔ پھر اس کے اصولوں میں سے اخلاص و نیت آتا ہے اور وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہونا چاہیے۔

بات چلی ہے تو کچھ مزید کلام کرتا ہوں کہ آج کون سی خرابی مسلمان میں نہیں پائی جا رہی۔ ماں باپ کی نافرمانی اس میں ہے، بیٹا باپ کو نیچے دکھانے پر تلا ہوا ہے، گالی گلوچ ہماری گفتگو کا حصہ ہے، نماز ہم نہیں پڑھتے، سود، رشوت، چوری، بدکاری، بے حیائی، استادوں کی نافرمانی، اپنے پیر صاحب کی گستاخی، آپس میں مسلمانوں کی نااتفاقی، کم ناپ تول، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی اور نا جانے کون کون سے معاذ اللہ مختلف لوگ مختلف طرح کے گناہوں میں پڑے ہوئے ہیں اور بات کرتے ہیں پریشانیاں کم نہ ہونے کی وظیفہ کے **Result** نہ نکلنے کی۔ آج ہمیں (ایک مسلمان) کو قرآن صحیح پڑھنا نہیں آتا عرصہ ہوا اس کو دیکھے ہوئے اور کہتے ہیں گھر میں سکون نہیں۔ ارے بھائی! کہاں سے آئے سکون؟ کہاں سے آئے برکت؟ حال ہمارا یہ ہے کہ بیٹا اپنے ماں باپ کو پیار کی نگاہ سے دیکھتا نہیں اور خواب ہیں کہ مجھے لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ بہت معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ دیکھنا ہے تو اپنے نفس کے کیے اپنے ہی اوپر ظلم دیکھیے، اپنی آخرت دیکھیے اور سوچئے کہ عمل، کردار، نیت، اخلاص درست نہیں تو کس کا نہیں؟ کیا یہ میں خود ہی ہوں جس نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار کر اپنی زندگی عذاب بنا رکھی ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام میں ہماری نیت کو خالصتاً اپنے (اللہ تعالیٰ کے لیے) لیے فرما دے اور ہمیں روحانیت حاصل کرنے کی صحیح سمجھ بوجھ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

کمالات جفر

شرف زہرہ / تسخیر مطلوب و رجوع خلق

از تحریر
حکیم سرفراز احمد زاہد

علم جفر ایک زبردست اور دقیق علم ہے۔ اس کے اصول وضوابط بڑے حیران کن اور نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ ہر علم میں چند لازمی قواعد اور اصول ہوتے ہیں۔ ہر علم کی بنیاد اس کی ابجد ہوتی ہے اور اسی عملیات جفر کی بنیاد بھی قواعد وشرائط عملیات پر ہے۔ جفری عملیات وطلسم خصوصی اوقات کی تاثیرات کو مدنظر رکھ کر تیار کئے جاتے ہیں اور جب تک مختلف اوقات کی تاثیرات اور قوتوں سے واقفیت نہ ہوگی جفری عملیات کو تیار کرنا تو ایک طرف بلکہ ان سے کامیابی کا معمولی سا شائبہ بھی ہونا ناممکن ہے۔ اوقات کی تاثیرات سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے علم نجوم یعنی بروج اور سیارگان کی آپس میں دوستی دشمنی سے تعلق جوڑنے کے لئے وقت نکالنا پڑتا ہے۔ جب مختلف اوقات سے بہرہ ور ہو جائیں گے تو سیارگان کی قوت کو اپنے اعمال میں جذب کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔ ایسا ہی ایک وقت شرف زہرہ کا ہوتا ہے شرف سے مراد یہ ہے کہ اس سیارہ کو کسی خاص موقع پر بہت زیادہ اہمیت مل رہی ہے۔ چنانچہ ستارہ زہرہ جب بارہ بروج کی سیر کرتا ہوا برج حوت کے 27 درجے پر پہنچتا ہے تو اسے ایک خاص قوت عام دنوں کے مقابلے میں وافر مقدار میں حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے شرف زہرہ کا نام دیتے ہیں یہ قوت سال میں ایک دفعہ حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر ماہرین نجوم وجفر اس ستارہ کی قوت میں اپنی روحانی قوتوں کو متحرک کر کے عالم فلکی سے عالم سفلی (زمین) پر ایسا مواد مہیا کر کے باقوت الواح اور نقوش تیار کرتے ہیں اور یہ اثرات اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ علیٰ کل شی ءقدیر ہوتے ہیں۔ زہرہ عشق ومحبت کا ستارہ ہے چنانچہ شرف کی حالت میں جو تاثیر پیدا ہوتی ہے وہ دو دلوں کو ایک کرنے اور نفرت ختم کرنے میں بہت تیز اثر کرتی ہے۔ یہ قوت تسخیر مستورات اور رجوع خلق میں بہت تیزی سے کام کرتی ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے پاس شرف زہرہ کی لوح ہوگی تو لوگ واقف اور انجان بڑے چھوٹے سبھی کسی انجانی کھیپی قوت کے زیر اثر خود بخود متوجہ ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ لوگ جوق در جوق آتے ہیں۔ عزت شہرت وعظمت اور مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس طاقت ور اور سعد وقت سے ان تمام افراد کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے جن کا براہ راست مخلوق سے عام تعلق ہو ان لوگوں میں ڈاکٹر حکیم وکلاء حکام عمار پراپرٹی ڈیلر یا اسٹیٹ ایجنسی کا کاروبار کرنے والے انعامی سکیمیں چلانے والے کمیشن ایجنٹ اور سیاسی لیڈروں کے علاوہ ایسے تمام پیشہ ور لوگ جن کا ذریعہ آمدن عوام کی آمد سے منسلک ہو۔ ان کے کاروبار کیلئے یہ نہایت پرتاثیر وقت ہے۔ خصوصاً عاملین اور پیران کرام جنہیں اس بات کا شدت سے ملال ہوتا ہے کہ ان کی تسخیر بالکل نہیں ہے اور عوام کا رجوع بالکل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ خواتین وحضرات جو کسی خاص عورت یا مرد کو تسخیر میں لانا چاہتے ہیں۔ یا کسی مخصوص جگہ شادی کے خواہش مند ہیں۔ فریق ثانی یا اس سے متعلقہ دوسرا کوئی فرد ان دونوں کے ملاپ میں کسی بھی وجہ سے رکاوٹ کا سبب بن رہا ہے۔ جس وجہ سے شادی میں کامیابی ناممکن ہے وہ لوگ بھی اس نادر اور پرتاثیر موقع سے فائدہ ضرور اٹھائیں۔

اس سال شرف زہرہ کا وقت 29 جنوری 2009ء بروز جمعرات 17 بجکر 20 منٹ سے شروع ہو کر 30 جنوری 2009ء بروز جمعہ 20 بجکر 33 منٹ تک رہے گا۔ شادی محبت تسخیر کے عملیات خصوصی تیار کر سکتے ہیں۔ بہت وقت ہے اور آسانی سے کام مکمل ہو سکتا ہے۔ اس موقع پر ماہرین روحانیات عموماً سورۃ توبہ کی آخری آیت مبارکہ کی روحانیت سے کام لیتے ہیں۔ یہ آیت مبارکہ تسخیر اور رجوع خلق کے لئے بہت پرتاثیر ہے۔ اگر تسخیر خلق کیلئے عمل تیار کرنا چاہتے ہیں تو لقد جاءکم تا رئوف رحیم تک اعداد حاصل کریں گے۔ اگر حب یعنی کسی فرد مونث کی تسخیر مطلوب ہے تو عزیزا تک اعداد لیں گے اور اگر کسی مرد کی شادی کیلئے یا کسی افسر کی تسخیر مقصود ہے تو آیت پاک یحبونھم تا حبا للہ ٥ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 165) کے اعداد شامل عمل کریں گے لیکن میں یہاں ان دونوں آیات کے علاوہ سورۃ طٰہٰ کی آیت مبارکہ کی روحانیت سے حاضری مطلوب کے لئے عمل تیار کر کے سمجھاؤں گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے آیت مبارکہ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 39۔ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ تا عَيْنِيْ ٥ تک لیں اس کے اعداد 2074 ہیں۔ پہلے نام طالب معہ والدہ کے اعداد لیں پھر مقصد کے اعداد لیں۔ مثلاً جلب قلب۔ ان تینوں اعداد کو جمع کر کے مجموعہ میں سے 41 عدد کم کر کے بقایا کے حروف بنا کر ائیل کا اضافہ کریں یہ موکل ہوگا۔ اس کے بعد ایک تکسیر تیار کریں اس میں پہلے نام طالب معہ والدہ پھر آیت پاک پھر نام مطلوب مع والدہ اس کی تکسیر صدر موخر کریں۔ جب زمام برآمد ہو تو تکسیر کے دائیں طرف کے حروف اور بائیں طرف کے حروف کو اوپر نیچے لکھ کر آپس میں امتزاج دیں۔ پھر چار چار یا پانچ پانچ حروف کے کلمات بنا کر آخر میں ائیل کا اضافہ کر کے موکلات بنا لیں۔ اب ہر تکسیر کی سطر اول کے اعداد لیں ان اعداد کو تعداد سطور تکسیر سے ضرب دے کر جو اعداد حاصل ہوں۔ ان مخمس خالی البطن پر کریں۔ سطر امتزاج سے جو موکلات برآمد ہوئے تھے نقش کے چاروں طرف لکھیں۔ اب جو موکل تینوں اعداد یعنی طالب + آیت + مطلوب کے اعداد سے حاصل ہوا تھا اسے نقش کے خالی خانہ میں لکھیں۔ اس کے اوپر نام مطلوب معہ والدہ لکھیں۔ ایسے پانچ نقش تیار کریں چار نقش عناصر کے مطابق اور پانچواں نقش پاس رکھیں۔ نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔ اب تکسیر کی سطر اول، سطر آخر اور درمیانی سطور کے تین فلیتے بنا کر ساعت زہرہ میں نئے چراغ میں جلائیں اور خود پاس بیٹھ کر مطلوب کے نام کے اعداد کے مطابق ورد کریں۔ انشاء اللہ ان تین فلیتوں کے ختم ہونے سے قبل مقصد پورا ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اب عمل کی مثال حاضر ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◉ شاہین بکسٹال علامہ اقبال روڈ پتوکی

نام طالب علم: ن ع م ان اعداد :۲۱۱
نام مطلوب : درشہوار اعداد :۷۱۶
آیت پاک : عدد :۲۰۷۴
:۳۰۰۱
:۴۱ـ
میزان :۲۹۶۰

حروف : س ظ ب ع + ائیل: موکل سعطبغائیل

۲۶	۱۲	۱	۱۰	۱۶
۳	۱۳	۱۹	۲۱	۹
۲۵	۱۴		۱۱	۱۵
۷	۲۴	۲۳	۶	۵
۴	۲	۲۲	۱۷	۲۰

تکسیر: ۱۔ ن ع م ان وددودرش ھ دار = ۱۶
۲۔ ر ن ا ع وم ن اش ن روددو
۳۔ ورون وادع ودرم ن ھ ش ا
۴۔ ادش ر ھ دن ن م درادد وع
۵۔ ع اوددش وراھ رددن م ن۔ سطر زمام

ن ع م ان وددودرش ھ دار

دائیں پہلو کے حروف: ن رواع
بائیں پہلو کے حروف: رداع ن
اخراج: ن رروداع ع ن
زروائیل۔ وااعائیل۔ عنائیل
پہلی سطر کے اعداد = ۹۴۷ × ۵ = ۴۷۳۵ ÷ ۶۵ = ۷۲ باقی ۵۵

۷۸۶
جبرائیل

۱۹۲۷	۸۶۴	۷۲	۷۲۰	۱۱۵۲
۲۱۶	۹۳۶	۱۳۲۳	۱۵۱۲	۶۳۸
۱۸۰۰	۱۰۰۸	مرموموم سعطبغائیل	۷۹۲	۱۱۳۵
۵۰۳	۱۷۸۳	۱۶۵۶	۳۳۲	۳۶۰
۲۸۸	۱۴۴	۱۵۸۴	۱۲۷۹	۱۴۴۰

میکائیل — اسرافیل — عزرائیل — شمعون

نوٹ: مخمس خالی البطن پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو 65 پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم سے نقش پر ہوگا ہر خانہ سے ضرب دے کر خانے پر کریں گے۔ بقایا کو خانہ نمبر ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۴ اور ۲۶ اضافہ کریں گے۔ ہر طرف سے نقش کا میزان برابر ہوگا۔ اس نقش میں خانہ نمبر ۸ اور ۱۸ نہیں ہوتے۔

شرفِ زہرہ

از تحریر: سید شعیب الرحمٰن شاہ۔ ایبٹ آباد

اس سال شرف زہرہ 31 جنوری کو ہوگا۔ اس وقت علم الجفر کا ایک پر تاثیر عمل پیش کرتا ہوں۔ اس عمل کی برکت سے سحر جادو سے تحفظ ہوگا۔ جن لوگوں کو ذہنی بیماریاں لاحق ہیں یا پریشانی میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے یا معدہ خراب رہتا ہے یا کسی عمل میں کامیابی چاہتے ہیں یا ملازمت درکار ہوں یا کاروباری ترقی چاہتے ہیں یا جن کے گردوں میں درد ہو تو اس عمل کو تیار کر کے پاس رکھیں۔ عمل مندرجہ ذیل ہے۔

1- عمل کلام ربی: اعداد قمری = 2127

طالب شعیب الرحمٰن = 712

مقصد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ = اعداد قمری = 1302

کل اعداد = 4141

تفریق = 1650

تقسیم = 4

حاصل تقسیم = 622

باقی = 3

تو خانہ نمبر 5 میں 1 کا اضافہ۔ اب 622 کو خانہ نمبر 1 سے خانہ نمبر 16 تک ہر خانہ میں 55 کا اضافہ کرنا ہے۔ یعنی 622 خانہ نمبر 1 میں رکھ کر خانہ نمبر 16 تک 55 کا اضافہ کریں۔ اور ساتھ میں اسم اعظم یا مجیب کا ورد کریں۔ اس طریقہ سے میزان چاروں اطراف سے درست آئے گی۔ یہ علم الجفر کا معجزہ ہے۔ اس کو ضرور آزمائیں۔

اگر یہ لوح خود تیار نہ کر سکے تو مجھ سے یا عامل شاہ زنجانی صاحب سے تیار کروائیں۔

آخر میں مجھ گنہگار اور عامل شاہ زنجانی صاحب کے حق میں دعا فرمائیں۔

۴	۷	۱۰	۱۳
۱۴	۹	۸	۳
۵	۲	۱۵	۱۲
۱۱	۱۶	۱	۶

بقیہ: صفحہ نمبر 51

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
فقیر چند بک سیلرز، کندکوٹ ★ ناولٹی بکڈپو میر پور متھیلو

Scanned with CamScanner

از تحریر: حکیم سرفراز احمد زاہد، ملتان

شرف مریخ

ابتداء: یکم فروری، صفر بجکر 1 منٹ — انتہا: 2 فروری 7 بجکر 5 منٹ

مالک کائنات نے ساتوں ستاروں کے اندر الگ الگ سات مختلف تاثیریں رکھی ہیں۔ ان سے ایسی کاسمک شعاعیں خارج ہو کر اس زمین پر اثر انداز ہوتی ہیں جو مختلف قسم کی تبدیلیاں لاتی ہیں۔ امریکی تحقیق کے مطابق ستارہ مریخ پر سرخ مٹی ہے اور اس میں لوہے کی مقدار بہت ہے۔ علماء کے نزدیک بھی یہی نظریہ کارفرما ہے۔ چنانچہ مریخ کی دھات کو لوہا قرار دیا گیا ہے۔ اسکے اثرات سے آدمی کے اندر ہمت' جرأت' مردانگی پیدا ہوتی ہے۔ مقابلہ بازی کی قوت غلبہ اور جیت حاصل کرنے کیلئے بیدار ہوتی ہے۔ شرف کا وقت بہت طاقتور ہوتا ہے اور تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد یہ وقت آتا ہے۔

مخالفین اور دشمنوں پر فتحیابی

نقش ہفت در ہفت مریخ سے متعلق ہے۔ یہ طبعی نقش اسم الٰہی یالطیف ولی کا ہے اس کے اعداد ۵۱۷۰ ہیں۔ طریقہ یہ ہے اپنے نام معہ والدہ لیں ان میں آیت پاک کے اعداد ۲۶۱۶ کا اضافہ کریں۔ کل مجموعہ سے ۱۶۸ نفی کریں اور ۷ پر تقسیم کریں۔ اگر باقی بچے تو ایک ہو تو خانہ نمبر ۴۳ دو بچے تو خانہ نمبر ۳۶ تین بچے تو خانہ ۲۹ چار بچے تو خانہ ۲۲ پانچ بچے تو خانہ ۱۵ میں اور اگر ۶ بچے تو خانہ نمبر ۸ میں ایک کا اضافہ کرے۔ نقش لوہے پر لکھے یا سرخ کاغذ پر زعفران یا سرخ سیاہی سے لکھے۔ مریخ کا بخور جلائیں۔ نقش کے نیچے رب انی مغلوب فانتصر لکھیں سرخ کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھیں۔ اس کے علاوہ الگ کرہ میں سرخ مرچ کا بخور سلگا کر لوہے کے پترے پر اپنا نام معہ والدہ کے اعداد نقش ہفت در ہفت میں پر کریں۔ اس دن گوشت کھایا ہوا ہو۔ سر میں سرسوں کا تیل لگا ہوا ہو۔ اس لوح کو سرخ کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھیں۔ جس شخص کے پاس یہ دونوں لوحیں ہونگی اس پر کوئی غالب نہ آسکے گا۔ دشمن اس سے لرزہ براندام رہینگے۔ جس کسی کو مقدمہ سے واسطہ ہو اس کیلئے یہ نقش بہت ہی مفید ہے۔ مشکل کام آسان ہو خواہ کتنی ہی مشکلات میں پھنس جائے تو بھی آسانی سے باہر نکل آئے۔ اس کے علاوہ یہ نقش تیغ بند کا کام دیگا۔ ہر قسم کے وار تلوار تیر چاقو چھری خنجر بندوق کی گولی سے محفوظ رکھے گی۔ بادشاہوں' امراء' حاکموں اور افسران میں بہت قدر و منزلت ہوگی لوح کو اپنے پاس رکھ کر اپنی حیثیت کے مطابق نیاز ضرور دیں۔

اس نقش میں بہت اسرار پنہاں ہیں۔ اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اسم اعظم سلام قولاً من رب رحیم کے اعداد ہیں۔ نعم المولی و نعم النصیر کے اعداد امداد ربی کیلئے ہیں۔ جتنا غور کریں گے اسرار ظاہر ہوتے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل

۸۱۳	۸۱۹	۸۲۵	۷۸۳	۷۹۵	۸۰۱	۸۰۷
۸۳۱	۸۲۷	۷۸۴	۷۹۰	۷۹۶	۸۰۹	۸۱۵
۸۲۹	۷۸۶	۷۹۲	۷۹۸	۸۰۴	۸۱۰	۸۲۳
۷۸۸	۷۹۴	۸۰۰	۸۰۶	۸۱۲	۸۱۸	۸۲۴
۷۸۹	۸۰۲	۸۰۸	۸۱۴	۸۲۰	۸۲۶	۷۸۳
۷۹۷	۸۰۳	۸۱۶	۸۲۲	۸۲۸	۷۸۵	۷۹۱
۸۰۵	۸۱۱	۸۱۷	۸۳۰	۷۸۷	۷۹۳	۷۹۹

رب انی مغلوب فانتصر

عمل انگوٹھی — قوت مردی و بدنی

وہ لوگ جن کے اندر قوت مردانہ اور امساک کی کمی ہے اور اس وجہ سے گھریلو ماحول ناخوشگوار ہے۔ حکماء کا علاج کروا کر تھک چکے ہوں یا جسمانی طور پر کمزور ہوں۔ جسم لاغر و کمزور ہے۔ یا بدن میں خون کی کمی ہے یا قوت مدافعت ختم ہونے کی بنا پر آئے روز بیماریوں کا حملہ ہوتا رہتا ہو۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ شرف کے موقع پر طلسمی انگوٹھی تیار کروا کر انگلی میں پہنیں۔ ایک دفعہ تو شباب کا لطف آجائے گا۔ جسم میں توانائی بحال ہو کر نقاہت و کمزوری ختم ہو جائے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نام معہ والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کریں۔ ان میں ج و غ کے اعداد شامل کر کے ۱۶۳۱ کا مزید اضافہ کریں۔ اس میزان میں مزید یاقوی یامتین کے اعداد کا اضافہ کر کے مجموعہ کو ۲۸ پر تقسیم کریں اب جو عدد باقی بچے اس کا حرف بنا کر آگے لفظ طیش لگا کر لوہے کی انگشتری پر کندہ کر لیں اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں بوقت حاجت پہنو تو شباب کا لطف اٹھاؤ۔ ہزاروں دواؤں جتنی طاقت دے گی۔ انشاء اللہ

مثال
نام کے عدد = ۱۷۶۵
ج و غ کے اعداد = ۱۰۰۳
عدد خاص = ۱۶۳۱
اعداد اسماء الٰہیہ = ۶۱۶
۵۰۱۵ ÷ ۲۸ باقی ۳

حرف ج + طیش موکل جلیش انگوٹھی پر لکھا جائے گا۔

کتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
رحمانیہ کتب خانہ چیچہ وطنی ★ بھیرہ بک ڈپو، بھلوال

دربارِ مصطفائی کا روحانی فیض

آسمانی کونسل میں نظرات سیارگان کی عملیات وتعویذات کی تیاری میں ایسے ہی اہمیت رکھتی ہے جیسے جسم میں روح کی ہو۔ مندرجہ ذیل اوقات تربیع میں نحس اعمال جبکہ تسدیس، تثلیث اور قران (بشرطیکہ قران نحس کواکب کا نہ ہو) میں سعد اعمال کیے جاتے ہیں۔

قارئینِ آئینہ قسمت! چند سال سے آپ نے اِس کالم میں تبدیلی محسوس کی ہوگی۔ نظر سیارگان کی ابتداء، انتہا اور خاتمہ کے اوقاتِ عملیات کو شامل کر کے ہم نے عاملین، شائقین عملیات کے لئے آسانی پیدا کردی ہے۔ اب یہ الجھن ختم ہوگئی کہ فلاں سیارے کی نظر کب بن کر کب ختم ہوگی۔ اب عملیات کی تیاری میں پورے پورے وقت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ نقشہ ساعت (جو اگلے صفحہ پر ہے) سے جو ہر دن طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے اپنے شہر کے طلوع آفتاب سے متعلقہ ستارے کی ساعت دیکھ کر اس ساعت میں تیار کیا گیا عمل اور بھی مؤثر ہو جاتا ہے۔ سالنامہ زنجانی جنتری 2009ء میں بھی ہم نے اہم سالانہ نظرات سیارگان تفصیلی درج کیے ہیں۔ ہماری خدمت باعث فخر بھی بن سکتی ہے جب آپ وقتاً فوقتاً اپنے تبصروں سے نوازتے رہیں۔

عامل شاہ زنجانی

نظرات سیارگان کے عملیات برائے جنوری 2009ء

کسی بھی عمل کی ابتداء سے پہلے 2 رکعت نماز اجمالاً ہدیہ روح حضرت رسالت پناہ ﷺ مع سائر انبیاء، عظامؑ اور اولیاء کرامؒ پڑھیں۔ پھر مخصوص بہ نیت رجال الغیب مردان خدا جس سمت یہ اس روز کھڑے ہوں ان کی طرف باادب رخ کر کے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اس سمت کھڑی کر کے درج ذیل دعا مع ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سات بار پڑھیں۔ رجال الغیب کی تواریخ کا چارٹ حسب ذیل ہے۔ عمل کرتے وقت رجال الغیب کی جانب اپنی پشت رکھیں۔

جنوب مشرق 01`09`16`24	جنوب مغرب 02`10`17`25	جنوب 03`11`18`26	مغرب 04`12`19`27
شمال مغرب 05`13`20`00	شمال مشرق 06`00`21`28	مشرق 07`14`22`29	شمال 08`15`23`30

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالُ الْغَیْبِ وَیَا اَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَۃ اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ وَ انْظُرُوْ لِیْ بِنَظْرَۃٍ یَا رُقَبَاءُ یَا نُقَبَاءُ یَا نُجَبَاءُ یَا اَبْدَالُ یَا اَوْتَادُ یَا قُطْبُ یَا غَوْثُ اَعِیْنُوْنِیْ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت میں تمام اعمال نیک نیتی کی بناء پر عاملین وقارئین کے استفادہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جائز کام میں تو اللہ اور اس کا رسولؐ بھی مدد کرتے ہیں۔ ناجائز عمل کرنے سے باز رہیں ورنہ سخت رجعت بھی ممکن ہے۔ بہرحال جب بھی کوئی عمل کریں تو لازم ہے کہ عمل کی رجعت سے بچنے کے لئے 6 کلو چینی، ایک کلو سوجی یا بارہ کلو باجرہ دو کلو چاول اپنے سر سے وار کر رکھ لیں۔ بعد از عمل استعمال سے پہلے کسی بھی قبرستان جا کر عامل شاہ زنجانی کا اور اپنا اہل قبور کو سلام عرض کریں اور فاتحہ خوانی کر کے درختوں کی جڑوں میں حشرات الارض کو صدقہ ڈال دیں اور صدقہ ڈالنے کے بعد پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ یہ صدقہ صرف ایک عمل کے لئے ہے۔ دوسرے عمل کے لئے علیحدہ صدقہ دیں۔

ساعات کی ترتیب آپکے شہر کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے

شمار	پہلی							دوسری							تیسری								چوتھی
دن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

تثلیث شمس زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 10 جنوری 23 بجکر 53 منٹ، مکمل نظر 11 جنوری 23 جنوری بجکر 1 منٹ اور خاتمہ نظر 12 جنوری 22 بجکر 6 منٹ پر ہوگا۔ برائے حصول حاجات ہر قسم حل المشکلات کیلئے نقش نادعلی ساعت شمس میں بنا کر پاس رکھیں۔ ہمراہ 110 مرتبہ بلا ناغہ نادعلی پڑھ کر دعائیں کرنا معمول بنالیں۔

قران عطارد مشتری

اس سعد وقت کی ابتداء اول یکم جنوری 2009 15 بجکر 21 منٹ اور پھر دوم نظر 18 جنوری 6 بجکر 45 منٹ مکمل نظر 18 جنوری 23 بجکر 55 منٹ اور خاتمہ نظر 19 جنوری 8 بجکر 18 منٹ پر ہوگا۔ عزت، حصول علم، بیرون ملک سفر اجتماعی اہل خاندان کی ترقی و منزلت ہر قسم کے لیے قرآنی دل سورہ یٰسین کا نقش بنا کر پاس رکھیں۔

۷۸۶		
۱۸۳۵۰	۱۳۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۳۹۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

قران شمس عطارد

اس سعد وقت کی ابتدا 20 جنوری 10 بجکر 34 منٹ، مکمل نظر 20 جنوری 20 بجکر 58 منٹ اور خاتمہ نظر 21 جنوری 7 بجکر 10 منٹ پر ہوگا۔ ذہنی قابلیت کو بڑھانے کیلئے اسمائے معظائم کا نقش بنا کر پاس رکھیں اور والدین بچے کے گلے میں اس لوح کو پہنائیں تو ان کی ذہانت بڑھے۔ یہ نقش سورۃ طٰہٰ کی آیت کا ہے۔

چال نقش		
۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○		
زدنی	رب	علماً
علماً	زدنی	رب
رب	علماً	زدنی

قران شمس مشتری

علم نجوم میں کوئی ستارہ شمس کے جب قریب 12 یا 13 درجے آتا ہے تو یہ غروب ہوجاتا ہے۔ قدیم علم نجوم میں اس کو نحس مانا جاتا ہے۔ مگر جدید علم نجوم میں ریسرچ نے ثابت کیا ہے کہ قران کواکب کے شمس کے ساتھ ملا کر سعد اثرات سے فوری فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ابھی مزید تحقیق جاری ہے۔ اس سعد وقت کی ابتدا 23 جنوری 4 بجکر صفر منٹ، مکمل نظر 24 جنوری 10 بجکر 44 منٹ اور خاتمہ نظر 25 جنوری 2 بجکر 6 منٹ پر ہوگا۔ تخلیق اور تعمیری کام میں کامیابی کیلئے رسک لینے جیسے کاموں کیلئے سورۃ یٰسین سے

Scanned with CamScanner

فیض پانا ممکن ہے۔ نقش کو کسی پھلدار درخت سے باندھیں۔

	۷۸۶	
۱۸۳۵۰	۱۴۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۹۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

تثلیث مریخ زحل

اس سعد وقت کی ابتدا 23 جنوری 7 بجکر 21 منٹ، مکمل نظر 24 جنوری 13 بجکر 4 منٹ اور خاتمہ نظر 25 جنوری 18 بجکر 40 منٹ پر ہوگا۔ برائے ترقی زراعت باغبانی، تعمیرات، گھر، دوکان، فیکٹری میں حصول برکت کیلئے سورۃ یٰسین کا خالی البطن نقش بنا کر مطلوبہ جگہ فریم کروا کر لگائیں یا کسی پھلدار درخت سے لٹکائیں۔

مقابلہ زہرہ زحل

اس نحس وقت کی ابتداء 23 جنوری 12 بجکر 58 منٹ، مکمل نظر 24 جنوری 13 بجکر 15 منٹ اور خاتمہ نظر 25 جنوری 1 بجکر 29 منٹ پر ہوگا۔ دوستوں اور عورت و مرد میں فتنہ و فساد برپا کرنے کیلئے سورۃ کوثر کا خالی البطن نقش ساعت زحل احاطہ قبور میں دبائیں۔ ناجائز ہرگز نہ کریں۔

	۷۸۶	
۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

تسدیس زہرہ مریخ

اس سعد وقت کی ابتداء 19 جنوری 13 بجکر 15 منٹ، مکمل نظر 24 جنوری 14 بجکر 17 منٹ اور خاتمہ نظر یکم فروری 2 بجکر 8 منٹ پر ہوگا۔ اس طویل وقت میں ہر روز تین مرتبہ ساعت زہرہ آئیگی۔ ناراض زوجین، دوستوں میں الفت و محبت پیدا کرنے کیلئے 9 آیات الفت قرآنی کے خالی البطن نقش سے فیض حاصل کریں۔ پلانا ممکن نہ ہو تو پھر پھلدار درخت سے ساعت زہرہ میں دعا کر کے باندھیں۔ نیکی پائیں گے۔

	۷۸۶	
۱۸۱۱	۱۴۴۹۵	۵۴۳۳
۱۰۵۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۶۸۴
۱۰۸۷۳	۷۲۴۴	۳۶۲۲

تسدیس عطارد زہرہ

اس سعد وقت کی ابتداء 26 جنوری 14 بجکر 39 منٹ، مکمل نظر 27 جنوری 4 بجکر 44 منٹ اور خاتمہ نظر 27 دسمبر 19 بجکر 30 منٹ پر ہو گا۔ ان اوقات میں کسی کو اپنی زلف کا اسیر بنانے اعمال محبت ہر قسم کے جائز، منگنی شادی بیاہ، غرض محبت کے سبھی کاموں کو انجام دیا جا سکتا ہے۔ سورۃ یوسف کے خالی البطن نقش کو ساعت زہرہ میں لکھ کر بازو پر یا پاس رکھیں۔ دوسرا درخت انار سے لٹکائیں جو ہوا سے ہلتا رہے۔

	۷۸۶	
۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۳۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۴	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

قران عطارد مریخ

اس نحس وقت کی ابتداء 26 جنوری 19 بجکر 47 منٹ، مکمل نظر 27 جنوری 11 بجکر 13 منٹ اور خاتمہ نظر 27 جنوری 19 بجکر 39 منٹ پر ہوگا۔ دشمنوں کو ویران، پریشان کرنے کیلئے ساعت مریخ میں سورۃ کوثر کا خالی البطن نقش لکھ کر احاطہ قبور میں دبائیں۔ ناجائز ہرگز نہ کریں۔

بقیہ شرفِ زہرہ

۷۸۶

ال ل لا ال ا ص ح م ع س ق

۱۲۸۳	۱۱۱۸	۹۵۳	۷۸۷
۷۳۲	۱۰۰۸	۱۰۶۳	۱۳۳۸
۱۲۲۸	۱۳۹۳	۶۷۷	۸۴۳
۸۹۸	۶۲۲	۱۴۴۸	۱۱۷۳

مَاشَاءَ اللّٰہُ

طلسم:

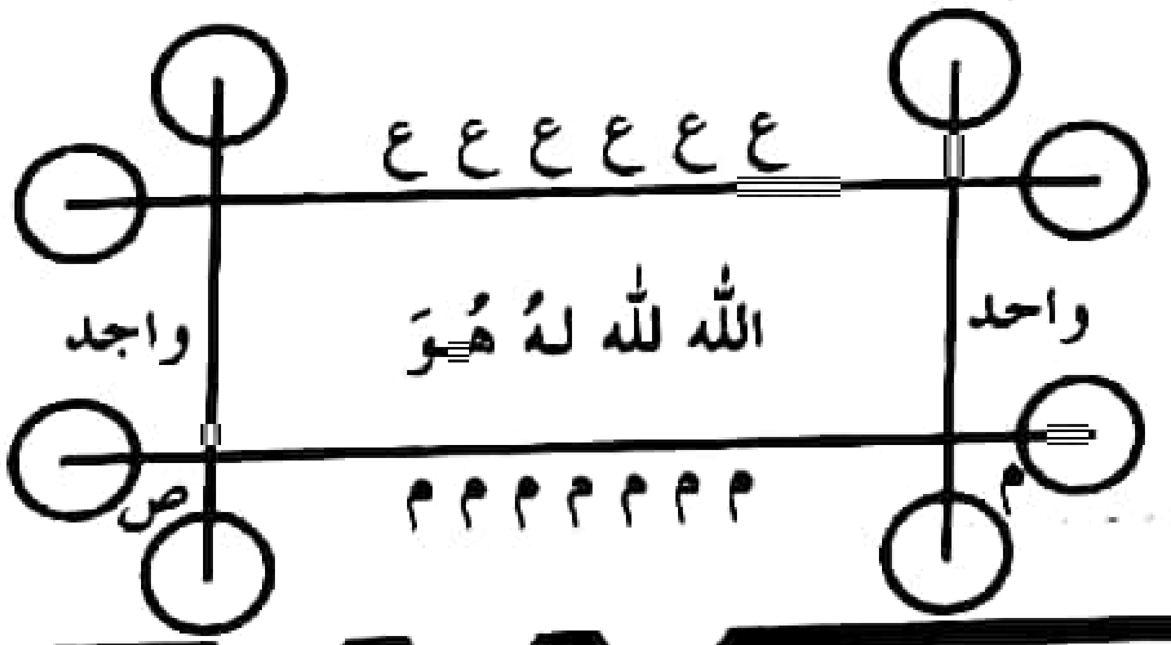

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق
یکے حسین رقم کرد دیگرے زینب

سید ناظر حسین شاہ زنجانی

شہزادہ سید محمد علی زنجانی

ڈاکٹر نثار ملک صاحب کے ہاں روحانی محفل

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔(الانبیاء) 107۔پ 17

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ ۔ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۔(مائدہ) 55۔پ 6

راولپنڈی صدر اور دو تقاریب۔ مشرف صدارت۔ قبلہ و کعبہ سید انتظار حسین زنجانی کے خلوص عمل و عقیدت کا مظہر۔ محترم ڈاکٹر نثار ملک صاحب کا دولت کدہ۔ ارباب محبت تشریف فرما۔ کرسی بچھا دی گئی۔ سب زعمائے ملت۔ احباب۔ درود و سلام سے فضا معطر ہو گئی۔ قبلہ وارث منجم اعظم سید ناظر حسین زنجانی۔ استادہ ہو گئے۔ ان کی زبان نے۔ ان کے نطق نے دل کی بات فضائے مودت محمدؐ و آل محمدؐ میں پھیلا دی۔ اب آپ کی فکر و دانش۔ حب الرسول کے اظہار اور عاقبت سنوارنے کے لئے (سید انتظار حسین زنجانی کی آواز) اب **خطیب و کربلا و نجف علامہ ذوالفقار علی جعفری** ہدیۂ عقیدت پیش کریں گے۔ (خطاب کے اقتباس ملاحظہ کیجئے)

جعفری صاحب نے خطبۂ توحید و رسالت و اہل بیت۔ سامعین کے لئے۔ دم کیا اور پھر نطق نے حق و صداقت کے موتی بکھیرنے شروع کر دیئے۔

وہ دانائے سُبُل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

(علامہ اقبال)

علامہ اقبال نے محمدؐ و آل محمدؐ کی مدحت میں جو لکھا اس کا اظہار انہوں نے یوں کیا:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

عالمین ۔۔۔ کیلئے ۔۔۔ رحمت ۔۔۔ سرکارؐ دو عالم

عالمین کا جب سے وجود ہے۔ ان سے پہلے رحمت کا وجود ہے۔ ملکوت نہ تھے۔ لوح و قلم نہ تھے۔ افلاک نہ تھے۔ شمس و قمر نجوم و کواکب نہ تھے۔ زمین و آسمان، دریا، پہاڑ، ندی، آبشار، شجر و حجر، جن و انس، ملائک...... کائنات تاریک تھی۔ آپ کے نور کی تجلی نے اندھیرے دور کر دیئے۔ کائنات میں اجالا پھیل گیا۔ توحید واحدیت کے ڈنکے بج گئے۔ تمام مخلوق۔ حضور دو عالم کے سامنے بنی۔ انہی کے طفیل صدقے میں بنی۔ اس لئے ان کی نوع کائنات کی انواع سے قطعاً الگ ہے۔ ان کی رحمت ان کا فیض و کرم۔ ان کی جود و سخا۔ وہاں وہاں ہیں جہاں جہاں رب العالمین ہے۔ اس لئے کہ آپؐ عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ (بعض قرآنی آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں)

......کی محبت۔ ان کا اتباع۔ ان کی اطاعت کا نام

حب خدا۔ تقریب خدا۔ عین اسلام ہے

"اگر کسی نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو آپ کے پاس آئے۔ آپ رجوع کرے تو پھر۔ خدا اس کی مغفرت کرے گا"

"تیرے رب (محمدؐ) کی قسم کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ کا حکم نہ مانے اور ایسا تسلیم کرے جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے"

اقبال شاعر حیات ہے۔ وہ قوم کی مردہ رگوں میں زندگی کی حرارت دوڑانا چاہتا ہے۔ اس کی منزل کسی دنیاوی محبوب کی چوکھٹ نہیں۔ بلکہ اس کے ناقۂ حیات کی منزل۔ مکہ معظمہ ہے۔ مدینہ منورہ ہے۔ نجف اشرف ہے اور کربلائے معلی ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے ساری کائنات کو یہ پیغام دیا

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

اقبال کی نگاہ میں۔ قرب الٰہی کی منزل کمال پر بعد ختمی مرتبتؐ۔ جو ہستیاں ہیں ان میں۔ عشق را سرمایۂ ایمان علیؑ۔ آں امام عاشقاں...... حسین ابن علیؑ کی ذات ہے۔ اس کی رو سے انہیں بعد ختم الرسلؐ یہی دو ہستیاں۔ علیؑ اور حسین علیہما السلام۔ کامل و اکمل نظر آئیں۔ مولائے کائنات حضرت علیؑ ابن ابی طالب کے متعلق فرماتے ہیں۔

مسلم اوّل شہِ مرداں علیؑ   عشق را سرمایۂ ایماں علیؑ

یعنی اسلام اور ایمان دونوں کا تعلق محکم طور پر علیؑ کے ساتھ ہے۔ وہ علیؑ جو

کبھی سرمایۂ محراب و منبر
کبھی مولا علیؑ خیبر شکن

دن رات سجدے۔ سکونِ قلب ان تقشدانی کا علاقہ۔ ناد علیؑ کی پکار۔ سرکار دو عالم کی ندا۔ مولا۔ چشم زدن میں۔ خیبر میں۔ علم کو پتھر پر گاڑھ کر۔ دروازہ اکھاڑا ہوا میں پھینک دیا۔ پھر دعا مانگی۔ اے میرے ربّ (علامہ اقبال)

دلوں کو مرکز مہر و وفا کر　　حریم کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے　　اُسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

عجیب اتفاق ہے کہ جمہور مسلمین کے نزدیک بارہ ربیع الاول۔ میلادالنبیؐ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب کرام کے حج آخر سے غدیرخم کے مقام پر پہنچنے پر۔ 18 ذوالحجہ 21 مارچ 10ھ آج 2008ء میں دونوں یکجا۔ گویا اَنَا وَعَلی" مِن نُورٍ واحد۔ میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں۔ رسالتمآبؐ اور ......یعنی محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کی دو دو خوشیاں یکجا۔ آپ سب کو مبارک۔

مشکوٰۃ شریف 365 تیسری جلد اور دوسری کتب میں۔ صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی وغیرہ۔ لاکھوں کے مجمع میں رسالتمآبؐ نے بازو پکڑ کر کہا

مَنْ کُنْتُ مَولَاہُ فَھٰذا عَلِی" مولا
مَنْ کُنْتُ مَولَاہُ مَعَلِی" ھذا مولا

جس جس کا میں بلافصیل مولا ہوں۔ اس اس کا علی مولا ہے۔ مولا کا معنی۔ اولیٰ بالتصرف۔ حاکم۔ مدبر۔ اعلیٰ۔ ......شفاعت کرنے والا۔ جنت میں لے جائے۔ امام۔ صراط مستقیم پر لانے والا۔ اولیٰ ...... یہ اعلان ولایت 18 ذوالحجہ 10ھ 21 مارچ کو ہوا۔ اور بقول مفسرین خالق کائنات نے فرمایا۔ جبرئیلؑ اب آیت لے جاؤ جبکہ علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیکُم نِعمتی و رَضِیتُ لَکُمُ الْاِ اسلام دینا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور آج میں نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔

ولایت علیؑ کا اعلان۔ 21 مارچ۔ نوروز تھا۔ اس روز ساری دنیا میں۔ دن رات۔ دونوں کا وقت یکساں۔ ایک ہوتا ہے۔ گویا عدل وانصاف کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی لئے رسالتمآبؐ نے فرمایا۔ اَقْضَاکُمْ عَلِی۔ تم سب سے بڑھ کر عدل کرنے والا علی ہے۔ اسی لئے خالق کائنات نے فرمایا۔ اِنِّی اُمِرْتُ لِا اَعْدِلَ بَینکم۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے کام لوں۔ غدیرخم میں رسالتمآبؐ نے بازو پکڑا تھا۔

مشکوٰۃ شریف جلد 3 صفحہ 365۔ ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ حضرت علیؑ اس کے اندر۔ تمام اصحاب کرام نے فرمایا۔

بَخٍ بَخٍ لَکَ یا امیر المومنین اَصْبَحتَ مولائی و مولیٰ کلّ مسلم

آج آپ میرے بھی مولا ہو گئے اور تمام مسلم ومومن مرد وعورت کے۔

13 ربیع الاول۔ چودھویں ربیع الاول کی شب کی یہ محفل۔ بعد میں محترم ڈاکٹر نثار صاحب نے حب رسول سے سرشار ہو کر۔ حضور پاک کے تصدق سے پرتکلف۔ دعوت دی۔ اللہ قبول کرے۔

14 ربیع الاول۔ اتوار۔ احباب تشریف فرما ہو گئے۔ پھر قبلہ وکعبہ سید انتظار حسین زنجانی نے فرمایا۔ اب نواسۂ رسولؐ کے سلسلے میں علامہ اقبال کی عقیدت کے پھول گلشن محبت میں عطر...... کریں۔ **خطیب و کربلا و نجف ذوالفقار علی جعفری** نے درود وسلام سے۔ چل میرے لطق۔ بسم اللہ۔ محسن انسانیت حسینؑ ابن علیؑ کی شخصیت وہ نقطہ مشترک ہے جہاں ہر ادنیٰ واعلیٰ بلا تفریق مذہب وملت۔ احترام وعقیدت کے سر جھکاتا ہے۔ اس اہم شخصیت کو اقوام عالم نے مانا۔ آج دنیا کی کوئی قوم۔ کوئی فرقہ۔ کوئی مکتب فکر نہیں جس کے ماننے والوں نے مولاحسینؑ کی تعریف نہ کی ہو۔ حضرت علامہ اقبال نے اپنی فکر۔ اپنی زندگی۔ اپنی حیات کا سرچشمہ۔ مصدر۔ مبرا۔ فیوض وبرکات کا ذریعہ سبب کیسے قرار دیا ہے۔ آیئے ملاحظہ کیجئے۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ

مظلوم کربلا حسینؑ کا کٹا ہوا سر۔ نوک نیزہ پر تلاوت قرآن پاک کر کے وحدانیت۔ احدیت۔ خدا اور رسول انبیاء۔ صراط مستقیم اور اس حقیقت کو ثابت کر رہا تھا کہ شہدائے خدا کو مردہ نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں۔ کیا حسین مظلوم نے دین۔ اسلام۔ توحید۔ رسالت۔ قرآن کی حمایت میں باطل کا سر کچل کر اپنے کٹے ہوئے سر سے لاکھوں کے اعدائے دین میں تلاوت کر کے تصدیق نہیں کی کہ محمدؐ وآل محمدؐ حق پر ہیں۔ ان کا ہر قول وفعل مشیت الٰہی کے تابع اور رضائے رب کا مظہر ہے۔ علامہ اقبال نے واضح کر دیا۔ میں نے قرآن کے اسرار ورموز۔ معانی۔ مقاصد۔ کسی اور تفسیر سے نہیں بلکہ

رمز قرآن از حسینؑ آموختیم
ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم

میں نے حسینؑ سے قرآن کے رموز۔ اسرار۔ حقائق حاصل کئے ہیں۔ میری رگوں میں جو خون دوڑ رہا ہے وہ انہی کے تصدق سے ہے۔ اقبال نے کہا میں نے اپنی نجات کا راز پالیا۔

نقش الا اللہ بر صحرا نوشت
سطر عنوان نجات نوشت

مولاحسینؑ نے کربلا کی ریت پر الا اللہ کا یقین لکھا۔ یہ میری نجات کی سطر کا عنوان تھا۔ علی اصغر کا ننھا سا گلو چھد گیا۔ اسلام بچ گیا۔ دین بچ گیا۔ علی اکبر کے کلیجے میں برچھی کا پھل ٹوٹ کر رہ گیا۔ اسلام بچ گیا دین بچ گیا۔ عباس علمبردار کے بازو کٹ گئے۔ لیکن اسلام بچ گیا۔ دین بچ گیا۔ مولاحسینؑ کی اپنی لاش مطہر گھوڑوں کی ٹاپوں میں روندی گئی لیکن اسلام۔ دین۔ نظریہ توحید بچ گیا۔

اس لئے اقبال نے کہا تھا۔

Scanned with CamScanner

پھر حق در خاک و خون غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گردیدہ است

علامہ اقبال مفکر پاکستان ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے متعلق فرماتے ہیں

ورنوائے زندگی سبوز از حسینؑ
اہل حق۔ حریت آموز۔ از حسینؑ

میری زندگی میں جو سوز ہے وہ مولا حسینؑ کی وجہ سے ہے اور حق کا ساتھ دینے والوں نے آزادی کا سبق حسینؑ سے سیکھا ہے۔ کون حسینؑ

آن امام عاشقاں پور بتول
الئہ الئہ ھائے بسم اللہ پدر

سرو آزادے، ز بستان رسول معنی ذبح عظیم آمد پر

وہ حسینؑ۔ وہ رسول و بتول کا لخت جگر امام عاشقاں ہیں۔

وہ حسینؑ۔ جس کا بابا علیؑ۔ بسم اللہ کی ب ہے اور حسین ذبح عظیم کی تفسیر ہے۔

درمیان امت آن کیوان جناب
ہمچو حرف قل ھو اللہ در کتاب

مولا حسینؑ۔ دنیا میں، امت میں اس طرح ہیں جیسے قرآن پاک میں قل ھو اللہ کا سورہ ہے۔ جو محکم ہے۔ منشاء یہ نہیں

یعنی......ایک......خالق......احد

......ایک......حسین......واحد

اپنے اہل بیت میں بھی حسین......واحد......کوئی اور حسین نہیں

جیسے خدا......کائنات میں احد و واحد ہے کوئی اور نہیں

اسی طرح مخلوق میں......حسین......واحد

زندہ حق از قوت بشری است
باطل آخر داغ حسرت میری است

یہ قوت بشری ہے جس کی وجہ سے حق زندہ ہے۔ باطل کے لئے ذلت، ناکامی، نامرادی ہے۔

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق
یکے حسین رقم کرد دیگرے زینب

(سید ناظر حسین شاہ زنجانی)

بقیہ: لکی نمبرز

درج شدہ سیکنڈ کے پیکٹ فرسٹ میں بھی ساتھ ہی لے لینا کیونکہ کبھی کبھی فرسٹ کا پیکٹ سیکنڈ اور سیکنڈ کا پیکٹ فرسٹ میں بھی لگ جاتا ہے۔

محترم قارئین جیسا کہ ملتان سے محمد ارشد قریشی صاحب نے فضل محمود نقاش صاحب کے متعلق گزشتہ شمارے میں لکھا تھا کہ پرائز بانڈ نمبرز کو قمار بازی اور جواء وغیرہ کا نام دیتے ہیں جی ہاں یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایم ارشد قریشی صاحب نے اچھی سوچ اور بہتر طور پر لکھا ہے۔ میں محمد ارشد قریشی کی عظمت کو سلام عرض کرتا ہوں کیونکہ نمبرز کا سلسلہ پرائز بانڈز کے نمبروں سے منسلک ہے اور یہ سلسلہ کوئی چوری اور ڈاکہ وغیرہ سے منسلک نہیں ہے انعام لینے والے اور انعام دینے والے خوشی سے انعام دیتے ہیں اور لیتے ہیں جب دونوں طرف سے خوش اسلوبی کے ساتھ معاملہ روا ہوتا ہے اور حکومتی پرائز بانڈز کے ساتھ اس سلسلے کا تعلق ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ قماری بازی اور جواء کا نام دیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ لکھاری حضرات آئندہ ایسی تحریر شائع نہیں کرائیں گے۔ شکریہ

بقیہ: طب

ٹھیک ہو جائے گی۔ 4۔ گرم دودھ میں تھوڑی سی ہلدی اور دیسی گھی ملا کر پینے سے کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے۔ 5۔ پیاز ابال کر پینے سے بلغم نکلتا اور کھانسی میں آرام آتا ہے۔ 6۔ ہر گھنٹے کے بعد ایک لونگ منہ میں رکھ کر چوستے رہیے، انشاء اللہ کھانسی کا زور ٹوٹے گا۔ 7۔ دو چمچ ادرک کا رس اور ایک چمچ شہد ملا کر پی لیجیے۔ کھانسی سے نجات ملے گی۔ 8۔ گلا بیٹھ گیا ہو تو پیاز کا رس 12 گرام شہد 25 گرام ملا کر گرم کر کے پینے سے انشاء اللہ بیٹھی ہوئی آواز صاف ہو جائے گی۔ 9۔ نمک کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بجھا دیجیے۔ پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار یہ علاج کرنے سے بند آواز صاف ہو جائے گی۔

ضرورت رشتہ

سادات و غیر سادات تعلیم یافتہ بچوں اور بچیوں کے رشتوں کیلئے مومنین کرام رابطہ فرمائیں۔

حر الحسینی

فون: 0301-6993795
047-7623773

B-70 سجادیہ چوک بازار جھنگ شہر

Scanned with CamScanner

اَلقَولِ المُصدّقه فی صَوَاعقِ مُحرّقه

ازتحریر: محمد علی سلیمانی ڈیرہ اسماعیل خان

علامہ ابن حجر مکی کی شہرہ آفاق کتاب "صواعق محرقہ" جو کہ انہوں نے 950ھ میں مکمل کر لینے کے بعد مسجد الحرام میں مختلف فرقوں کے لوگوں کے مجمع میں سنائی کیونکہ اس دور میں طباعت و اشاعت کی سہولتیں میسر نہ تھیں ہاتھ سے لکھی گئی کتاب مصنف مختلف علاقوں کے سفر کے دوران لوگوں کے مجمع میں سنایا کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر مکی کی مذکورہ مشہور کتاب سے چند ایک قول لینے کی جسارت کرتا ہوں۔ وہ اپنی مذکورہ کتاب کے صفحہ 502 سے 517 تک رسول پاکؐ کا اپنی امت مسلمہ کو بار بار اپنی اہلبیتؑ کا یاد دلاتا اور ان کا مقام بتانا لکھتے ہیں کہ سلام "عَلٰی اِلْ یٰسِیْن (القرآن) سلام ہو آل یاسین پر۔ مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد آل محمدؐ پر سلام پڑھنا ہے اور کلبی نے بھی یہی کہا ہے (صفحہ 502) علامہ ابن حجر مکی نے قرآن کے حوالے سے بتا دیا کہ آل محمدؐ پر سلام پڑھنا ہے اس لئے آل محمدؐ کا جہاں بھی نام آئے گا وہاں "علیہ السلام" پڑھا جائے گا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول پاکؐ کیلئے فرمایا یٰسین اور آل رسول کیلئے فرمایا سلام° عَلٰی اِلْ یٰسِین کہ آل یٰسین یعنی آل محمدؐ پر سلام ہو۔ اب خدا تو آل محمدؐ کو "علیہ السلام" کہے لیکن ایک مسلمان اس کے الٹ کرے کہ نہیں میں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہوں گا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ، قرآن اور رسول کا چور ہے اور ان کا نافرمان ہے۔ علامہ ابن حجر مکی نے اسی کتاب کے صفحہ 503 میں یہی بیان کیا ہے کہ "فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے کہ حضورؐ کے اہلبیتؑ پانچ باتوں میں آپؐ کے مساوی ہیں۔ سلام میں جیسا کہ فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ اور فرمایا سلام° عَلٰی آلِ یٰسِین تشہد کی صلوٰت میں۔ طہارت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے طٰہٰ یعنی اے طاہر اور دوسری جگہ فرماتا ہے وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ صدقہ کی تحریم میں اور محبت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرمایا لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔ یہ علامہ ابن حجر مکی نے نہایت خوبصورت اور دل نشین مطابقت قرآن سے کی ہے۔

پھر فرماتے ہیں صفحہ 503 پر کہ "اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اور انہیں کھڑا کرو یہ پوچھے جائیں گے۔ دیلمی نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ وقفوهم انهم مسئولون۔ یعنی انہیں کھڑا کرو ان سے حضرت علیؑ کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائیگا" معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسری عبادات تب قبول ہوں گی جب علیؑ کی ولایت دل میں ہو گی۔ ورنہ جب فرشتے کھڑا کریں گے تو اس وقت ولایت علیؑ کے بارے کیا جواب دیا جائیگا؟ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰه پڑھنا اور دل میں اس کا ایمان رکھنا تمام عبادات کی قبولیت کی کنجی ہے اور اگر دل میں نماز، روزے، حج، زکوٰۃ سے محبت ہو اور علیؑ سے محبت نہ ہو عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰه کو بدعت اور گناہ ایمان کرتا ہو تو وہی نماز، روزے، حج، زکوٰۃ منہ پر عذاب بنا کر ماری جائیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ اسی کتاب کے صفحہ 504 پر رسول پاکؐ کی ان شدید الفاظ میں وصیت ہے کہ "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں ایک تو اللہ کی کتاب ہے جس میں نور و ہدایت ہے پس کتاب الٰہی سے تمسک کرو اور اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور آپؐ نے اس کے متعلق بڑی رغبت اور ترغیب دلائی پھر فرمایا دوسرے اہلبیتؑ ہیں۔ آپؐ نے تین بار فرمایا کہ میں تم کو اپنے اہلبیتؑ کے متعلق اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں۔ زیدؓ سے پوچھا گیا آپؐ کے اہلبیتؑ کون ہیں؟ کیا آپؐ کی بیویاں اہلبیتؑ میں سے نہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک آپؐ کی بیویاں اہلبیتؑ میں سے ہیں لیکن اہلبیتؑ وہ ہے جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ آل علیؑ، آل عقیلؓ اور آل عباسؓ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے۔ فرمایا ہاں۔ اسی طرح صفحہ 506 پر لکھتے ہیں کہ "ایک صحیح روایت میں ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کی پیروی کی تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب اللہ اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔ طبرانی نے یہ بات زائد بیان کی ہے کہ میں نے آپؐ سے ان دونوں باتوں کے متعلق دریافت کیا فرمایا، پس ان دونوں سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کے بارے کوتاہی کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور تم انہیں سکھانے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔"

رسول پاکؐ نے بتا دیا کہ اہلبیتؑ کو پڑھانے کی ضرورت نہیں وہ ہر ایک سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ جب رسول پاکؐ نے یہ وصیت فرمائی اس وقت رسول پاکؐ کے سامنے کون تھے؟ کیا ہم اور آپ تھے؟ نہیں، بلکہ صحابہ کرامؓ و ازواجات مطہراتؓ تھے۔ معلوم ہوا کہ اہلبیتؑ کا علم تمام صحابہ کرامؓ و ازواج مبارکہ سے زیادہ ہے اور رسول پاکؐ ان سے خصوصاً اور تا قیامت آنے والی نسلوں سے عموماً یہ وصیت فرما رہے تھے کہ خبردار میرے اہلبیتؑ تم سے زیادہ علم والے ہیں نہ اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اور نہ انہیں کچھ پڑھانے سکھانے کی کوشش کرنا بلکہ انہی کی پیروی کرو گے تو گمراہ نہ ہو گے اور اگر قرآن و اہلبیتؑ کا تمسک چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ "حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ عترت رسولؐ ہیں یعنی ان لوگوں میں سے ہیں جن سے تمسک کرنے کے متعلق ترغیب دی گئی ہے۔" (صواعق محرقہ صفحہ 510) اسی کتاب کے صفحہ 511 پر ہے کہ اللہ فرماتا ہے۔ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہم وہ رسی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ خداوند تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن و اہلبیتؑ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

Scanned with CamScanner

اوپن بند کرنے کا سدابہار کلیہ

اقبال غنی۔ کراچی

قارئین آئینہ قسمت: انشاء اللہ میرے اس کلیہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ کیونکہ یہ کلیہ سدابہار کلیہ ہے۔ یہ کلیہ سال کی بیس قرعہ اندازی سے لے کر بعض اوقات **24** قرعہ اندازی تک چلتا ہے۔ باقی قارئین خود نوٹ کرلیں۔

فرسٹ رومین کا پنگھوڑا (ٹینڈولہ) لیں۔ اسی ٹینڈولہ کے اوپن اور کلوز کو جمع کریں۔ لیکن جمع کا بقایا نہ لیں۔ جو ہندسے آئیں گے وہ آئندہ اوپن کے لیے بند ہوں گے۔ مثال کے طور پر:

	ٹینڈولہ	اوپن اور کلوز جمع کیا	بند اعداد	آئندہ اوپن
1-	975	975 97 + 62	2 - 6	3
2-	365	365 36 + 91	1 - 9	کلیہ ٹوٹ گیا
3-	900	900 90 + 90	0 - 9	3
4-	325	325 32 + 57	5 - 7	9

	ٹینڈولہ	اوپن اور کلوز جمع کیا	بند اعداد	آئندہ اوپن
1-	900	900 90 + 90	0 - 9	3
2-	325	325 32 + 57	5 - 7	9
3-	942	942 94 + 36	3 - 6	5
4-	526	526 52 + 78	7 - 8	1
5-	106	106 10 + 10	1 - 6	یہاں یہ کلیہ ٹوٹ گیا
6-	115	115 11 + 26	2 - 6	1
7-	571	571 57 + 28	2 - 8	7

راتوں رات لکھ پتی بننے کا نایاب عمل

از تحریر: محمد طیب۔ فیصل آباد

یہ عمل آئینہ قسمت کے قارئین کے لیے ایک تحفہ ہے آج کے اس دور میں ہر آدمی کی کوشش ہے کہ راتوں رات امیر ہو جائے اسی لیے میں اپنے دوستوں کے لیے ایک آسان عمل لے کر آیا ہوں۔ عمل یہ ہے۔

اَلْخَبِیْرُ۔ اَلْمُہَیْمِنُ۔ اَلْہَادِیْ

سب سے پہلے اپنے کپڑے صاف رکھیں جس جگہ عمل کرنا ہے وہ جگہ صاف ہو۔ ان اسماء کو نوچندی جمعرات سے ٹھیک گیارہ بجے پڑھیں۔ ان اسماء کو **2** ہزار سوا **2** بار سات دن پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ پھر جب کبھی پرائز بانڈ یا سٹہ یا ریس وغیرہ کسی قسم کا نمبر معلوم کرنا ہو **101** بار پڑھیں اور دل میں نمبر کی نیت رکھیں خواب میں نمبر مل جائے گا۔ ان اسماء کو روزانہ **65** بار پڑھنا ہوگا تا کہ عمل قابو میں رہے۔ مزید یہ کہ اس عمل کے بارے میں مزید معلومات کے لے رابطہ کریں۔ یہ اجازتی عمل ہے اجازت لے کر کریں۔

ایک گھنٹہ میں جنات حاضر

از تحریر: محمد طیب۔ فیصل آباد

میرے دوستو یہ عمل خاص کر ان لوگوں کے لیے جو لمبے لمبے چلّے **11-21** یا **41** دن کا چلہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ ایک نعمت ہے۔ کرنا آپ کو یہ ہوگا کہ جب چاند گرہن لگے **20** مرتبہ سورۃ الناس **20** مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں۔ جیسے ہی آپ پڑھائی ختم کریں گے۔ **2** جن حاضر ہوں گے۔ جو کام کہیں گے وہ کریں گے۔ پڑھائی سے پہلے **2** رکعت نماز صلوٰۃ حاجت ضرور پڑھیں۔ رجال الغیب کو پشت پر رکھیں چاند گرہن کے اوقات کے لیے زنجانی جنتری دیکھیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◉ پاکستان نیوز ایجنسی پاکپتن شریف ✹ ماروی بکسٹال ٹنڈو آدم ✹ سندھ کتاب گھر میر پور خاص

Scanned with CamScanner

طب

ہومیو ڈاکٹر
سید اویس الطاف بخاری

ہر بیماری کی دوا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی حقیقت میں شافی الامراض یعنی بیماریوں سے شفا دینے والا ہے۔ بعض اوقات بڑے بڑے ماہر طبیب بہتر سے بہترین دوائیں دیتے ہیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق مرض میں مسلسل اضافہ ہوتا اور بالآخر کے حبیب ﷺ کا فرمان صحت نشان ہے۔ "ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے مریض اچھا ہوجاتا ہے۔"

اسی حدیث پاک سے ڈاکٹروں کے اس قول کی بھی تردید ہوگئی کہ کینسر یا فلاں بیماری لاعلاج ہے۔ یقیناً بڑھاپے اور موت کے سوا کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ امراض کا علاج اطباء اب تک دریافت نہیں کر پائے۔ بہرحال رب ذوالجلال چاہے تو دوا شفا کا ذریعہ ہے ورنہ عین ممکن ہے کہ وہی دوا موت کا سبب بن جائے۔

شفا ملنے نہ ملنے کا راز

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان مذکورہ حدیث پاک کے تحت مراۃ شرح مشکوٰۃ پر صاحب مرقاۃ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔ "جب اللہ عزوجل کسی بیمار کی شفا نہیں چاہتا تو دوا اور مرض کے درمیان ایک فرشتے کے ذریعے آڑ کردیتا ہے۔ جس کی وجہ سے شفا واقع نہیں ہوتی۔ جب شفا کا ارادہ کرتا ہے تو پردہ ہٹادیا جاتا ہے۔ جس سے دوا مرض پر واقع ہوتی ہے اور شفا ہوجاتی ہے۔"

کسی ایک طبیب کو علاج کے لیے مستقلاً مخصوص کرلینا چاہیے وہ آپ کے طبعی مزاج سے واقف رہے گا تو علاج جلد ہوسکے گا اور حتی اثرات کے خطرات بھی کم رہیں گے ورنہ جدا جدا طبیبوں کے پاس جائیں گے تو وہ نئے نئے نسخے آزمائیں گے۔ اس طرح آپ کا پیسہ اور وقت دونوں برباد ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح کتابوں اور لوگوں کے بتائے ہوئے نسخوں کے مطابق علاج کرنا بھی خطرناک ہوسکتا ہے۔ "اس مضمون میں دیا ہوا کوئی بھی نسخہ اپنے طبیب سے مشورہ کیے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی طبعی کیفیات جدا جدا ہوتی ہیں۔ لہٰذا آپ کی جسمانی کیفیات سے واقف آپ کا طبیب ہی بہتر طے کرسکتا ہے کہ آپ کو کون سا نسخہ موافق ہوسکتا ہے اور کون سا نہیں۔ کیونکہ کتاب میں علاج کا طریقہ بیان کرنا اور ہے جبکہ کسی خاص مریض کا علاج کرنا اور۔ مثال کے طور پر شہد ہی کو لے لیجیے۔ حالانکہ اس میں شفاء ہے مگر بعض وجود اس کو برداشت نہیں کرپاتے۔ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں۔ "جن مزاجوں پر صفرا غالب ہوتا ہے شہد انہیں نقصان کرتا ہے بلکہ بارہا بیمار کردیتا ہے باوجود اس کے کہ شہد دلیل قرآنی شفا ہے۔"

احادیث مبارکہ میں بیان کردہ علاج بھی اپنی مرضی سے نہیں کرنے چاہئیں۔ بے شک سرکار مدینہ ﷺ کے فرامین حق، حق اور حق ہی ہیں۔ مگر جو علاج نبیوں کے سرتاج صاحب معراج ﷺ نے تجویز فرمائے ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ خاص خاص موقعوں موسموں کی مناسبتوں اور مخصوص لوگوں کے مزاجوں اور طبیعتوں کے موافق ہوں۔ جیسا کہ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک یعنی "**کالا دانہ (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔**" کے تحت فرماتے ہیں ہر مرض سے مراد ہر بلغمی اور رطوبت کے امراض میں شفاء ہے کیونکہ کلونجی گرم اور خشک ہوتی ہے۔ لہٰذا مرطوب یعنی تری والی اور سردی کی بیماریوں میں مفید ہوگی۔ مزید فرماتے ہیں یہاں مراد عرب کی عام بیماریاں ہیں۔ یعنی کلونجی عرب کی عام بیماریوں میں مفید ہے۔ اہل عرب کو تجویز کردہ دوائیں صرف اپنی رائے سے استعمال نہ کریں کہ ہمارے طبعی مزاج اہل عرب کے طبعی مزاج سے جداگانہ ہیں۔

ماہر طبیب کون؟ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 206 پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ "**نااہل یعنی جو پورا طبیب نہ ہو اس کو علاج میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے اور اس کا ترک فرض**"۔ جس نے فن طب کے باقاعدہ اصول اور طور طریقے سیکھے اور کافی مدت کسی طبیب حاذق کے مطب میں رہ کر کام کیا اور تجربہ حاصل ہوا۔ اکثر مریض اس کے ہاتھ پر شفا پاتے ہوں۔ اگرچہ مریضوں کا کم حصہ شفا پانے میں ناکام بھی رہتا ہو۔ بے علم ناتجربہ کار جو کہ تشخیص یعنی مرض کی شناخت اور علاج میں جس طرح کی فاحش غلطیاں کیا کرتے ہیں۔ اس طرح کی بھولیں نہ کرتا ہو وہ لائق طبیب ہے۔ ایسے ماہر طبیب سے اگر بعض اوقات تشخیص یا علاج میں غلطی واقع ہوجائے تو اس کو نااہل نہیں کہا جائے گا۔

بیماریوں سے بچاؤ کا نسخہ: سنت کے مطابق کھائیں پکیں۔ پیزے، پراٹھے کباب سموسے وغیرہ دیر سے ہضم ہونے والی

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ❀ منصور ملک نیوز ایجنٹ تونسہ شریف ✿ کتب خانہ مقبول عام اٹک شہر ✿ سعید بک سیلرز ہارون آباد

Scanned with CamScanner

غذائیں معدے میں نہ ٹھونسے، فرج کا ایک دم ٹھنڈا پانی اور کولا بوتلیں پیٹ میں نہ انڈیلے تو انشاءاللہ عزوجل آپ کا معدہ درست رہے گا اور جب ہاضمہ صحیح ہوگا تو نہ قبض ہوگی اور نہ پیٹ میں گند جمع ہوگا اور نہ پیٹ کی خرابیوں کے سبب بیماریاں جنم لیں کہ بقول اطباء تقریباً 80 فیصد بیماریاں پیٹ کی خرابیوں کے سبب جنم لیتی ہیں۔ جو لوگ خوب ڈٹ کر کھاتے ہیں وہ گویا پیسے خرچ کر کے بیماریاں خرید فرماتے اور سخت تکالیف اٹھاتے اور آخر کار پچھتاتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق امریکا میں کم کھانے والے چوہے اور کتے زیادہ کھانے والے چوہے اور کتوں سے تین گنا زیادہ عرصہ زندہ رہے۔ زیادہ نہ کھانے سے انسان جلد بوڑھا نہیں ہوتا بلکہ طویل عرصے تک جوان نظر آتا ہے۔

خون ٹیسٹ: ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ہر تین ماہ بعد اپنے خون کے ٹیسٹ ضرور کروائیں۔ مثلاً بلڈ شوگر، لپڈ پروفائل، کمپلیٹ بلڈ ٹیسٹ (Complete Blood Test, CBC)، Hepatitis BC بلڈ یوریا وغیرہ۔ ان وسوسوں پر توجہ مت دیجیے کہ ٹیسٹ میں کچھ نکلا تو ٹینشن ہو جائے گی۔ یہ ٹینشن آسان ہے ورنہ اچانک اسپتال جانا پڑے تو زیادہ تکالیف کا باعث بنے گا۔ اگر اسپتال میں داخل ہونے کی نوبت آئے تو گھبرا نہ جائیں، ذہن کو حاضر رکھیں۔ مریض کو چاہیے کہ نماز کی پابندی کریں اور درود شریف کی کثرت کریں۔ اگر وضو کرنے میں دشواری ہو اور مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو کوری مٹی کی پلیٹ یا پاک صاف اینٹ لے لیجیے تاکہ ضرورتاً تیمم کیا جا سکے۔

ہوا سے علاج: کھلی فضا میں فجر کے وقت آہستہ سے سانس لینا شروع کیجیے اور جتنا گہرا لے سکتے ہیں لے لیجیے۔ پھر جتنی دیر تک اندر روک سکتے ہیں روک رکھیے۔ روزانہ کم از کم 40 بار اس طرح کیجیے۔ مریض بستر پر لیٹ کر بھی یہ عمل کر سکتا ہے۔ یہ عمل مختلف امراض بالخصوص دمہ اور پھیپھڑوں کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ ڈپریشن اور ہائی بلڈ پریشر میں بھی یہ عمل مفید ہے۔

ایگزوسٹ فین: بیت الخلا اور باورچی خانہ بلکہ کمرہ میں بھی ایگزوسٹ فین لگوائے جائیں۔ گھریلو باورچی خانہ میں 12 انچ کا لوہے کا ایگزوسٹ فین مناسب ہے۔ پلاسٹک والا دیرپا نہیں ہوتا اور ہوا بھی کم اٹھاتا ہے۔ ایگزوسٹ فین کے استعمال سے کمرہ میں تازہ اور صاف ہوا داخل ہوگی جو صحت کے لیے ضروری ہے۔ بند کمروں میں جراثیموں کی افزائش زیادہ ہوتی ہے۔

موٹاپے کا علاج: موٹاپے کا سب سے بہترین علاج اللہ عزوجل کے حبیب حضرت محمد ﷺ کا تجویز کردہ ہے اور وہ یہ کہ "بھوک کے تین حصے کر لیے جائیں ایک حصہ غذا، ایک حصہ پانی اور ایک حصہ ہوا اور سانس اگر کھانے کا یہ طریقہ اپنا لیا جائے تو ان شاء اللہ نہ کبھی بدن موٹا ہوگا نہ کبھی گیس، قبض وغیرہ کا عارضہ ہوگا۔

روزانہ صبح نہار منہ 3 سے 5 عدد انجیر کھانا موٹاپہ کم کرتا ہے۔ ایک گلاس پانی میں 2 چمچ شہد خالص اور ایک لیموں کا رس استعمال کرنے سے موٹاپہ کم ہوتا ہے اگر اس میں آدھا چمچ ادرک کا رس شامل کر لیا جائے تو یورک ایسڈ کے ساتھ ساتھ جسم سے سارے مطلوبہ زہریلا عنصر پیشاب کے ذریعے نکل جائے گا۔ دوا کے طور پر ہومیو پیتھی دوائی "فائٹولیکا Q" صبح، دوپہر اور رات استعمال کرنی چاہیے۔ یہ دوا چربی کو کم کرنے میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر مریض بدہضمی اور نفخ یعنی ریح کی زیادتی کا بھی شاکی ہو تو ہومیو پیتھی دوائی "فیوکس ویسی کیولوسس Q" بھی مندرجہ بالا دوا کے ساتھ استعمال کریں۔ وزن کم کرنے کے لیے سبزیاں (آلو، گوبھی وغیرہ بادی اشیاء کے علاوہ) صرف پانی میں ابلی ہوئی یا ایک فرد کے لیے صرف چائے کی ایک چمچ "کارن آئل" ڈال کر پکائی ہوئی بہترین نعمت ہے۔ مرچ مصالحہ یا ہلدی استعمال کر سکتے ہیں۔ روزانہ ایک چٹکی ہلدی بھی کے پیٹ میں جانی چاہیے، انشاءاللہ کینسر سے حفاظت ہوگی۔

اگر روٹی یا چاول کھانا ضروری ہو تو صرف آدھی چپاتی پانی میں ابلے ہوئے چاول صرف آدھا کپ اور چھوٹی سی ایک بوٹی۔ چائے اگر پینا چاہیں تو "اسکیمڈ ملک" کی پھیکی ہی پی لیجیے یا مٹھاس کے لیے ایک گولی Canderel ڈال لیجیے۔

سلاد، ککڑی، کھیرا وغیرہ (بغیر چھلکا اتارے) بھی بکثرت استعمال کیجیے۔ چاول، چینی، چکنائی، اونٹ، گائے اور بکرے کا گوشت، ملائی، انڈہ کی زردی، کیک، چاکلیٹ، ٹافیوں، نمکو، آئسکریم، ٹھنڈے مشروبات، پکوڑے، کباب، سموسے، پیزے، پراٹھے وغیرہ ہر وہ چیز جس میں میدہ، چکناہٹ یا مٹھاس شامل ہو ان سے بچیے۔ انشاءاللہ وزن میں کمی آئے گی۔

شوگر کا علاج: (1) روزانہ صبح یہ آیت مبارکہ تین بار (اول آخر 1 بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیجیے انشاءاللہ شوگر سے نجات ملے گی۔

"رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O (پارہ 15 بنی اسرائیل 80)

(2) خشک سونف اور خشک آملہ ہم وزن پیس کر باریک چھان کر اس پر 313 بار درود پاک پڑھ کر دم کر کے رکھ لیجیے اور چھ چھ ماشہ (6 گرام) تا حصول شفا روزانہ صبح و شام تازہ مٹکے کے پانی سے استعمال کیجیے۔ انشاءاللہ شوگر کم کرنے کا بہترین علاج ہے۔ (3) ایک کپ کلونجی، ایک کپ رائی، ایک کپ انار کا سوکھا چھلکا ملا کر پیس لیجیے۔ اس پر سات (7) بار سورۃ الفاتحہ (اول آخر درود شریف) پڑھ کر دم کر دیجیے اور 30 روز تک بلا ناغہ روزانہ صبح نہار منہ آدھا چمچ استعمال کیجیے۔ (4) ایک کلونسو کے پیس کر رکھ لیجیے۔ روزانہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ● کیپٹل نیوز ایجنسی ہری پور ہزارہ ★ عبدالنواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ★ عزیز بکسٹال حرم گیٹ ملتان

صبح نہار منہ چوتھائی چمچ پانی کے ساتھ استعمال کیجیے۔ کریلے کے پاؤڈر کی بجائے اگر روزانہ صبح وشام کریلے کا رس ایک ایک چمچ پی لیں۔ تب بھی انشاء اللہ شوگر کی بیماری میں حیرت انگیز طور پر فائدہ ہوگا۔ اس کے ساتھ اگر کھانا کم کھائیں گے تو انشاء اللہ شوگر کے ساتھ ساتھ ضمناً موٹاپے کا علاج بھی ہوتا چلا جائے گا۔ ہومیو پیتھی دوا سائزیجیم جمبولینم **Syzgium Jambo** **Q** شوگر کے مرض کی بہترین دوا ہے۔

شوگر کے مریض کو پیشاب دودھیا رنگ کا آتا ہو تو یہ دوا نافع ہے۔ ایسڈ فاس **Acid Phos** اگر شوگر کے مرض کے ساتھ ضعف گردہ، جگر اور معدہ کے لیے **Uranium Nitricum** یورینیم نائٹریکم استعمال کریں۔ ذیابیطس میں بار بار اور زیادہ پیشاب آنا کی صورت میں خالص ہلدی باریک پسی ہوئی چار ماشہ تازہ پانی سے استعمال کیجیے۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

دل کی بند شریانیں کھلنے کا گھریلو علاج

ایک صاحب کا بیان ہے "دل کی تکلیف کی وجہ سے میں نے "انجیو گرافی" کروائی تو دل کی تین شریانیں بند تھیں۔ ڈاکٹروں نے ایک ماہ بعد آپریشن کی تاریخ دی۔ اس دوران میں نے ایک حکیم صاحب سے رجوع کیا۔ انہوں نے مجھے ایک نسخہ تجویز کیا۔ میں نے ایک ماہ تک وہ نسخہ استعمال کیا۔ مقررہ تاریخ پر کارڈیالوجی سینٹر میں سوا دو لاکھ روپے جمع کروا دیے۔ ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ کروائے۔ دوسرے روز میری بائی پاس سرجری ہونے والی تھی۔ تین ڈاکٹروں کے بورڈ نے ایک ماہ پہلے کی اور نئی رپورٹوں کو لے کر مجھ سے پوچھا۔ پہلی "انجیو گرافی" کروانے کے بعد آپ نے کون سی دوا استعمال کی تھی:؟ میں نے حکیم صاحب والا نسخہ تفصیل سے بیان کر دیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا۔ "آپ کی تین بند شریانوں میں سے دو کھل چکی ہیں۔ یہ نسخہ جاری رکھیے فی الحال آپ کو بائی پاس سرجری کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ میں نے اپنی جمع کروائی ہوئی رقم واپس لی اور خوشی خوشی لوٹ آیا۔

نسخہ: (1) لیموں کا رس ایک پیالی (2) ادرک کا رس ایک پیالی (3) لہسن کا رس ایک پیالی (4) سیب کا سرکہ ایک پیالی۔ ان چاروں کو یکجان (mix) کر کے ہلکی آگ پر گرم کریں۔ جب ایک پیالی رس کم ہو جائے یعنی 3 پیالی جتنا رس رہ جائے تو چولہے سے اتار لیجیے۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو تین پیالی شہد اس میں حل کر لیجیے۔ دوا تیار ہے۔ اس کو بوتل میں بھر لیجیے۔ روزانہ صبح نہار منہ "تین (3)" چمچ دوا پی لیجیے۔ یہ نسخہ 3 ماہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ دل کی جانب جانے والی تمام بند شریانیں کھل جائیں گی اور جسم میں موجود تمام زہریلے مادے مثلاً "یورک ایسڈ" وغیرہ بھی پیشاب کے راستے خارج ہو جائے گا۔

نوٹ: آج کل بازار میں جو ادرک دستیاب ہے وہ اکثر تیزاب سے دھلا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے ادرک کا رس فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا بغیر دھلا ادرک استعمال کریں۔"

دل کی گھبراہٹ کے لیے

(1) وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ (ط) (پ ۹ الانفال ۱۱) (2) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o (پ۱۳ الرعد ۲۸)

اوپر دی ہوئی دو آیتیں مریض خود پڑھ کر دم کیا ہوا پانی پیے یا کوئی پڑھ کر پلا دے انشاء اللہ دل کی گھبراہٹ ختم ہو جائے گی۔ "یَا اللّٰہُ قَوِّنِیْ وَقَلْبِیْ" جب بھی دل میں تکلیف اٹھے اس وقت یہ عمل کیجیے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ غیر مریض بھی ہر نماز کے بعد یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ دل کے امراض سے محفوظ رہے گا۔

دائمی نزلے کا گھریلو علاج

(1) دائمی نزلے کی مریض روزانہ کم از کم 30 دن صبح سے ناشتہ کے دو گھنٹے بعد مچھلی کا تیل (Codliver Oil) آدھی چمچ استعمال کریں۔ سردیوں میں رات کو بھی مزید آدھی چمچ استعمال کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ دائمی نزلہ سے آرام ہو جائے گا۔ بچوں کو اگر بار بار نزلہ ہوتا ہو تو مچھلی کا تیل تین تین قطرے دن میں ایک یا دو بار 30 دن استعمال کروائے۔ روزانہ رات مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے چھلکے سمیت کھانا پھر ایک گھنٹے تک پانی چائے یا کوئی مشروب نہ پینا دائمی نزلہ کے لیے مفید ہے۔

صبح نہار منہ 12 عدد بادام گری اور کشمش (میوہ) استعمال کریں دائمی نزلہ میں مفید ہے۔ 12 گرام سونف اور سات عدد لونگ دو کلو پانی میں ڈال کر خوب جوش دیجیے۔ جب پانی 250 گرام رہ جائے تو اس میں 12 گرام مصری ڈال کر چائے کی طرح نوش فرمائیں۔ دو تین بار کے استعمال سے نزلہ وزکام دور ہو جائے گا۔

بواسیر: بواسیر کے تین اہم اسباب ہیں:

1- پرانی قبض 2- تبخیر معدہ 3- کرسی نشینی۔ ان چیزوں سے مقعد کے آس پاس کی اندرونی رگوں میں خون کا ٹھہراؤ ہو جاتا ہے۔ جس کے سبب وہ رگیں پھول کر مسوں (Piles) کی صورت میں باہر نکل آتی ہیں یا اندر کی طرف رہتی ہیں۔ اس کو بواسیر کہتے ہیں۔

علاج: خونی بواسیر میں روزانہ صبح شہد کے شربت (یعنی شہد ملے پانی) کے ساتھ روزانہ نہار منہ پانچ عدد خشک انجیر کھا لیجیے۔ مسلسل اس طریقے پر عمل کریں۔ انشاء اللہ چار ماہ سے لے کر دس ماہ کے عرصے میں بواسیر کے مسے خشک ہو جائیں گے۔ (2) 5 انجیر کے ٹکڑے کر کے مناسب مقدار میں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ◉ ایم ٹی نیوز ایجنسی گلگت ★ افضل نیوز ایجنسی پشاور ★ جنگ نیوز ایجنسی ٹوبہ ٹیک سنگھ

Scanned with CamScanner

دودھ میں پکا لیجیے اور ٹھنڈا کر کے سوتے وقت کھا لیجیے۔ یہ خونی بواسیر کا مجرب علاج ہے۔ خون بند ہو جائے گا تا حصول شفاء مستقل استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ طبیعت کے مطابق انجیر کی تعداد کم یا زیادہ بھی کی جا سکتی ہے۔ (3) انار کا چھلکا سکھا کر باریک پیس کر محفوظ کر لیجیے۔ صبح و شام 6 گرام تازہ پانی سے استعمال کریں۔ بواسیر کے لیے مجرب ہومیو پیتھک ادویات بادی بواسیر کے لیے نکس وامیکا 30 اور سلفر 30 مفید ادویات ہیں۔ خونی بواسیر کے لیے ہیمامیلس Q یا کالی سونیا 3x اگر بواسیر کے مسے گچھے کی مانند لٹکے ہوں تو ایلوز 2x ہر دو گھنٹہ بعد۔

جوڑوں کے درد کا گھریلو علاج

(1) یا غنی یا ریڑھ کی ہڈی گھٹنوں، جوڑوں وغیرہ یا جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے پڑھتے رہیے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔ (2) موسمی کے آدھے گلاس خالص رس میں ایک چمچ مچھلی کا تیل (Codliver Oil) ملا کر پہلی بار مسلسل 12 دن تک روزانہ دن 11 بجے پئیں۔ اس کے بعد ہر 7 دن بعد مسلسل 2 دن چار ماہ تک دن دن 11 بجے پئیں۔ یہ علاج سردیوں میں زیادہ مناسب ہے۔ اس علاج کے دوران ٹھنڈی تاثیر والے پھل مثلاً موسمی، اناس اور انار وغیرہ زیادہ استعمال کیجیے۔ (3) پیاز کا رس اور رائی کا تیل ملا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اگر ڈاکٹر اجازت دے تو روزانہ ایک گولی نیورومیٹ (Neuromet) کھانے کے بعد پانی سے استعمال کیجیے۔ جوڑوں کے درد کے لیے مجرب ہے۔

ہڈی جوڑنے کے لیے

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (18)

تین دن تک اول آخر درود شریف کے ساتھ ایک ایک بار پڑھ کر دم کیجیے۔ انشاء اللہ ٹوٹی ہڈی جڑ جائے گی۔ ہومیو پیتھی میں جوڑوں کے درد کی مجرب ادویات: رسٹاکس 3x، برائی اونیا 3x، کاسٹیکم 30x، کالچکم 30x، مرکیورس وغیرہ۔ اپنی علامات کے مطابق ڈاکٹر کے مشورہ سے ادویات کا انتخاب کریں۔

دانتوں کے درد کا علاج

حضرت مولیٰ مشکل کشا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، جو شخص چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب العالمین علی کل حال" کہے گا اسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہ ہوگا۔ انشاء اللہ کھانے کے بعد خلال کرنا سنت ہے۔ خلال نہ کرنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔

(1) ہینگ کو پانی میں جوش دے کر کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔ (2) گرم توے پر پھلائی ہوئی پھٹکڑی کا پاؤڈر مسوڑھوں میں لگانے سے دانتوں سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ (3) انار کے پھول چھاؤں میں سکھا کر خوب باریک پیس کر بوتل میں بھر لیجیے۔ صبح و شام منجن کے طریقے پر دانتوں پر ملنے انشاء اللہ خون بند ہو جائے گا اور ہلتے دانت بھی مضبوط ہوں گے۔

مسواک دانتوں کے تمام امراض کا علاج ہے جبکہ اس کو اصول کے مطابق کیا جائے۔ آج کل لوگ مسواک نہیں بلکہ رسماً مسواک ادا کرتے ہیں۔ (I) مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر اور لمبائی ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (II) جب بھی مسواک کرنا ہو تو کم از کم تین بار کیجیے۔ (III) مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجیے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ (IV) مٹھی بند کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (V) مسواک کے ریشے یا ناقابل استعمال مسواک مت پھینکیے۔ یہ آلہ ادائے سنت ہے۔ کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجیے یا دفن کر دیجیے۔

پائیریا کا علاج

(1) ہڑ، نمک اور کالی مرچ ہم وزن باریک پیس لیجیے اور اس سے دن میں دو بار منجن کیجیے۔ انشاء اللہ مسوڑھوں کی سوجن اور پائیریا کا بہترین علاج ہے۔ (2) پالک کا رس پینا مفید ہے۔ بہتر ہے کہ اس میں گاجر کا رس شامل کر لیجیے۔ امرود کے درخت کی کونپلیں (نئے نرم پتے) مناسب مقدار میں کھائیے۔

ہومیو پیتھک ادویات:

پرانے اور گلے سڑے دانتوں کے لیے مرکیورس 30

ٹھنڈا پانی پینے سے درد ہو	کلکیریا کارب 3x
دانتوں کے امراض کی اعلیٰ دوا	پلانٹیگو میجر 3x
سیاہ دانتوں کے لیے	سٹافی سیگریا 3x

قبض: اگر قبض رہتی ہو تو اپنا ہاضمہ درست رکھیے۔ مناسب مقدار میں پکے امرود بیج سمیت کھا لیجیے یا مناسب مقدار میں پپیتا کھا لیجیے پیٹ صاف ہو جائے گا۔ نہار منہ ایک یا چار گلاس نیم گرم پانی پی لیجیے۔ ایک گلاس نیم گرم پانی میں دو چمچ خالص شہد، ایک چمچ لیموں کا رس اور ایک چمچ ادرک کا رس حل کر کے پی لیجیے۔ کچا کیلا ابال کر کھانا قبض کے لیے مفید ہے۔ دن 11 بجے اور رات سوتے وقت ایک ایک چمچ زیتون کا تیل پینے سے دائمی قبض کا خاتمہ ہوتا ہے اور معدہ اور آنتوں کا السر بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ انشاء اللہ

ہاضمہ دار چٹنی

روزانہ کھانے کے ساتھ اس چٹنی کا استعمال ہاضمہ کے لیے مفید ہے۔ یہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ● سنی بکسٹال پنوں عاقل ★ رمضان بکڈپو خانپور ★ پنجاب بکڈپو تلہ گنگ

Scanned with CamScanner

چٹنی جسم سے زہریلے مادے بھی پیشاب کے ذریعے خارج کرتی ہے۔
سرخ ٹماٹر 50، ادرک 50 گرام، پودینہ ایک گڈی، لہسن 50 گرام، ہری مرچیں 25 گرام، زیرہ سفید 25 گرام، ہلدی 25 گرام، لیموں کا رس 1 عدد، انار دانہ 10 گرام، نمک حسب ذائقہ

ہاضمہ کیسے درست ہو؟

وقت بے وقت کھاتے رہنے سے معدہ تباہ اور ہاضمہ برباد ہو جاتا ہے۔ جب تک بھوک نہ لگے اس وقت تک کھانا سنت نہیں۔ جب بھی کھائے تو بھوک کے تین حصے کرلے ایک حصہ کھانا، ایک حصہ پانی اور ایک حصہ ہوا۔ کھانے کے دو گھنٹے تک نہ سوئے۔ گوشت کم اور سبزی پھلوں کا استعمال زیادہ کرے۔ روزانہ پون گھنٹہ پیدل چلے۔ چلنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے 15 منٹ تیز تیز قدم چلے، پھر 15 منٹ درمیانہ چلے، آخر میں پھر 15 منٹ تیز قدم چلے۔ رات کا کھانا کھا کر کم از کم 150 قدم چلے۔ انشاء اللہ آپ کو 80% امراض سے تحفظ حاصل ہوگا۔ جن میں ہارٹ اٹیک، فالج، لقوہ، دماغی امراض، ہاتھ پاؤں اور بدن کا درد، زبان اور گلے کی بیماریاں، سینے کی جلن، شوگر، بلڈ پریشر، جگر اور پتے کے امراض وغیرہ

گیس اور بد ہضمی کے لیے

اپھارہ یعنی ہوا کے سبب پیٹ پھول جاتا ہو تو پسی ہوئی خالص ہلدی 1 گرام اور نمک 1 گرام۔ کر پانی سے استعمال کیجیے۔ ہوا خارج ہو کر پیٹ ہلکا ہو جائے گا۔ کئی روز استعمال کرنے سے بد ہضمی بھی دور ہو جائے گی۔
☆ادرک کاٹ کر چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں بنا لیجیے اور اس پر نمک چھڑک کر ایک یا دو گرام کھا لیجیے۔ انشاء اللہ چمک کر بھوک لگے گی، گیس خارج ہوگی اور قبض دور ہوگی۔ ☆ پیٹ کی جلن کے لیے روزانہ پانچ کھجوریں (دھو کر) رات کو پانی میں بھگو لیجیے۔ صبح کچل کر شہد میں ملا کر نہار منہ پی لیجیے۔ ☆ روزانہ صبح و شام ایک انڈے کی صرف کچی سفیدی نگل لیا کریں۔ انشاء اللہ پیٹ درد اور پیٹ کی اکثر بیماریاں دور ہوں گی۔ ☆ پیٹ میں کیڑے ہوں تو شہد میں اجوائن ملا کر چاٹ لیجیے یا زیرے کا جوشاندہ یعنی زیرہ ابال کر اس کا پانی پی لیجیے۔
☆ پرانی پیچش کے لیے روزانہ صبح طلوع آفتاب سے قبل اول و آخر درود شریف کے ساتھ ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ پی لیجیے اور آدھے گھنٹہ تک کوئی بھی کھانے پینے کی چیز استعمال نہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

معدہ کی تیزابیت کا علاج

☆ روزانہ ایک کیلا کھا لیجیے فائدہ ہوگا۔ ☆ ہر تیسرے روز تین چمچ اسپغول کی بھوسی پانی سے پھانک لیجیے۔ روزانہ کل 12 گلاس پانی پیا کیجیے

☆ روزانہ صبح نہار منہ اور عصر کے وقت ایک گلاس پانی میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لیجیے۔ ☆ روزانہ دن 11 بجے اور رات سوتے وقت ایک چمچ زیتون کا تیل استعمال کیجیے۔ انشاء اللہ السر کو بھی ختم کرے گا۔ ☆ جس وقت معدہ میں جلن زیادہ ہو یا تیکھا پانی معدے سے حلق میں آتا محسوس ہو تو Peptinil کی ایک ٹکیہ پانی سے لے لیجیے۔

کمزوری کا علاج

تَلْبِینَہ کمزوری کا بہترین علاج ہے۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے۔
دودھ میں ”جو یا گیہوں“ کا آٹا یا بھوسی ڈال کر پتلا پکا لیجیے اور ضرورت کے مطابق شہد ڈال لیجیے۔ حسب خواہش تناول فرمائیے۔ اسکو عربی میں تَلْبِینَہ اردو میں لپٹا (راب) اور پنجابی میں سیرہ کہتے ہیں۔ خصوصاً بیماری کے بعد ہونے والی کمزوری کے لیے بے حد مفید ہے۔ تَلْبِینَہ زود ہضم ہے پیٹ میں بوجھ نہیں کرتا۔ دل کو قوت بخشتا ہے۔ رنج و غم اور دل کی گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ (2) بھینس کے گرم دودھ میں دو بڑے چمچ شہد ملا کر روزانہ پینا جسمانی طاقت بڑھانے کے لیے مفید ہے۔ (3) ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کا فرمان صحت نشان ہے۔ رات کا کھانا نہ چھوڑا جائے ایک مٹھی کھجور ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا آدمی کو ضعیف کر دیتا ہے۔

دمہ کا علاج

(1) روزانہ تین یا پانچ کھجوریں (دھو کر) کھا کر اوپر سے گرم پانی پی لیجیے۔ انشاء اللہ بلغم پتلا ہو کر نکل جائے گا۔ (2) تین خشک انجیر دودھ میں پکا کر روزانہ صبح اور رات استعمال کرنے سے بلغم اور دمہ سے انشاء اللہ نجات ملے گی۔ (3) روزانہ گاجر کا رس پینے سے دمہ میں آرام ملے گا۔ (4) ہلدی اور سونٹھ (سوکھی ادرک) کا تھوڑا سا چورن شہد کے ساتھ لے لیجیے۔ (5) دو چمچ ادرک کا رس شہد کے ساتھ استعمال کیجیے۔ (6) دمہ کی ہومیو پیتھی مجرب دوا بلاٹا اورینٹ 3x۔ Blatta Orient3x (7) دمہ اور سانس پھولنے میں 5 عدد کالی مرچ، دس عدد مغز بادام، دس گرام منقیٰ سوتے میں کھائے اس کے بعد پانی نہ پئیں۔ راحت محسوس ہوگی۔

کھانسی کا علاج

1۔ پسی ہوئی سونٹھ اور خالص شہد مناسب مقدار میں استعمال کیجیے۔ کالی کھانسی بلکہ ہر طرح کی کھانسی میں مفید ہے۔ 3۔ پودینہ کا رس پینے سے کھانسی

بقیہ: صفحہ نمبر 54

ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید اویس الطاف بخاری
سے فیض حاصل کریں
موبائل: 03009483691

Scanned with CamScanner